٦٤

ہماری دعوت: اتباع قرآن وسنت

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کا
سفرِ آخرت

تالیف

مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ

تنقیح وتصحیح کے بعد نئی کتاب

تقدیم واہتمام

(ڈاکٹر) محمد لقمان السلفی

دار الداعي للنشر والتوزيع - الرياض
مركز العلامة عبد العزيز بن باز للدراسات الإسلامية بالهند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

81/-
www.KitaboSunnat.com

سلسلۂ مطبوعات : (۶۴)

مسلمان کا سفر آخرت

بتالیف

مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ

تنقیح و تصحیح کے بعد نئی کتاب

QURAN LEARNING & RESEARCH FOUNDATION
HYD. INDIA

اہتمام و تقدیم

(ڈاکٹر) محمد لقمان السّلفی

ناشر

دار الداعی للنشر والتوزیع
ریاض، سعودی عرب
ٹیلیفون: 2672912 فیکس: 2672913

مرکز علامہ ابن باز برائے دراسات اسلامیہ
مدینۃ السلام، ہند
ٹیلی فیکس: 0091-6250-240088

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کے جملہ حقوق نقل واشاعت محفوظ ہیں

بار اوّل
جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ - جون ۲۰۰۵ء

دارالداعی
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
پوسٹ بکس نمبر: ۳۴۲۴۸ ریاض: ۱۱۴۶۸. مملکت سعودی عرب
فون: ۲۶۷۲۹۱۲، ۲۶۷۲۹۱۴، ۲۶۷۲۹۱۴ فیکس: ۲۶۷۲۹۱۳
Email: dar_al_dai@hotmail.com

علامہ ابن باز اسلامک اسٹڈیز سنٹر
جامعۃ الامام ابن تیمیہ. مدینۃ السلام - ۸۴۵۳۱۲. مشرقی چمپارن، بہار. ہند
ٹیلیفون / فیکس ۲۴۰۰۸۸-۶۲۵۰-۰۰۹۱
دہلی برانچ: ۲۶۸۴، گلی مسجد کالے خاں، کوچہ چیلان، دریا گنج نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲
ٹیلیفون: ۲۳۲۶۵۰۵۸، فیکس: ۲۳۲۷۷۲۵۳
Email: allamaibnebaz@hotmail.com

ح دار الداعي للنشر والتوزيع، ١٤٢٦هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
سيالكوتي، محمد صادق
سفر المسلم إلى الآخرة (باللغة الأردية)./ محمد صادق سيالكوتي.-
الرياض، ١٤٢٦هـ
٢٠٨ ص؛ ١٧ × ٢٤ سم
ردمك: ٨ - ٦ - ٩٦٣٢ - ٩٩٦٠
١ ـ القيامة ٢ ـ علامات القيامة أ ـ العنوان
ديوي ٢٤٣ ١٤٢٦/٣٤٦٤

رقم الإيداع: ١٤٢٦/٣٤٦٤
ردمك: ٨ - ٦ - ٩٦٣٢ - ٩٩٦٠

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبي بعدہ وبعد:

''موت'' ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہ آج تک کسی نے کیا ہے، نہ ہی رہتی دنیا تک کوئی کر سکے گا.

اور ولادت و وفات کے درمیان کا وقفہ وجودِ ابن آدم کا اہم ترین وقفہ ہے. اللہ تعالیٰ نے اسے یہ زندگی دے کر آزمانا چاہا ہے کہ وہ خیر و شر کے دونوں راستوں میں سے کس پر چلتا ہے، وہ اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کرتا ہے اور اس کی خوشنودی کے کام کرتا ہے، یا سرکش و نافرمان بن کر اپنی زندگی گزارتا ہے، اور کفر و شرک کی راہ اختیار کرتا ہے.

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ ''ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور قیامت کے دن تمہیں تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، پس قیامت کے دن جو شخص آگ سے دور کر دیا جائے گا، اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا، وہ فائز المرام ہو جائے گا، اور دنیا کی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے''. [آلِ عمران: ۱۸۵] اور سورۃ الملک آیت (۲) میں فرمایا ہے: ﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾ ''جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا ہے، تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے''. اور سورۃ الأنبیاء آیت (۳۵) میں فرمایا ہے: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ﴾ ''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہیں برے اور بھلے حالات میں بطور آزمائش ڈالتے ہیں، اور تم تمام کو ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے'' اور سورۃ الجمعہ آیت (۸) میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ ''اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے، بے شک وہ موت جس سے تم راہِ فرار اختیار کرتے ہو، وہ تم سے ضرور آملے گی، پھر تم اس اللہ کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے، جو غائب و حاضر تمام باتوں کا علم رکھتا ہے، پھر وہ تمہیں ان تمام اعمال کی خبر دے گا جو تم دنیا میں کرتے رہے تھے''.

محققین لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی (۱۶۴) آیتوں میں ''موت'' کا ذکر کیا ہے، اور ابن آدم کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باور کرایا ہے کہ وہ مرنے کے بعد مٹی میں گل سڑ کر ختم نہیں ہو جائے گا، بلکہ جس طرح میں نے تجھے پہلی بار پیدا کیا تھا، اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ آسانی کے ساتھ دوبارہ پیدا کروں گا، اور میدانِ محشر میں اکٹھا کر کے تیرے کرتوتوں کا حساب لوں گا، اور پھر تیرے بارے میں میرا فیصلہ تیرے عمل کے مطابق صادر ہو گا. اگر تو نیک بخت ہو گا اور تیرے اعمال نیک ہوں گے تو تیرے لئے جنت کا فیصلہ ہو گا، جس کی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے، اور نہ ہی کسی دل نے اس کا تصور تک کیا ہے. اور اگر تو بد بخت ہو گا اور تیرے اعمال برے ہوں گے. تو تجھے جہنم میں جھونک دیا جائے گا، جس کے عذاب اور تکلیفوں کا اس دنیا میں کوئی اندازہ نہیں کر سکتا. ایک طرف سے جہنمی جلتا جائے گا اور دوسری طرف سے اس کے جسم کا گوشت پوست دوبارہ بنتا جائے گا، یونہی اس میں جلتا رہے گا، اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی.

نبی کریم ﷺ اپنی تیئس سالہ نبوت کی زندگی میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہر مناسب موقع پر موت کی یاد دلاتے رہے، اور موت کے بعد آنے والی دائمی زندگی میں سعادت و نیک بختی کے حصول کے لئے اعمالِ صالحہ کی ترغیب دلاتے رہے.

امام ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "**اكثروا ذكر هادم اللذات**" "دنیاوی لذتوں اور خواہشاتِ نفس کو پاش پاش کر دینے والی حقیقت "موت" کو کثرت سے یاد کرتے رہو".

امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کی ہے کہ "نبی کریم ﷺ نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو بہت روئے، اور دوسروں کو رُلایا، اور کہا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی، تاکہ اپنی ماں کے لئے طلبِ مغفرت کروں، تو رب نے مجھے اس کی اجازت نہیں دی، پھر میں نے اجازت مانگی کہ ان کی قبر کی زیارت کروں، تو اس کی اجازت دے دی، تو تم لوگ قبروں کی زیارت کیا کرو، ایسا کرنے سے موت یاد آتی رہتی ہے".

امام ترمذی نے کتاب القیامہ باب (۲۵) میں نبی کریم ﷺ سے ایک اور حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "صاحبِ عقل و خرد وہ انسان ہے جو ہمیشہ اپنے نفس کو ملامت کرتا رہتا ہے، سختی کے ساتھ اس کی گرفت کرتا رہتا ہے، اور موت کے بعد والی زندگی کی کامیابی کے لئے نیک عمل کرتا رہتا ہے، اور عاجز و درماندہ وہ انسان ہے جو ہمیشہ اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے تابع کر دیتا ہے، اور اللہ سے (بغیر عمل صالح کئے) امیدیں لگائے بیٹھا رہتا ہے".

معلوم ہوا کہ موت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کسی فرد بشر کو رستگاری نہیں، اور یہ کہ عاقل و خردمند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ آدمی ہے جو اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے، اور آخرت میں کامیابی اور سرخروئی کے لئے اعمالِ صالحہ کر کے تیاری کرتا رہتا ہے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور ہمہ وقت مردِ صالح کے مدنظر ہوتے ہیں:

۱- کلمۂ توحید پر ایمان لانا، اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا۔

۲- پانچوں فرض نمازیں جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنا، نیز وتر، سنتوں، نوافل اور تہجد اور دیگر سنتوں کی حفاظت کرنا۔

۳- قرآنِ کریم کی تلاوت، اس میں تدبر، اس کے احکام پر عمل کرنا۔

۴- نبی کریم ﷺ کی سنت کا مطالعہ کرتے رہنا، اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنا۔

۵- علمائے اہلِ سنت اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، ان سے صحیح دین سیکھنا، اور ان کی صحبتوں سے فائدہ اٹھانا۔

۶- ذکرِ الٰہی کی مجلسوں میں شرکت کرنا، اور کبھی اللہ کی یاد سے غافل نہ ہونا۔

۷- اچھے کاموں کا لوگوں کو حکم دیتے رہنا، اور برے کاموں سے روکنا۔

۸- اگر اللہ نے دولت دی ہے، تو اس میں سے صدقہ کرنا، اور اللہ کے دین کے لئے خرچ کرنا۔

۹- تمام مسلمان بھائیوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا، اور دیگر تمام نیک کام کرتے رہنا۔

۱۰- اللہ کی بارگاہ میں ہر دم توبہ کرتے رہنا، اور اپنے جانے اور انجانے گناہوں کی معافی مانگتے رہنا۔

کتاب (مسلمان کا سفرِ آخرت):

مولانا محمد صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب (مسلمان کا سفرِ آخرت) میں اسی "موت" کی یاد دلائی ہے، صحیح اسلامی عقیدہ اور اتباعِ قرآن وسنت کی دعوت دی ہے، شرک وبدعات سے ڈرایا ہے اور بتایا ہے کہ مشرک کے تمام اعمالِ صالحہ رائگاں ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ "اگر وہ اللہ کے ساتھ شرک کریں گے تو ان کے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے" [سورۃ الأنعام: ۸۸]۔

یہ اور اسی قسم کے وہ تمام عقائد واعمال بیان کئے ہیں جن کا جاننا ایک مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جس کی موت قریب ہو، اسے کیا کرنا چاہئے، اس کے قریب بیٹھنے والے خویش واقارب کو اسے کن باتوں کی تلقین کرنی چاہئے۔ موت کی قریبی علامتیں کیا ہیں، وفات پا جانے کی کیا علامتیں ہیں، اور وفات کا یقین ہو جانے کے بعد میت کے رشتہ داروں کو کیا کرنا چاہئے۔ مسلمان کے اچھے خاتمہ کی کیا علامتیں ہیں، اور برے خاتمہ کی کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشانیاں ہیں.

مؤلف نے ان تمام باتوں کو شرح وبسط کے ساتھ قرآن وسنت سے ماخوذ دلائل کی روشنی میں بیان کیا ہے.

مرکز علامہ ابن بازاور دارالداعی کا ایڈیشن:

اسی لئے ہم نے اس کتاب کا انتخاب کیا، تاکہ اسے دار الداعی ریاض اور مرکز علامہ ابن باز برائے دراسات اسلامیہ ہند کے اسٹیج سے مسلمان بھائیوں کو پیش کریں.

لیکن ہم نے اس کی جدید ترتیب وتنسیق، زبان کی اصلاح، فوائد، استدراکات وتنبیہات اور اس میں دیگر بے شمار صوری ومعنوی خوبیاں پیدا کر کے اسے فی الواقع ایک دوسری کتاب بنادی ہے.

ذیل میں ان چند نمایاں اور امتیازی خصوصیات کا ذکر کرتا ہوں جو ہم نے اپنے اس ایڈیشن میں پیدا کیا ہے، تاکہ معلوم ہو کہ واقعی اب یہ ایک نئی اور مفید ترین کتاب بن گئی ہے:

۱- تمام قرآنی آیتوں کا سلیس ترجمہ تفسیر "تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن" سے لیا گیا ہے، اور ہر آیت کی تخریج کردی گئی ہے.

۲- تمام احادیثِ نبویہ کا ترجمہ سلیس اردو میں کیا گیا ہے.

۳- پوری کتاب کی زبان پر نظر ثانی کی گئی ہے.

۴- حاشیہ میں جابجا تنبیہات، فوائد اور استدراکات کا اضافہ کیا گیا ہے.

۵- بہت سی ضعیف احادیث کی نشاندہی کردی گئی ہے.

۶- "خدا" "خداوند" اور حضور جیسے الفاظ پوری کتاب سے تقریباً حذف کردیئے گئے ہیں.

۷- کتابت وطباعت کی بے شمار غلطیاں تھیں، جن کی تصحیح کردی گئی ہے. اور اعلیٰ ترین معیاری طباعت کا اہتمام کیا گیا ہے.

اللہ تعالیٰ مؤلف رحمہ اللہ اور ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے، اور اس کتاب کو قبولِ عام عطا فرمائے.

آخر میں اہالیانِ ہندوپاک اور نیپال اور دیگر ممالک میں اردو پڑھنے والے شیدائیانِ قرآن وسنت سے پُر امید ہوں کہ وہ اس سے استفادہ کر کے موت کے بعد والی دائمی زندگی کی کامیابیوں کے لئے اعمالِ صالحہ کی حرکت کو تیز تر کردیں گے. وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلّم تسلیمًا کثیرًا.

آپ کا دینی بھائی: محمد لقمان السلفی

۲۷/ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

ریاض، سعودی عرب

QURAN LEARNING & RESEARCH FOUNDATION HYD. INDIA

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ رحمۃ للعالمین ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْه فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَشَرَّ الأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ، وَكُلَّ ضَلاَلَةٍ فِيْ النَّارِ"(۱).

"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں (اس لئے) ہم اسی کی تعریفیں کرتے ہیں، اور (اپنے ہر کام میں) اسی سے مدد مانگتے ہیں. ہم اس (رب العالمین) سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسی (پاک ذات) پر ہمارا بھروسہ ہے. ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے برے اعمال سے بھی اس کی پناہ مانگتے ہیں. (یقین مانو) کہ جسے اللہ راہ دکھائے اُسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ (خود ہی) اپنے در سے دھتکار دے، اس کے لئے کوئی راہبر نہیں ہو سکتا. اور میں (تہِ دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ معبودِ برحق (صرف) اللہ تعالیٰ ہی ہے. اور وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور (اسی طرح اعماقِ قلب سے) میں اس بات کا بھی گواہ ہوں کہ محمد ﷺ اس کے (خاص) بندے اور (آخری) رسول ہیں. صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

حمد وصلوٰۃ کے بعد! (یقیناً) تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام راستوں سے بہتر محمد مصطفیٰ ﷺ کا راستہ ہے، اور تمام کاموں میں بدترین کام وہ ہیں، جو اللہ کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں (یاد رکھئے) دین میں جو نیا کام نکالا جائے وہ بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے".

(۱) نبی اکرم ﷺ کا یہ وہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جو آپ (ﷺ) اپنے ہر وعظ اور تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے. یہ خطبہ بالفاظ مختلف مسلم (۸٦٧)، ابوداود (۲۱۱۸)، نسائی (۱۴۰۴)، ترمذی (۱۱۰۵) اور ابن ماجہ (۱۸۹۲) میں موجود ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغازِ سخن

ہمارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام جنت میں ایک ''حادثہ'' سے دوچار ہو کر مع حضرت حوا دنیا میں آگئے. یہاں ان سے پیدائش کا سلسلہ شروع ہو گیا اور رفتہ رفتہ بنی نوع انسان سے دنیا بھر گئی. پھر جس شخص کو زندگی ملی، موت بھی اس کے لئے لازم ہو گئی. چنانچہ اس روز سے آج تک آدمی پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں. زندگی میں ہر شخص کو موت کا کھٹکا لگا رہتا ہے. اللہ کے سوا، بقا کسی کے لئے نہیں ہے.

اس جہانِ رنگ و بو میں پیدائش اور موت کا درمیانی وقفہ یعنی زندگی معرضِ ابتلا میں ہے. رب العزت بندوں کو آزماتا ہے کہ کون اس عالمِ کون و فساد میں زندگی اللہ کی مرضی کے مطابق گزار کر وطن کو لوٹتا ہے اور کون ناراضیٔ رب العالمین مول لے کر دوزخ کا ایندھن بنتا ہے. ارشاد ہوتا ہے: ﴿خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً﴾ ''اللہ تعالیٰ نے موت اور زندگی کو پیدا کیا، تاکہ تم کو آزمائے، کہ کون تم میں عمل میں زیادہ اچھا ہے''. [الملک:۲]

پھر ہر شخص یہ جانتا ہے اور اُسے پختہ یقین ہے کہ وہ مرنے والا ہے، موت اس کی گھات میں ہے، ردائے حیات تار تار ہونے کو ہے، قبر کے تنگ و تار زندان کا سامنا ہے اور اس کو دنیا میں گزاری ہوئی زندگی کے ایک ایک لمحہ کا حساب دینا ہے، کیونکہ وہ دنیا میں عبث نہیں آیا. ارشاد باری ہوتا ہے: ﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لاَ تُرْجَعُونَ﴾ ''کیا تم یہ گمان کئے بیٹھے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف دوبارہ لوٹائے نہیں جاؤ گے''. [المؤمنون:۱۱۵]

مطلب یہ کہ تم دنیا میں بے کار اور عبث نہیں آئے ہو، بلکہ بڑے اہم کام کے لئے بھیجے گئے ہو. ہاں صالح اعمال کے ذریعے ہبوط کو صعود سے بدلنے، جلا وطنی کی زندگی گزار کر باعزت مراجعت کرنے اور شائستہ کاموں کے واسطے اجازۂ فلاح لینے کے لئے دنیا میں آئے ہو.

اور یاد رکھو! کہ تم کو اس مستقر میں ہمیشہ ہمیشہ نہیں رہنا ہے.

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ ''ہر آدمی کو موت کا مزہ چکھنا ہے''. [العنکبوت:۵۷]

﴿كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ﴾ ''سب ہماری طرف پھر آنے والے ہیں''. [الأنبیاء:۹۳]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ "جو کوئی روئے زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے"۔ [الرحمٰن:۲۶]

رحمتِ عالم، خاتم النبیین، محمد رسول اللہ ﷺ کو خطاب ہوتا ہے: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ "اے میرے نبی! آپ بھی مر جائیں گے اور یہ لوگ بھی مر جائیں گے"۔ [الزمر:۳۰]

چنانچہ رسول اکرم ﷺ پر بھی وقتِ نزع طاری ہوا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سکرات کے وقت پانی کا ایک پیالہ تھا، آپ اس میں ہاتھ ڈال ڈال کر چہرۂ مبارک پر پانی ملتے تھے اور اللہ سے یوں دعا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوتِ" "یا الٰہی! موت کی سختیوں اور تکلیفوں پر میری مدد فرما"۔ [ترمذی]

یہاں تک کہ جناب رحمت للعالمین ﷺ کی روحِ مبارک قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی اور سید الکونین ﷺ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ پھر جناب سید ولد آدم ﷺ کے صحابہ نے تجہیز و تکفین کی۔ جن کا مرقدِ پُر انوار مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

اے غافل انسان سوچ! کہ وہ پاک ہستی جو اللہ کے بعد مخلوقات میں بزرگ ہیں، موت ان سے بھی نہ ٹلی۔ آپ کا سارا کنبہ، قبیلہ، خاندان، ازواج مطہرات، بیٹے، بیٹیاں، داماد، نواسے سب خون کے رشتے داغِ مفارقت دے گئے۔ صحابہ، تابعین، تبع تابعین، تمام اولیاء اللہ، صالحین، بندگانِ الٰہی، بڑے بڑے بادشاہ، حکمران، چھوٹے بڑے سب انسان ایک ایک کر کے چل بسے، کوئی نہ رہا اور نہ کوئی رہے گا۔ پھر اے غافل! تو بھی چلنے کی تیاری کر، سفر کا سامان جمع کر ۔

زندگی کیا لذتِ عصیاں کی ناداں غور کر!! برق رَو دھارے پہ اک تنکا ہے جو بہہ جائے گا
دیکھتے ہی دیکھتے لذت فنا ہو جائے گی اور عذاب اس کا ہمیشہ کے لئے رہ جائے گا [جوش]

یہ حقیقت ہے کہ موت سے کسی کو مفر نہیں۔ ہر روز ہم اپنے ہاتھوں سے خویش و اقارب، اعزہ و احباب کو دفن کرتے ہیں، ان کے جنازے پڑھتے ہیں اور ایک عبرت کی دنیا لئے قبرستان سے لوٹتے ہیں تو ۔

قابلِ عبرت ہے دنیا کا مقام تخت اگر ہے آج، تو کل بوریا
پھر بھی تو اس کو نہیں پہچانتا
دیدنی ہے مقبروں کی خواب گاہ ایک ہی بستر پہ ہیں شاہ و گدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بھی تو اس کو نہیں پہچانتا
غنچۂ شاداب صحنِ باغ میں مسکراتے ہی پریشاں ہوگیا
پھر بھی تو اس کو نہیں پہچانتا
بیٹھتے دیکھے حباب آسا جہاز ڈوبتے دیکھے سفینے بارہا
پھر بھی تو اس کو نہیں پہچانتا
زندگی نے سینکڑوں ساماں کئے موت نے آکر پشیماں کردیا
پھر بھی تو اِس کو نہیں پہچانتا
دب گئے کیا کیا خزانے خاک میں چل بسے کیا کیا عزیز و آشنا!
پھر بھی تو اس کو نہیں پہچانتا
چاند کے ٹکڑے جنہیں کہتے تھے لوگ خاک کے پیوند ہیں وہ مہ لقا
پھر بھی تو اس کو نہیں پہچانتا
جاگنا سیکھا تھا جن سے روح نے سو رہے ہیں قبر میں وہ دلربا
پھر بھی تو اس کو نہیں پہچانتا
ان کو رکھا ہے اندھیری قبر میں جن سے وابستہ تھا جینے کا مزا
پھر بھی تو اس کو نہیں پہچانتا
جل اٹھی شمعِ تمنائے یزید! گل ہوا فانوسِ بزمِ کربلا
پھر بھی تو اس کو نہیں پہچانتا [جوش]

مرنے والا دم نکلتے ہی زندوں کا محتاج ہو جاتا ہے اور زندوں کے رحم و کرم پر ہوتا ہے، اب جو سلوک زندے میت سے کریں کر سکتے ہیں. لیکن اسلام نے میت کو غسل اور کفن دینے، اس پر نمازِ جنازہ پڑھنے اور اس کو دفن کرنے کا ایک باعزت طریقہ بتایا ہے، تجہیز و تکفین اور تدفین کے بعد بھی کچھ احکام جاری فرمائے ہیں، مردے سے متعلق اوامر و نواہی کا ایک دستور نافذ کیا ہے، جس پر مردے کی خیرخواہی کی نیت سے عمل کرنا زندوں کے لئے نہایت ضروری ہے.

بیاہ شادی کی طرح موت فوت پر بھی لوگوں نے بہت سی رسمیں بنا رکھی ہیں اور کئی رواج اپنائے ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ میں شریعت کی باتوں اور اپنی رسموں کو خلط ملط کر رکھا ہے، جو کسی صورت بھی درست نہیں.

یاد رہے کہ میت کا سارا معاملہ اور تمام کام سنت مصطفیٰ اور ارشاداتِ حضرتِ خیر الوریٰ ﷺ کے مطابق ہونے چاہئیں، تا کہ میت کے ساتھ زندوں کی صحیح معنوں میں خیر خواہی اور بھلائی عمل میں آئے. اور مرنے والے کے حقوق جو زندوں کے ذمہ ہوتے ہیں، شریعت کے مطابق ادا ہوں، اور دونوں کو اجر اور ثواب ملے. میت کے لئے بھی بخشش اور مغفرت کا سامان بہم پہنچے اور زندوں پر بھی اللہ راضی ہو.

اسی غرض سے ہم نے یہ کتاب لکھی ہے. اور جنازہ کے تمام احکام اور متعلقہ صدہا مسائل، کتاب وسنت کی روشنی میں تحریر کئے ہیں. غیر اسلامی رسموں، رواجوں اور بدعات کی ممانعت کر دی ہے؛ تا کہ جس طرح مسلمان کی زندگی اسلام کے مطابق گزری ہے، اس کی تجہیز و تکفین اور دوسری خیر خواہی اور بھلائی کی باتیں بھی بالکل اسلام کی منشا کے مطابق ہوں.

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو عمل کی توفیق دے.

محمد صادق سیالکوٹی

۶ر ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

۱۵ر جولائی ۱۹۶۷ء

❁❁❁

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خاتم الأنبیاء ﷺ کے اتباع کا حکم

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلاَ تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو، اور اپنے اعمال کو بے کار نہ بناؤ". [محمد: ۳۳]

اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری ضروری ثابت ہوتی ہے اور ﴿وَلا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو دین کا کام سنت کے مطابق نہ کیا جائے گا وہ رائیگاں اور برباد ہو جائے گا. اللہ کے نزدیک عبث اور بے کار ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ اپنے عملوں کو (اتباعِ رسول ﷺ سے بے نیاز کر کے) باطل نہ کرلو. پس مسلمانوں کو جو کام دین کا یا ثواب کا کرنا ہو، وہ سنت کی سند سے کرنا چاہئے. اگر اس کام پر سنت کی مہر نہ ہوگی تو وہ کھوٹا سکہ ہے، عنداللہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے. تمام فرائض کی تعمیل بھی سنت کے نور میں ہونی لازم ہے. یعنی جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے احکام کی تعمیل کی ہے، امت بھی بعینہٖ اسی طرح کرے:

روشن ہے شمعِ علم خدا کے کلام میں
نورِ عمل ہے اسوۂ خیر الأنام میں

رسول اللہ کی مخالفت سے ڈریں:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ "پس جو لوگ رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی بلا نہ نازل ہو جائے، یا کوئی دردناک عذاب نہ انہیں آگھیرے". [النور: ٦٣]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے امر کی مخالفت کرنے والوں کو سخت سزا کی خبر دی ہے کہ حدیث اور سنت کے مخالف کسی خطرناک فتنہ سے دوچار ہوں گے، یا ان کو کسی اور دردناک سزا کا سامنا کرنا پڑے گا، یہ لوگ یقیناً معرضِ عذاب میں ہیں.

ہر مسلمان کو سوچنا اور غور کرنا چاہئے کہ وہ دینی، مذہبی، اخلاقی، تمدنی، معیشی، معاشرتی زندگی کے کسی زاویے میں رسول اللہ ﷺ کے کسی قول، فعل، حدیث اور سنت کی مخالفت تو نہیں کر رہا ہے. اگر کر رہا ہے تو اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلد توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لینی چاہیۓ. اگر امرِ رسول کی مخالفت میں موت آگئی تو اس کا انجام برا ہو گا، اللہ تعالیٰ اسے سخت سزا دے گا.

رحمتِ عالم کا خلاف کرنے والا جہنم میں:

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ ”اور جو شخص راہِ ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے گا، اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر کسی دوسری راہ کی اتباع کرے گا، تو وہ جدھر جانا چاہے گا ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے، اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے، اور وہ برا ٹھکانا ہو گا“. [النساء:١٦٥]

ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ جس شخص پر ہدایت کی راہ واضح ہو گئی. جس کو قرآن اور حدیث سے مسئلہ معلوم ہو گیا. پھر وہ اس ہدایت، سنت اور حدیث سے کنارہ کش ہو کر کسی اور راہ پر چل پڑا تو گویا اس نے رسول اللہ ﷺ سے کنارہ کشی کی. ایسے کنارہ کش کو اللہ تعالیٰ یہ سزا دے گا کہ راہِ رسول چھوڑ کر اس نے جو خلافِ سنت راہ اختیار کی ہے، اللہ اسے اسی راہ پر دھکیلتا جائے گا؛ حتیٰ کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا. یاد رکھیں کہ سنت کے برعکس جو راستہ بھی اختیار کیا جائے گا، وہ سبیل المومنین یعنی راہِ صحابہ کے بھی خلاف ہو گا. "مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ" کی شاہراہ سے بہت بہت دور ہو گا. پھر اس راہ کا راہی کبھی منزل کو نہ پہنچے گا ؎

خلافِ پیغمبر کسے راہ گزید — کہ ہرگز بہ منزل نخواہد رسید

سید الرسُل کے آگے کسی کو یارائے گفتار نہیں:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا﴾ ”اور جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے میں فیصلہ کر دے، تو کسی مسلمان مرد اور عورت کے لئے اس بارے میں کوئی اور فیصلہ قبول کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا“. [الأحزاب:٣٦].

آیت کا مطلب واضح ہے کہ جس بات کے بارے میں اللہ (بذریعہ قرآن) اور اس کا رسول (بذریعہ حدیث) کوئی حکم دے دیں پھر کسی مسلمان مرد اور عورت کو گنجائش نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم یا فیصلے کے آگے دم مارے، چوں وچرا کرے، پس و پیش کرے. کسی کو اختیار ہی نہیں کہ وہ فیصلۂ مصطفوی کے آگے زبان ہلائے، گویا ساری امت کو خاتم الأنبیاء کے حضور دم بخود رہنے کا حکم ہے. صحابہ سے لے کر قیامت تک کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب مسلمان "سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا" کے پابند بنائے گئے ہیں، ان کی ہوا اور خواہش کو نکیل ڈال دی گئی ہے.

ہمیں ۱۹۶۴ء میں حج کی سعادت نصیب ہوئی. جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ پہنچے اور مسجدِ نبوی میں داخل ہوئے تو سید الکونین والثقلین ﷺ کی قبر اطہر کی زیارت کا شرف بھی پایا. ایک صاحب نے مرقدِ پُر انوار کی طرف اشارہ کر کے یہ شعر پڑھا:

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و با یزید ایں جا

"یعنی رحمتِ عالم کی قبر پاک زیر آسماں عرش سے نازک تر ادب گاہ ہے. ایسی ادب گاہ ہے کہ یہاں جنید اور بایزید جیسی ہستیاں دم بخود ہو کر آتی ہیں".

یہ شعر سن کر میں نے کہا کہ جنید اور بایزید کون ہیں؟ یہاں تو ابوبکر اور عمر جیسے پاک باز جنت کی بشارت پائے ہوئے اونچی سانس نہیں لیتے تھے. اس دربار میں تو سوا لاکھ صحابہ دم بخود اور لرزہ براندام رہا کرتے تھے.
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی محمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرضَی.

ارشادِ خیر الوری کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کا حکم

﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ "پس آپ کے رب کی قسم! وہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو اپنے اختلافی امور میں اپنا فیصل نہ مان لیں، پھر آپ کے فیصلہ کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تکلیف نہ محسوس کریں، اور پورے طور سے اسے تسلیم کر لیں". [النساء: ٦٥]

مطلب واضح ہے کہ رحمتِ عالم کی سنت اور حدیث کے مطابق ہر مسلمان کو اپنا دین، ایمان، اعتقاد اور عمل بخوشی خاطر بنانا چاہئے اور اپنے عقائد و اعمال کے اختلاف و نزاع اور ہر طرح کے تنازعوں میں اللہ کے رسول کی حدیث اور سنت کو حکم اور منصف مان کر سر جھکا دینا چاہئے. جو مسلمان ارشادِ حضرت ختمی مرتبت ﷺ کے مقابلہ میں ماں، باپ، بھائی، برادری، کنبہ، قبیلہ، حاکم، افسر کی بات پر عمل کرے گا، وہ بہ نص ﴿لاَ يُؤْمِنُونَ﴾ ایمان دار نہیں ہو گا اور نہ مسلمان.

رسول اللہ ﷺ سے مت پھرو:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ﴾ "اے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور رسول کے حکم کو سن کر اس سے روگردانی نہ کرو". [الأنفال: ۲۰]

ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول سے مت پھرو، رسول جو تم کو حکم دیں، ارشاد فرمائیں، تمہارے پاس ان کی جو حدیث اور سنت پہنچے، اس سے پھرنا نہیں؛ بلکہ سر آنکھوں پر رکھنا اور اس پر عمل کرنا ہے. ﴿وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ﴾ اور تم سنتے ہو (کہ اللہ تمہیں حکم دے رہا ہے) کہ میرے رسول کی کسی بات سے اعراض نہ کرنا. غور کریں کہ اس سے سنت اور حدیث پر عمل کرنے کی کتنی زبردست تاکید پائی جارہی ہے.

سید الرسُل سے منہ پھیرنا کفار کی شان ہے:

﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾ "آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں رکھتا". [آلِ عمران: ۳۲]

اس آیت میں اطاعتِ رسول سے انحراف کرنے والے کے لئے سخت وعید آئی ہے کہ ترکِ اطاعت کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے. معلوم ہوا کہ سید المرسلین ﷺ سے منہ پھیرنا کفار کی شان ہے، مسلمان کی نہیں.

رسالت کا کلمہ پڑھنے والوں، نبی کریم ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے والوں کو چاہئے کہ وہ خواجہ گیہاں، حضرت سید المرسلین ﷺ کی سنت پر جان نچھاور کریں اور اس سے اعراض یا ترک پر لرزیں.

اطاعتِ رسول اور سنتوں سے محروم لوگوں کا حشر:

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَالَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلاً (۲۷) يَاوَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلاَنًا خَلِيلاً (۲۸) لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلإِنْسَانِ خَذُولاً﴾ "اور جس دن ظالم آدمی (مارے افسوس کے) اپنے دونوں ہاتھ کاٹ کھائے گا، کہے گا: اے کاش! میں رسول کی راہ پر چلا ہوتا، ہائے افسوس! کاش میں نے فلاں کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا، جس نے میرے پاس قرآن آجانے کے بعد اسے قبول کرنے سے مجھے بہکا دیا، اور شیطان کا کام انسان کو رسوا کرنا ہی ہے". [الفرقان: ۲۷-۲۹]

نوٹ: جس شخص نے دنیا میں راہِ رسول اختیار نہیں کی، حدیث اور سنت کو اپنا مسلک نہیں بنایا، اتباعِ رسول اور اطاعتِ مصطفیٰ سے جی چرایا، وہ قیامت کے روز مارے حسرت کے اپنے ہاتھ کاٹے گا، چیخے گا، چلائے گا، روئے گا، ہائے وائے پکارے گا، واویلا کرے گا، کہے گا: آہ! میں نے دنیا میں راہِ رسول کیوں نہ پکڑی، سنت کے مطابق کیوں عمل نہ کئے، سبیلِ رسول پر کیوں گامزن نہ ہوا؟ آہ! میری بدبختی، وائے ہے مجھ کو، ستیاناس ہو میرا، میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں کو کیوں دوست بنایا؟! اس دوست نے جو سنت سے بے خبر اور راہِ رسول سے نا آشنا تھا، مجھ کو ذکر یعنی قرآن سے گمراہ کیا، اللہ کی کتاب سے ہٹا کر دور لے گیا، اس نے مجھے شرک اور بدعت کی گمراہ کن راہوں پر چلایا جس کا پھل آج میدانِ محشر میں مجھے مل گیا کہ سامنے جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلے دکھائی دے رہے ہیں، جہنم گرج رہا ہے۔ فرشتے آگ کی بیڑیاں لئے مجھے پہنانے آرہے ہیں۔ ہائے! وہ پکڑ لیا مجھے داروغہ جہنم نے، ہاتھوں میں زنجیر اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر لے چلے مجھے - ہائے لے چلے مجھے - لے چلے مجھے جہنم میں، کوئی نبی، ولی، بزرگ، شہید، دوست، ساتھی، سنگی، یار، بیلی، پیر، مرشد، ملنگ، گرو نہیں ہے جو آج مجھے بچالے، چھڑالے۔ کوئی نہیں، کوئی نہیں۔ کیونکہ عمل پلے نہیں!

مسلمان بھائیو! سوچ سمجھ لو، غور کر لو، زندگی کا دم غنیمت جانو، اور اپنے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کا دامن تھام لو، آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کر لو، راہِ رسول پر گامزن ہو جاؤ، زندگی سنت کے نور میں گزار لو۔ تاکہ موت پیامِ وصل ثابت ہو اور جنازے پر رحمتوں کی برکھا برسے ؎

خوش آنکہاں کہ ازیں خاکداں بروں جستند
طِلسم مہر وسپہر وستارہ بشکستند

موت آئے گی!! جنازہ اٹھے گا!!

اس سے پہلے تعمیرِ حیات کر لیں!

﴿إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا (۱۰۷) خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا﴾ "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کیا ان کی ضیافت کے لئے فردوس کے باغات ہوں گے، ان میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے، ان سے نکلنا نہیں چاہیں گے"۔ [الکھف: ۱۰۷-۱۰۸]

ملاحظہ : اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آخرت میں جنت کا وعدہ ان لوگوں کو دیا ہے، جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عقیدۂ توحید کے ساتھ مان کر زندگی بھر نیک کام کریں گے۔ **لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ** کو سوچ سمجھ کر اور جان بوجھ کر پڑھنے کے بعد کلمہ کی ذمہ داریوں کو پورا کریں گے، سنتِ نبوی کے مطابق اللہ کی خالص عبادت کریں گے، پانچوں نمازیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے نمونہ کے مطابق پڑھیں گے، رمضان کے روزے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھیں گے، زکوٰۃ دیں گے اور بشرطِ استطاعت بیت اللہ کا حج کریں گے، اپنے اخلاق سنواریں گے، حقوق العباد پورے کریں گے، سچ بولیں گے، رزقِ حلال کھائیں گے، ہاتھوں، پاؤں، آنکھوں، کانوں اور زبان پر خوفِ الٰہی کا پہرہ بٹھائیں گے.

مسافر بھائیو! راہی بہنو! نرمی، بربادی، صبر، تحمل، توکل، عفو، شکر گزاری، افشائے سلام، مہمان نوازی، بیوی سے حسنِ سلوک، خاوند کی اطاعت، ہمسایوں سے نیک سلوک، ہدیہ، تحفہ دینا، بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر رحم، نوکروں سے اچھا سلوک، شرم و حیا، والدین کی اطاعت، اولاد کی تربیت، بیمار پرسی، تواضع، احترامِ مسلم، خندہ پیشانی سے ملنا، اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے ناراض ہونا، قرابت کے حقوق کا خیال رکھنا، ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا، معاملہ داری میں کھرا ہونا، ہاتھوں اور زبان سے کسی کو ایذا نہ دینا، پردہ پوشی کرنا، خوش اخلاقی اور خوش کلامی کو اپنانا، کھانا کھلانا اور نیکوں کی دعوت قبول کرنا، خودداری، غیرت، حمیت، خلق سے استغناء، سوال سے بچنا، ملنساری، خوش گفتاری، محبت، اخوت، مروت، خیرات، سخاوت، احسان کرنا اور انسان کے کام آنا اپنا معمول بنالیں، زندگی کے باغ میں ان صفات کی شجرکاری کریں کہ اس کے سایہ میں بیٹھنے کی فرشتے آرزو کریں.

اور خبردار! جھوٹ، جھوٹی گواہی، دھوکا، فریب، بدزبانی، تکفیر، غیبت، بہتان، ہتک عزت، بد خلقی، بدظنی، تجسّس، تحسس، رشوت، خیانت، ظلم، تکبر، غرور، حسد، بغض، کینہ، غصہ، ریاکاری، بخل، بدعہدی، زبان درازی، گالی گلوچ، سب وشتم اور دل آزاریٔ خلق سے کوسوں دور رہیں، اِن رذائل کی روئیدگی کو چمنستانِ حیات سے اکھاڑ پھینکیں کہ شجرۃ الایمان کی جڑوں کے لئے کوڑھ ہے.

الحاصل آج ہی اپنی اصلاح کرلیں فضائل سے دامنِ ایمان بھرلیں اور رذائل کے کوڑا کرکٹ سے سینے کو صاف کرلیں. اللہ کی مرضی کے مطابق پاک صاف اور ستھری زندگی گزاریں.

آج سے کوئی نماز ترک نہ کریں، ماہِ رمضان آئے تو محبت سے سینے سے لگائیں، کوئی روزہ نہ چھوٹے، مال کی زکاۃ دے کر قبر میں روشنی کا سامان مہیا کریں کہ ترکِ زکاۃ سے جہنم کی آگ بھڑکتی ہے، استطاعت ہے تو پہلی فرصت میں فریضۂ حج سے سبکدوش ہوں کہ مشکاۃ شریف میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ’’صاحبِ استطاعت کا بغیر حج کئے مرنا یہودی یا عیسائی ہو کر مرنا ہے‘‘.

نقش و نگارِ دَیر میں خونِ جگر نہ کر تلف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرو تو مسلمان مرو!

ارشادِ الٰہی ہے:﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، جیسا اس سے ڈرنا چاہئے اور تمہاری موت آئے تو اسلام پر آئے''.

[آل عمران:۱۰۲]

مطلب یہ ہے کہ جب تمہیں موت آئے تو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری میں آئے. موت تم کو مسلمان پائے، چونکہ موت کے آنے کا کسی کو علم نہیں کہ کس سال، کس مہینے، کس دن، کس گھڑی، کس لمحہ آئے گی. اس لئے ضروری ہے کہ دن یارات کی ہر گھڑی اور ہر لمحہ ہم حالت اسلام پر ہوں، اللہ کے حکم بردار ہوں، کسی لمحہ بھی ہم قرآن اور حدیث کا خلاف نہ کر رہے ہوں تاکہ موت جس گھڑی بھی آئے، ہم کو نیکی، بھلائی اور اچھائی کی حالت پر پائے، اسلام کے مطابق کام کرتے ہوئے پائے. ایسی موت اللہ تعالیٰ کی خوشی کا پیغام ہے، خاتمہ بالخیر کی علامت ہے، اس جنازے پر اللہ کی رحمتوں اور بخششوں کی بارش ہوگی، جنازہ اٹھے گا تو ایسا!؎

فضا تری مہ و پرویں سے ہے ذرا آگے!
قدم اٹھا یہ مقام آسماں سے دور نہیں

شرک اور بدعت سے بال بال بچیں

یہ آگ عمل کے لہلہاتے بوستاں کو سیاہ راکھ بنادیتی ہے. ربّ عرشِ عظیم نے ارشاد فرمایا:﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾ ''بے شک جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرائے گا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے''.[المائدۃ:۷۲]

مزید ارشاد ہوتا ہے:﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا﴾ ''بے شک اللہ اپنے ساتھ شرک کئے جانے کو معاف نہیں کرتا، اور اس کے علاوہ گناہوں کو جس کے لئے چاہتا ہے معاف کردیتا ہے، اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے، وہ گمراہی میں بہت دور تک چلا جاتا ہے''.[النساء:۱۱۶]

ملاحظہ: –ان آیتوں سے ثابت ہوا کہ شرک وہ گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز نہ بخشے گا اور شرک کے علاوہ جتنے بھی گناہ ہیں جس کے لئے چاہے بخش دے گا.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ مشرک کی بخشش اور نجات ہوگی ہی نہیں، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا، کبھی نکالا نہ جائے گا. کوئی وقت ایسا آئے گا ہی نہیں کہ اس کو معافی مل جائے.

شرک سے تمام اعمال مٹ جاتے ہیں

شرک اتنا بڑا جرم ہے، اتنا بڑا کبیرہ گناہ ہے کہ اس کے ارتکاب سے ساری عمر کی نمازیں، روزے، حج، زکاۃ، صدقات، خیرات، جہاد، تہجد، اشراق، برسوں کی شب خیزیاں اور سالوں کے اوراد و وظائف باطل ہو جاتے ہیں. مٹ جاتے ہیں. قرآن مجید کے ساتویں سپارے، سولہویں رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ پیغمبروں کے نام گنائے ہیں. جو یہ ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت داود علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام.

آگے فرمایا: ﴿وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾ "اور ہم نے انہیں چن لیا تھا، اور انہیں سیدھی راہ دکھائی تھی". [الأنعام:۸۷]

آگے ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ "اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے". [الأنعام:۸۸]

مطلب یہ ہے کہ اگر یہ پیغمبر بالفرض شرک کر بیٹھتے، تو ان کی ساری عمر کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے. ان کے نامۂ عمل میں کچھ نہ رہتا. غور کیا آپ نے، کہ شرک کتنا بڑا جرم ہے اور یہ اللہ کو کس قدر غضبناک کر دیتا ہے کہ اللہ شرک کرنے والے کے تمام اعمال برباد کر دیتا ہے اور اُسے ابدی جہنمی بنا دیتا ہے.

رسول اکرم جناب رحمت عالم ﷺ نے حدیث شریف میں فرمایا ہے:

"لاَ تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئاً وَإِنْ قُتِّلْتَ أَوْ حُرِّقْتَ" "(اے معاذ!) اللہ کے ساتھ (اس کی ذات میں، صفات میں اور عبادات میں) کسی کو شریک نہ کرنا؛ اگرچہ تم ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاؤ، یا جلا دیئے جاؤ". [مشکاۃ]

نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو خطاب کر کے اپنی تمام امت کو درسِ توحید دیا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی غیر اللہ کو شریک نہ ٹھہرانا؛ اگرچہ تمہارا قیمہ کر دیا جائے، یا تمہیں آگ میں جلا کر راکھ بنا دیا جائے۔

شرک کے بغیر دنیا بھر کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں

حدیث قدسی میں حضرت خاتم الأنبیاء ﷺ اللہ کا حکم بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ابن آدم! اگر تو دنیا بھر کے گناہ لے کر مجھ سے ملے، اس حال میں کہ تو نے کسی کو میرا شریک نہ بنایا ہو تو: "لأتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً" ''دنیا بھر کی بخشش سے تجھے نواز دوں گا''۔ [ترمذی]

یعنی اگر اتنے گناہ ہوں جن سے دنیا بھر جائے۔ یہ دنیا بھر گناہ لے کر اگر بندہ اللہ سے ملاقات کرے اور ان گناہوں میں شرک نہ ہو، تو اللہ دنیا بھر مغفرت اور بخشش لے کر بندے کے پاس آئے گا۔ یعنی سب گناہ بخش دے گا اور اگر شرک ہوا تو ہرگز بخشش اور نجات نہ ہوگی۔

پروازِ روح سے قبل:

مسلمان بھائیو اور بہنو! زندگی اور صحت کو غنیمت جانو اور پروازِ روح سے قبل نیک اعمال کر لو، جو سنت خیر الوریٰ کے مطابق ہوں اور ساتھ ہی شرک کے کاموں سے بال بال بچو کہ اس جرم اور گناہ کے سبب ایک تو کوئی نیک عمل، نامۂ عمل میں لکھا ہی نہیں جاتا اور پسِ مرگ آدمی جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جھونک دیا جائے گا۔

عقائد اور اعمال کی اصلاح:

پھر آپ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کریں، اس طرح کہ کسی کو اللہ کا حصہ یا جز قرار دیں، جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہا اور یہودیوں نے حضرت عزیر کو اور بعض کلمہ گو مسلمانوں نے نبی کریم ﷺ کو اللہ کے نور سے جدا شدہ کہا۔ (نُورٌ مِّنْ نُورِ اللهِ)۔

ایمان لائیں کہ صرف اللہ ہی غیب جانتا ہے، وہی حاضر ناظر ہے۔ وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے، وہی دافعِ بلا و وبا و قحط و مرض و اَلم ہے۔ وہی نافع اور ضار ہے، وہی متصرف الأمور ہے۔ وہی غموں، پریشانیوں، کربوں، بے چینیوں کو دور کرنے والا اور بے بس کا آسرا ہے!۔ نذر و نیاز اور منت، عبادات ہیں۔ اس لئے ان کا وہی حقدار ہے، کوئی دوسرا نہیں۔ قیام، رکوع، سجدہ، اعتکاف اور طواف، یہ عبادتیں بھی صرف اس پاک ذات کے لئے خاص ہیں۔ اس کا علم سب کو محیط ہے، ایک ذرہ بھی اس کے کلی علم سے باہر نہیں! زمین کی پاتال سے لے کر فلک الأفلاک تک جو کچھ ہے، سب وہ جانتا ہے!۔ شبِ تاریک میں سیاہ چیونٹی کو سیاہ پتھر پر چلتے دیکھتا اور اس کے چلنے کی آہٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنتا ہے. دلوں کے بھید اور سینے کے خطرات سے واقف ہے. جتنا علم چاہے مخلوق کو دیتا اور غیب کی جتنی باتیں چاہے رسولوں کو بتاتا ہے. اس پاک ذات کا کوئی ہمسر، شریک، ضد اور شبیہ نہیں. عبادت کے استحقاق اور مخلوق کی تدبیر میں کوئی اس کے ساتھ مشیر، معاون اور ساجھی نہیں. وہ کسی غیر میں حلول نہیں کرتا، بھیس نہیں بدلتا، انسانی جامہ میں نہیں آتا. کوئی شے اور اسباب مؤثر بالذات نہیں! اس کے حکم کے بغیر کوئی مصیبت نہیں آتی اور آئی ہوئی مصیبت اور بلا کو اس کے سوا کوئی دور نہیں کرسکتا. رزق براہِ راست سب کو آپ دیتا ہے، رزق تقسیم کرنے پر کوئی مختار نہیں. تمام مخلوق اللہ کے حکم کے آگے مجبور ہے، کوئی اس کے آگے دم نہیں مار سکتا. اس کے ارادے، مرضی اور منشا میں کوئی دخیل نہیں. سوائے اس پاک ذات کے نہ کوئی کسی کے لیکھ میں میکھ (یعنی کوئی کسی کی بنی نہیں بگاڑ سکتا) مارنے والا ہے اور نہ کسی کی بگڑی بنانے والا ہے. اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے. نہ اس کی ابتدا ہے، نہ انتہا ہے، یہ جہان فانی اس کی صنعت اور ایجاد ہے، اس نے نیست سے ہست فرمایا.

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس نے اپنے سچے رسول حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا.

معاد آخرت برحق ہے. سب انسان دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور ان کا حساب ہوگا. آخرت میں جزا کا ملنا، پُل صراط سے گزرنا، نامۂ اعمال ملنا، اعمال کا تولا، قبر میں نکیرین کے سوال، جنت، دوزخ برحق ہیں، ان چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے.

انبیاء کا انسانوں کی طرف مبعوث ہونا اور ان سے معجزوں کا صادر ہونا برحق ہے.

اولیاء اللہ سے کرامات کا ظہور بھی حق ہے، لیکن کرامت، ولایت کے لئے شرط نہیں. سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ ولی اللہ کو کتاب و سنت سے شیفتگی اور اس پر عمل کی ہیشگی حاصل ہو. ہاں! اللہ چاہے تو کبھی کبھار اپنے نیک بندوں سے خرق عادت کا ظہور بھی کرادیتا ہے، یہی کرامت یعنی بزرگی ہے. لیکن نہ معجزہ نبی کے بس کی چیز ہے کہ جب چاہے ظاہر کرے اور نہ کرامت بزرگ کے اختیار میں ہوتی ہے. دونوں من جانب اللہ ہیں، اللہ چاہے تو ظہور ہو.

رسول اللہ ﷺ کو ماں باپ، اولاد اور تمام جہان کے لوگوں سے زیادہ محبوب اور پیارا رکھنا چاہیئے، اس طرح کہ آپ کے ارشاد، قول، فعل اور سنت کے مقابلہ میں کسی کے قول و فعل کی پرواہ نہ کرے. آپ کے ارشاد پاک کے آگے ہر کسی کی بات گردِ راہ ہو کر رہ جائے.

اللہ تعالیٰ کو عبادت (خالص عبادت) کے لائق جانیں، رسول اللہ ﷺ کو اطاعت (غیر مشروط) کے لائق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھیں اور اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین کا ادب واحترام کریں.

یہ جنبشِ مژگان بھی بار ہے

یاد رکھیں کہ توحید یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات اور عبادات میں اکیلا جاننا نجات و فلاح کے لئے از بس ضروری ہے، دین اور دنیا دونوں جہاں کی کامرانی کا باعث ہے. درحقیقت ایمان کی تکمیل توحید ہی سے ہوتی ہے. جب کوئی توحید کا لبریز جام نوش جان کر لیتا ہے تو پھر وہ سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتا اور نہ کسی پر بھروسہ اور تکیہ کرتا ہے. نہ کسی سے خیر کا امیدوار ہوتا اور نہ کسی کے شر اور نقصان سے خوف کھاتا ہے. اس کی آنکھیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف لگی رہتی ہیں. وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس پاک ذات سے صرفِ نظر نہیں کرتا. کسی نے کیا خوب کہا ہے:؎

نظارہ کو یہ جنبشِ مژگاں بھی بار ہے
نرگس کی آنکھ سے تجھے دیکھا کرے کوئی

اور یہ بات موحد کے لئے کتنی ایمان افروز ہے؎

دائم پڑا ہوا تیرے در پر نہیں ہوں میں
خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں

مومن موحد کو اللہ کے مقام پر کوئی نظر آتا نہیں، وہ تیغِ لا سے سب کے سر قلم کر چکا ہوتا ہے. مولانا جامی نے مسئلہ توحید خوب سمجھایا ہے. فرماتے ہیں؎

بایار بگلزار شدم رہ گزری بر گل نظر فگندم از بے خبری!
دلدار بطعنہ گفت شرمت بادا! رخسارِ من اینجا است تو در گل نگری

"میں باغ میں دوست (اللہ جل جلالہ) کے ساتھ گیا تو بھول کر میری نظر ایک پھول پر جا پڑی، اس پر دوست نے بڑی خفگی کے لہجہ میں فرمایا: جامی! تجھے شرم نہیں آتی کہ میرا رخسار تیرے سامنے ہے اور تو پھول کو دیکھتا ہے".

سچ فرمایا اللہ نے - ﴿أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ﴾ - "کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟". [الزمر:۳۶] اس سوال کا جواب اگر یہی ہے کہ اللہ ہر حال میں بندے کے لئے کافی ہے تو پھر اللہ کو مان کر دَر دَر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاک چھانتے پھرنا، اللہ کو کیا ماننا ہے؟

رسول اکرم ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا، اور امت کو توحید کا چھلکتا جام یوں پلایا: "اے لڑکے! تم اللہ پر نگاہ رکھو، وہ تجھ پر نگاہ رکھے گا، اگر تم اس پر نگاہ رکھو گے تو اُسے اپنے سامنے پاؤ گے اور جب تم کچھ مانگو تو اللہ ہی سے مانگو اور مدد چاہو تو اللہ ہی سے چاہو اور یقین کر لو کہ اگر ساری مخلوق (کل فرشتے، جن، انسان) مل کر تمہیں نفع یا نقصان پہنچانا چاہیں، تو ہرگز نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان، مگر جو اللہ نے تیرے لئے مقدر کیا ہے وہ پہنچ کر رہے گا، قلم اٹھ گئے اور صحیفے خشک ہو چکے"۔ [مشکاۃ]

سرورِ عالم ﷺ کی اس حدیث شریف سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ قضاء وقدر پر ضرور ایمان لانا چاہیئے۔ اس طرح کہ کسی کام کے بارے میں جان توڑ کوشش اور جدوجہد کے بعد جو نتیجہ نکلے، اس پر راضی ہو جائے اور صبر کرے۔ ﴿لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلاَّ مَا سَعَى﴾ [النجم:۳۹] کے قرآنی ارشاد میں یہی حکم ہو رہا ہے کہ انسان کو اس کی سعی اور دوڑ دھوپ کا پھل ہی ملتا ہے۔

دوسری بات حدیث مذکور سے یہ معلوم ہوئی کہ انسان کسی صورت اور کسی حال میں اللہ کا دروازہ نہ چھوڑے۔ اس پر ہموم وغموم، مصائب وبلیّات، فقر و فاقہ، امراض و آلام، دکھوں دردوں اور کربوں کے بے پناہ پہاڑ کیوں نہ آگریں، وہ درِ جاناں کی ناصیہ فرسائی میں ایسا وارفتہ ہو جائے کہ تہیہ کر لے: جئے گا تو اسی دَر پر اور مرے گا تو اسی دہلیز پر ؎

وہ تیری زلف کی شب ہو کہ تیرے رخ کی سحر
ہر ایک جلوہ ہے میری نظر میں خلدِ نظر

بدعت سے بھی حذر لازم ہے

شرک سے بچنے کے ساتھ بدعت سے بھی حذر لازم ہے کہ شرک اللہ سے مقابلہ ہے اور بدعت رسول اللہ ﷺ سے سامنا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ حکومت ٹکسال سے سکے ڈھالتی اور ملک میں رائج کرتی ہے، اگر کوئی رعایا میں سے مصنوعی سکہ ڈھالے اور اسے سرکاری سکوں میں ملا کر رواج دے، تو وہ سخت مجرم ہے۔ اس کی سزا عمر بھر قید یا کالا پانی ہے۔ صرف سکہ بنانے پر اتنی سخت سزا کیوں ہے؟ اس لئے کہ اس نے حکومت کا مقابلہ کیا ہے، یہ بغاوت ہے۔ اسی طرح بدعت کو سمجھیں کہ ایک طرف تو رسول اللہ ﷺ اللہ کے حکم سے سکے ڈھالتے ہیں، دین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اندر مسائل جاری کرتے ہیں اور دوسری طرف امتی بھی مسائل گھڑ کر شرعی مسائل میں شامل کر کے رواج دیتا ہے۔ رحمتِ عالم بھی مسئلے جاری کریں اور امتی بھی مسئلے بنا کر جاری کرے تو ایسے امتی کی کیا سزا ہے؟ رسولِ اکرم ﷺ کی زبان سے سنئے:

اہلِ بدعت آبِ کوثر سے محروم:

قیامت کے روز رحمتِ عالم حوض کوثر سے اپنی امت کے نیک بندوں کو آبِ کوثر کے جام بھر بھر کر پلائیں گے۔ اس دوران آپ کی امت کے کچھ لوگ آئیں گے۔ آپ فرماتے ہیں: "يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ". وہ میرے پاس آنے سے روک دیئے جائیں گے۔ میں اللہ سے کہوں گا: یہ میری امت کے لوگ ہیں۔ (انہیں کیوں روک دیا گیا ہے) اللہ جواب دے گا: "إِنَّكَ لاَ تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ" "میرے رسول! تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعتیں نکالیں"۔ نئے نئے مسئلے گھڑ کر دین میں جاری کئے۔ "إِنَّهُمْ غَيَّرُوا دِينَكَ" "انہوں نے تیرے دین کی شکل بگاڑ دی تھی"۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ پھر میں کہوں گا: "سُحْقاً سُحْقاً لِمَنْ غَيَّرَ" میرے دین میں بدعتیں، گھریلو مسائل جاری کرنے والو- دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ-۔

یہ سزا ملے گی بدعتیوں کو قیامت کے روز کہ وہ شفاعتِ پیغمبر سے محروم رہیں گے۔ ان پر اللہ کا غضب اور رسولِ پاک کی ناراضگی اور پھٹکار پڑے گی۔

اب امتیوں کے بنائے ہوئے مسئلوں یعنی بدعتوں سے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد سنئے۔ فرماتے ہیں: كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ وَكُلُّ ضَلاَلَةٍ فِي النَّارِ "ہر نیا کام (دین میں جاری کرنا، مسئلہ سنانا) بدعت ہے۔ (شریعت سازی ہے) اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے"۔ [مشکاۃ]

مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ. نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے ہمارے، دین کے اندر کوئی نیا طریقہ، نیا کام، نیا مسئلہ نکالا، جس کا ہم نے کوئی حکم نہ دیا ہو۔ پس وہ نیا کام (مسئلہ بدعت) مردود ہے"۔

یعنی بدعت- نیا مسئلہ دین میں جاری کیا ہوا مردود ہے، اسے ٹھکرا دینا چاہئے۔

بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا:

پھر جو شخص کسی بدعت پر عمل کرتا ہے۔ اللہ اس پر اس قدر ناراض ہو جاتا ہے کہ اس کا کوئی عمل ہی قبول نہیں کرتا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: "لاَ يَقْبَلُ اللهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوماً ولاَ صَلاَةً ولاَ صَدَقَةً ولاَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَجًّا ولاَ عُمْرَةً وَلاَ جِهَادًا وَيَخْرُجُ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ العَجِيْنِ". ''اللہ تعالیٰ بدعتی شخص کا نہ روزہ قبول کرتا ہے، نہ نماز اور نہ زکاۃ و خیرات، اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد، اور بدعتی (دائرہ) اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے''۔[ابن ماجہ]

یہ سزا ہے ان لوگوں کی جو بدعتوں پر عمل کرتے ہیں. امتیوں کے بنائے ہوئے مسائل پر چلتے ہیں کہ ان کا کوئی عمل ہی اللہ قبول نہیں کرتا. پھر ہر مسلمان بھائی کی خدمت میں ہماری دردِ دل سے درخواست ہے کہ وہ صرف مسنون اعمال کو ہی اپنائیں. سنت کے مطابق، حدیث کی سند سے دین کے کام کریں. جس مسئلہ پر مہر محمدی نہ ہو، جو کام رسولِ اکرم ﷺ نے نہ فرمایا ہو، یا نہ خود کیا ہو، آپ بھی وہ کام ہرگز نہ کریں. بدعت کہتے ہی اس کام کو ہیں، جو امت کے لوگوں نے اپنی طرف سے گھڑ کر ثواب کا وعدہ دے کر دین میں جاری کر دیا ہو. آپ اس سے بال بال بچیں.

کتاب کے اصل موضوع سے پہلے ہم نے توحید کی اہمیت اور بدعت سے بچنے پر اس لئے زور دیا ہے کہ دمِ واپسیں سے پہلے ہم اللہ کی مرضی کے مطابق خالص عملوں کا ذخیرہ کر لیں، اور جو باتیں عملوں کو ضائع اور برباد کر دینے والی ہیں، ان سے بچ جائیں. کتاب و سنت کے مطابق زندگی کی تعمیر ہو جائے، یہ سنور جائے اور پھر اللہ کے نزدیک موت باعزت ہو اور جنازہ رحمت کے دوش پر اٹھے ؎

جو سچ پوچھو مبارک موت سے شب زندہ داروں کی　　جنازہ پیچھے پیچھے، آگے آگے شمعِ عرفاں ہے

مر کے بھی چین نہ پایا تو...

اس دنیائے بے ثبات کے اندر انسان بے شمار قسم کے غموں، دردوں، دکھوں اور پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے. لڑائی جھگڑے ہیں، بیماریاں ہیں، موتیں ہیں، صدمے ہیں. لاچاریوں، بے قراریوں، مجبوریوں، مایوسیوں، حادثوں اور ناخوشگوار واقعات کے شکنجے میں کسا ہوا انسان کراہ رہا ہے. بے کسی، بے بسی اور اضطراب کے عالم میں اس کا کلیجہ منہ کو آجاتا ہے تو پکار اٹھتا ہے:- ہائے - موت آجائے، تو ان غموں اور مصیبتوں سے چھوٹ جاؤں.

ماہیِ بے آب کی طرح تڑپ رہا ہوں، کبابِ سیخ کی صورت میں پہلو بدل رہا ہوں، دنیا کی مصیبتوں اور غموں نے مجھے جلا کر کوئلہ کر ڈالا ہے. مر جاؤں تو چین آجائے. - اللہ مغفرت کرے - استاد ذوق مرحوم نے کہا ہے:

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مَر کے بھی چین نہ پایا، تو کدھر جائیں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کی مصیبتوں، دکھوں اور غموں سے گھبرا کر جو کہتے ہیں کہ موت آئے تو جان عذابوں سے چھوٹ جائے. وہ یہ بتائیں کہ اگر ؎

مَر کے بھی چین نہ پایا، تو کدھر جائیں گے؟

دنیا کی تکلیفوں، مصیبتوں اور غموں سے ہزار گنا بڑھ کر مرنے کے بعد اگر مصیبت پڑ گئی، قیامت تک قبر کی سختی اور عذاب پیش آگیا، پھر قیامت کو بداعمالی کی وجہ سے جہنم میں جانا پڑ گیا، تو کدھر جائیں گے؟

دنیا میں گھبرا کر یہ تو کہہ دیا کہ مر جائیں گے. اگر مرنے کے بعد ہمیشہ کے عذاب سے دوچار ہو گئے تو پھر کیا کریں گے؟

سوچنے اور غور کرنے کی بات ہے. رونے، ڈرنے، لرزنے اور کانپنے کا مقام ہے اور یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ موت ضرور، ضرور، ضرور آنی ہے. ٹلنی نہیں! تو اب یہ سوچو کہ اگر مرنے کے بعد بھی چین نہ ملا؛ بلکہ عذاب اور سزا ملی تو پھر کیا بنے گا؟ یہاں تو موت آئی تو دنیاوی دھندوں اور غموں سے نجات مل گئی، لیکن آخرت میں تو موت بھی نہیں آئے گی. پھر اس ہمیشہ کے عذاب سے کیسے چھٹکارا پائیں گے؟

آخرت کے عذابوں سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

غور کریں کہ اگر کوئی بے نمازی مر گیا، تارکِ صوم وزکاۃ دنیا سے اٹھ گیا. فاسق، فاجر، کبیرہ گناہوں کا مرتکب چل بسا، کوئی اللہ کا نافرمان اور باغی راہی ملکِ بقا ہو گیا، ایسے لوگوں کو جو آخرت کا عذاب پیش آئے گا اس کا کیا علاج اور کیا مداوا ہوگا؟ یاد رہے! کوئی علاج، کوئی مداوا نہیں، کوئی صورتِ نجات کی نہیں ہو گی؛ نہ موت آئے گی، نہ عذاب سے جان چھوٹے گی. آخرت کے عذاب کبھی ختم نہ ہوں گے. ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى﴾ ”اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور طویل مدت تک باقی رہنے والا ہے“. [طٰہٰ:۱۲۷]

جب یہ حقیقت ہے کہ دنیا کی تکلیفیں اور مصیبتیں تو موت پر ختم ہو جائیں گی، پھر غور اس بات پر کرنا ہے کہ مرنے کے بعد کی تکلیفوں اور عذابوں سے کیسے بچ سکتے ہیں. اس کا جواب قرآن مجید میں موجود ہے:

﴿فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾

”جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے تو جو لوگ میری ہدایت کی پابندی کریں گے، انہیں نہ تو کوئی خوف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاحق ہو گا اور نہ ہی وہ کسی غم میں لاحق ہوں گے"۔ [البقرۃ:۳۸]

مطلب واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ہدایت، وحی، قرآن مجید آیا ہے۔ جو کوئی اس وحی، ہدایت، قرآن، قانونِ الٰہی پر عمل کرے گا، وہ اعمالِ صالحہ جن کا ذکر اس کتاب کے شروع میں آ چکا ہے، بجالائے گا، کتاب وسنت کے مطابق زندگی گزارے گا تو ایسے صالح، نیک، موحد مومن کو ہرگز کوئی خوف نہ ہو گا۔ نزع کا خوف، قبر کا ڈر، حشر کا دھڑکا، پل صراط کی تشویش، کچھ نہ ہو گی اور نہ وہ غمگین ہو گا۔ نزع کے وقت ہی اس کو اللہ کی رضامندی کی خوشخبری ملے گی اور جنت کی بشارت! پرواز روح کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی بخشش کی آغوش میں چلا جائے گا۔

تو مردِ مومن، موحد، متقی، کتاب وسنت کے مطابق لیل ونہار گزارنے والا واقعی موت آنے پر دنیا کی مصیبتوں اور دکھوں سے رہائی پا کر ابدی چین اور دائمی راحت کے چمنستان میں پہنچ جاتا ہے۔ اور بے دین، بدعمل، خدا بیزار آدمی موت آنے پر دنیا کے عذابوں کو بھگت کر آخرت کے دائمی عذابوں اور شدید سزاؤں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ تو بھائیو! اس دنیا کی زندگی میں نیک اعمال سنت کے مطابق کما لو! تاکہ آخرت میں آرام اور چین نصیب ہو ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

یہ جنازہ مستریح ہے، یا مستراح منہ؟

مستریح اور مستراح منہ:

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مُسْتَرِيحٌ أَوْ مُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ" "یہ جنازہ مستریح ہے، یا مستراح منہ ہے؟"۔

صحابہ نے عرض کیا: "مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ" (یارسول اللہ!) مستریح کون ہوتا ہے اور مستراح منہ کون؟

قَالَ: "اَلعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا" فرمایا: "مستریح وہ مومن (صالح الأعمال) ہوتا ہے جو مر کر دنیا کی تکلیفوں اور دکھوں سے رہائی پا جاتا ہے!"۔

"وَالعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ" "اور مستراح منہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاجر (بداعمال شخص) ہوتا ہے جس کے مرنے پر لوگ، شہر، درخت اور جانور اس کی برائی سے رہائی پاتے ہیں" [نسائی]

بندۂ مومن مرکر رہائی پاتا ہے:

مردِ موحد، مومن کامل، صالح الأعمال، قرآن اور حدیث پر جان چھڑکنے، سنت کے نور میں شب و روز گزارنے والا، اللہ سے لو لگائے اُس کے ذکر فکر میں مستغرق، جب اس دنیا سے رختِ سفر باندھتا ہے تو دنیا کی ایذاؤں اور تکلیفوں سے رہائی پا کر ابدی راحت اور آرام کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، دکھوں سے چھوٹ کر جنت میں چلا جاتا ہے ؎

تلخابہ اجل میں جو عاشق کو مل گیا
پایا نہ خضر نے مئے عمرِ دراز میں

دنیا مومن کا قید خانہ:

حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ" "دنیا مومن کا قید خانہ ہے"۔ [مشکاۃ] اس لئے قید خانہ ہے کہ مومن اپنے وطن سے نکالا گیا ہے۔ وہ اس دنیا میں جلاوطن ہو کر، مسافر بن کر آیا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ یہاں تکلیفیں اور غم سب کو ہیں، کوئی فردِ بشر ایسا نہیں کہ جس کو کوئی تکلیف (۱)، مصیبت، غم، بے چینی، بیماری، فکر، فاقہ، تشویش اور پریشانی نہ ہو؛ کیا غریب کیا امیر، کیا شاہ کیا گدا، کیا جوان کیا بوڑھا، کیا عورت کیا مرد، سب کو کوئی نہ کوئی دکھ، بے چینی، غم یا پریشانی ضرور ہے۔ کسی شخص کو ہمدردانہ طور سے پوچھ کر دیکھ لو۔ وہ اپنی ایسی داستانِ الم سنائے گا کہ پتھر پانی ہو جائے گا۔ یہ دنیا ہے ہی ایسی۔ اسی لئے رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَّمَلْعُونٌ مَّا فِيهَا إِلاَّ ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالاهُ وَعَالِمٌ وَّمُتَعَلِّمٌ" "دنیا راندی گئی ہے یعنی رحمت سے دور کی گئی ہے۔ اور جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے، مگر ذکرِ الٰہی اور وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور عالم اور سیکھنے والا"۔ [مشکاۃ]

بے شک دنیا راندی گئی ہے، ملعون ہے، سوائے ذکرِ الٰہی کے۔ یاد رہے کہ اللہ کا ذکر اس کے قانون پر چلنے، اس کی اطاعت کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی زندگی اللہ کی مرضی کے مطابق گزارنا اللہ کا ذکر ہے۔ دنیا اور دنیا کی چیزوں کو اللہ کے حکم اور مرضی کے مطابق استعمال کرنا بھی اللہ کا ذکر ہے۔ اگر اللہ کے حکم کے خلاف زندگی گزاری اور دنیا کو

(۱) اللہ کی اطاعت میں زندگی گزارتے ہوئے اگر تکالیف اور مصائب آئیں، ان پر صبر کرے اور اطاعت نہ چھوڑے تو بڑے مرتبے ملیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے حکم کے خلاف برتا، تو ملعون ہو گئے اور دنیا بھی ملعون ہوئی. بس راندے گئے ۔

چیست دنیا از خدا غافل شدن نے قماش و نقرہ و فرزند وزن

دنیا کیا ہے یعنی زشت و زبون یا ملعون دنیا کس صورت میں ہے؟ از خدا غافل شدن. اللہ کی نافرمانی کی شکل میں. ارکانِ خمسہ کا ترک اور مال و دولت بغیر زکاۃ خیرات کے اکٹھا کرنا، اللہ سے غافل اور نافرمان ہو کر دنیا کی عیش کوشیوں میں منہمک اور غرق رہنا، یہ ہے ملعون اور زبونِ دنیا!! نہ قماش و نقرہ و فرزند وزن. مال و دولت، سونا چاندی اور بیوی بچے دنیائے دوں نہیں. یہ چیزیں اللہ کے حکم کے مطابق برتیں تو رحمت کا موجب ہیں. چنانچہ آپ ﷺ نے تشریح بھی فرمادی. "وَمَا وَالاهُ" "اور وہ چیز جسے اللہ پسند کرتا ہے". ظاہر ہے کہ تمام اوامر اور بھلائیوں کو اللہ دوست رکھتا ہے، طاعتوں، عبادتوں، خلق کی خیر خواہی اور دنیا کی چیزوں کو جائز طور پر برتنے کو دوست رکھتا ہے. شب و روز اللہ کی مرضی کے مطابق گزریں تو اس کو دوست ہیں. آگے نبی کریم ﷺ نے عالم، یعنی عالم با عمل کو بھی دنیا ملعونہ سے مستثنیٰ فرمایا ہے اور متعلم کو بھی کہ دونوں اللہ کے ذکر میں ہیں، علم پڑھتے اور پڑھاتے ہیں.

دنیائے دنی:

ہاں تو ہم دنیائے دوں کی تکلیفوں، دکھوں اور غموں کا ذکر کر رہے تھے کہ یہاں چین کسی کو نہیں. جوش ملیح آبادی نے اس دنیائے دوں کی کیفیت خوب بیان کی ہے کہ دنیا کیا ہے؟ فرماتے ہیں:

دنیا ہے دَنی، خاک ہے دنیا کا زر و مال تذلیل کی بنیاد ہیں یہ حشمت و اجلال
ادبار کوئی چیز ہے دراصل نہ اقبال وہ سر بھی کوئی سر ہے جو ہونے کو ہے پامال
بیدار ہیں دل جن کے وہ دنیا سے خفا ہیں
جو پھول کے طالب ہیں وہ کانٹوں سے جدا ہیں
تکلیف کے اسباب کو راحت نہیں کہتے جو چند نفس ہو اسے "لذت" نہیں کہتے
دیباچہ ماتم کو "مسرت" نہیں کہتے جس شے کو فنا ہو اسے "نعمت" نہیں کہتے
آرام کی خواہش نہ کرو قوتِ زر سے
لبریز کرو روح کو اللہ کے ڈر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غدار زمانے[1] کی لگاوٹ سے خبردار آگاہ ہو، آگاہ ہو، ہوشیار ہو، ہشیار!
جھوٹی یہ امیدیں ہیں، پریشاں ہیں یہ افکار کس نشے میں بدمست ہیں دنیا کے طلبگار
یہ شاخ ہے وہ جو کبھی پھولی نہ پھلی ہے
دنیا تجھے ناداں کدھر لے کے چلی ہے

کھینچے لیا جاتا ہے کہاں تجھ کو زمانہ سننے کے سزاوار نہیں ہے یہ فسانہ
دولت ہی کوئی اصل میں شے ہے نہ خزانہ دھوکا ہے یہ دھوکا ہے، بہانہ ہے بہانہ
واللہ کہ تو حرص کے سانچے میں ڈھلا ہے
حق چھوڑ کے باطل کی پرستش کو چلا ہے

دنیا جسے کہتے ہیں کثافت کا ہے انبار خنزیر کی ہڈی سے بھی کچھ بڑھ کے ہے مردار
ناپاک ہے بداصل ہے، کم ظرف ہے بدکار مردار شکم اس کا، تو پشت اس کی ہے بیمار
مبروص کے داغوں سے عفونت میں سوا ہے
ذلت کا یہ لقمہ ہے، سگوں کی غذا ہے

تو فخر سے کہتا ہے جسے "عیش و تنعم" وہ خواب کی جنت ہے وہ فردوسِ توہم
نالے ہی کی روداد ہیں نغمہ کہ ترنم ہے مہر فغاں روشنیٔ ماہِ تبسم
تو جس کو سمجھتا ہے کہ فردوسِ بریں ہے
دھندلی سی مسرت کا وہ سایہ بھی نہیں ہے

جا گورِ غریباں پہ نظر ڈال بہ عبرت کھل جائے گی تجھ پر تری دنیا کی حقیقت!
عبرت کے لئے ڈھونڈھ کسی شاہ کی تربت! اور پوچھ کدھر ہے وہ تری شانِ حکومت
کل تجھ میں بھرا تھا جو غرور آج کہاں ہے
اے کاسۂ سر بول! ترا تاج کہاں ہے

خوشی کا راز مال و دولت کی فراوانی میں نہیں:

دنیا میں خوشی، مال و دولت، عیش و عشرت اور چھلکتے ساغروں میں نہیں ملتی، بلکہ مصائب وغم کے اندر

(۱) زمانے سے مراد دنیائے دوں ہے نہ کہ دہر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر ورضا کے آئینہ میں مسرت ومعرفت دکھائی دیتی ہے. جوش نے کس خوبصورتی سے دنیا کے قید خانے میں شاداں وفرحاں زندگی گزارنا سکھایا ہے. فرماتے ہیں:ؔ

نہ ہنس یوں مجھ پر اے منعم کہ یہ بے یارو ناصر ہے — خوشی اس کو کہاں حاصل کہ دنیا اس سے نافر ہے
سن اے ناداں مری باتیں کہ ہر فقرہ جواہر ہے — سبق باطن سے لے کیوں کشتۂ اسبابِ ظاہر ہے

جو تہ میں ڈوب جاتا ہے وہی آخر ابھرتا ہے
تجھے معنی سے کیا مطلب کہ تو صورت پہ مرتا ہے

یہ مانا میں گدا، مضبوط تو انعامِ دنیا سے — تری محفل گلستاں، کام مجھ کو کوہِ صحرا سے
موافق ہے مزاجِ دہر تیری ہر تمنا سے — مجھے اک بوند بھی ممکن نہیں ثروت کے دریا سے

بظاہر تو بہت بشاش، میں غمگین و مضطر ہوں
مگر باایں ہمہ دیکھا تو میں ہی تجھ سے بہتر ہوں

خوشی کی جستجو سے تجھ کو سازو برگِ ثروت ہیں — خوشی کو تو سمجھتا ہے کہ پوشیدہ ہے دولت میں
خوشی کا جوش ہوتا ہے ترے نزدیک راحت میں — مہوّس! جوہرِ عرفاں نہیں تیری طبیعت میں

رخِ مہر درخشاں میں نہ ماہ میں مسکراتی ہے
خوشی بہتے ہوئے اشکوں کی تہ میں مسکراتی ہے

یہ راتیں کامرانی کی، یہ جلسے عیش وعشرت کے — نگاہِ اہلِ دل کے واسطے ساماں ہیں عبرت کے
حقیقی جن کو تو سمجھا ہے وہ معنی مسرت کے — غلط ہیں، کاش تو سمجھے یہ گہرے راز فطرت کے

نہ ایوانوں میں شاہوں کے نہ زرداروں کی محفل میں
مسرت کا خزانہ ہے مرے ٹوٹے ہوئے دل میں

سن اے غافل کہ غم ہی میں خوشی کا راز ہے پنہاں — شکستہ ساغرِ دل میں چھلکتی ہے مئے عرفاں
جسے گھیرا ہو صدموں نے وہی انسان ہے انساں — درِ رحمت دلِ بیتاب ہے، اور دیدۂ گریاں

تڑپ اے دل تڑپنے ہی سے باطن جگمگاتا ہے!
ستارے کانپتے رہتے ہیں شعلہ تھرتھراتا ہے!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے تو غم سمجھتا ہے خزانہ ہے مسرت کا — جسے تو چشمِ تر کہتا ہے سر چشمہ ہے رحمت کا
ہر آہِ سرد جھونکا ہے نسیمِ باغِ راحت کا — ہر آنسو آئینہ ہے اصل میں تصویرِ جنت کا
یہ نوحے سوئیں گے اک روز آغوشِ ترنم میں
یہ آنسو جذب ہو جائیں گے حوروں کے تبسم میں
بنا اپنے دلِ بے تاب کو اک سوز کی دنیا — مثالِ جوش آنکھوں سے بہا اشکوں کا اک دریا
مصائب میں خوشی کو ڈھونڈھ اگر ہے عاقل و دانا — ڈبو دے دل کو غم کے بحر میں اور اس قدر گہرا
کہ جب ہونٹوں پہ آئے کھینچ کے دم مشکل کشائی کو
حیاتِ دائمی کی لہر دوڑے پیشوائی کو

دنیا کرب وبلا کی جگہ:

پتہ چلا کہ دنیا آہ و فغاں، کرب وبلا، دکھوں اور دردوں کی جگہ ہے. ہر روز دل ہلا دینے والے واقعات اور مناظر سامنے آتے رہتے ہیں، اور دنیائے ماضی کی ''تصویر'' اتنی عبرت زا ہے، کہ اسے دیکھ کر آنکھیں برکھا برسانا شروع کر دیتی ہیں. اللہ کے نبیوں، ولیوں، بزرگوں اور اولیاء اللہ کی زندگی پر نظر دوڑاؤ. ہموم و غموم اور مصائب وآلام کی آندھیاں اور جھکڑ ان پر چلے ہیں، لیکن اللہ کے ان نیک بندوں نے صبر ورضا کی چٹان بن کر سب کچھ برداشت کیا اور اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزاری.

ایسے نیک بندے جو دنیا کی تکلیفیں اور مصیبتیں اور ہموم و غموم برداشت کر کر اللہ کو نہیں بھولتے. اس کے قانون پر چلتے اور زندگی بھر اس کی اطاعت کا دم بھرتے ہیں. جب دنیائے دوں سے رخصت ہوتے ہیں تو مستریح بن کر اللہ سے ملتے ہیں. یعنی دنیا کی تکالیف سے رہائی پا کر ابدی راحت اور چین کی فضا میں چلے جاتے ہیں: ﴿لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ ''انہیں نہ تو کوئی خوف لاحق ہوگا اور نہ ہی وہ کسی غم میں مبتلا ہوں گے''. [البقرۃ:۳۸]

یہی بات رحمتِ عالم ﷺ نے سمجھائی ہے کہ مستریح وہ مومن ہوتا ہے. جو اس قید خانۂ رنج و نصب سے رہائی پا جاتا ہے، باعزت بری ہو جاتا ہے، اس کو دمِ نزع بشارت ملتی ہے.

مومن مستریح کی بشارت

﴿يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ(۲۷)ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً(۲۸)فَادْخُلِي

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي عِبَادِي (۲۹) وَادْخُلِي جَنَّتِي (۳۰)﴾ ”اے (ایمان کی وجہ سے) مطمئن جان! تو اپنے رب کے پاس لوٹ چل، درانحالیکہ تو اس سے راضی ہے، اس کے نزدیک پسندیدہ ہے، پس تو میرے مقبول بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا“. [الفجر:۲۷-۳۰]

یہ ہے مومن مستریح: جو دنیا سے باعزت رخصت ہو کر اپنے وطن پہنچ گیا ہے ۔

پرے ہے چرخ نیلی فام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کی گرد راہ ہیں وہ کارواں تو ہے

دراصل یہ ٹوٹا ہوا تارہ تھا جو مہِ کامل بن کر پھر اپنے مطلع پر جلوہ بار ہو گیا ہے. اقبال نے عبدِ مومن مستریح سے متعلق ہی کہا ہے: ۔

عروجِ آدمِ خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارہ مہِ کامل نہ بن جائے

حضرت آسیہ مستریحہ رضی اللہ عنہا

فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا مسلمان ہو گئیں، موسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لا کر مومنہ موحدہ بن گئیں، اس پر فرعون سیخ پا ہو گیا اور آسیہ رضی اللہ عنہا کو سخت ایذائیں دینے لگا. جب اس نے دیکھا کہ آسیہ ایمان میں پختہ ہو چکی ہے اور کسی صورت بھی وہ توحید کو نہیں چھوڑے گی تو اس نے آسیہ رضی اللہ عنہا کو میخوں کے ساتھ سزائے موت کا حکم دے دیا. ان کو زمین پر لٹا کر میخیں گاڑنے لگے، جب ان کی روح پرواز کرنے لگی تو انہوں نے آسمان کی طرف دیکھ کر یہ دعا کی، جو قرآنِ کریم نے بیان کی ہے: ﴿إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ ”جب اس نے کہا: میرے رب! تو میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے، اور مجھے فرعون اور اس کی بداعمالیوں سے نجات دے دے، اور مجھے ظالم قوم سے نجات دے دے“. [التحریم:۱۱]

اس نیک اور مستریحہ بیوی کو اللہ سے اس قدر محبت تھی، کہنے لگی: اللہ! جنت میں مجھے اپنے پاس جگہ دے. اپنے قرب میں رکھ، جنت میں بھی میں تجھ سے دور نہیں رہنا چاہتی. اللہ کو اس کے پیار بھرے کلمے اتنے پسند آئے کہ ہزاروں سال بعد قرآن میں نازل کر دیئے، کہ میرے پیارے رسول حضرت خاتم النبیین کی امت کو بھی معلوم ہو جائے کہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے بے پناہ ایذاؤں اور تکلیفوں کو اللہ کی خاطر برداشت کر کے بالآخر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے قرب میں گھر چاہا، یہ ہے اللہ کی لونڈی مستریحہ!! دنیا کی ایذاؤں اور تکلیفوں سے رہائی پاکر اللہ کے پاس پہنچ گئی۔

اب کھلا رازِ درِ دوست پہ سجدہ کر کے　　آسمانوں کی بلندی تو کوئی دور نہیں [جوش]

مستراح منہ:

بندۂ مومن مستریح کا حال آپ نے اوپر پڑھ لیا، اب مستراح منہ کا حال سنیں. رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: "مستراح منہ وہ (بد بخت) فاجر ہوتا ہے کہ "**يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ**" "اس کے شر سے لوگ، شہر، درخت اور جانور رہائی پاتے ہیں"۔

یعنی وہ فاسق، فاجر، اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان، تارکِ صوم وصلاۃ، باغی اور سرکش انسان، چغل خور، بہتان باز. ظالم، اللہ کی مخلوق کو ستانے اور تنگ کرنے والا، زبان اور ہاتھ سے لوگوں کو ایذا دینے والا، معاملہ داری کا گندا، شریفوں کی آبرو ریزی کرنے والا، ہمسایوں کو دکھ دینے والا، جب مرتا ہے تو اللہ کے بندوں کو اس کے شر سے رہائی مل جاتی ہے. نہ صرف اللہ کے بندوں کو رہائی ملتی ہے؛ بلکہ شہروں، درختوں اور جانوروں کو بھی اس کے برے وجود سے نجات مل جاتی ہے. معلوم ہوا کہ فاسق، فاجر اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے باغی انسان کے برے فعلوں کا اثر شہروں، درختوں اور جانوروں تک پہنچتا ہے. جبھی تو ایسے بد بخت پاپی کے مرنے پر سب کو رہائی اور نجات ملتی ہے. گویا ایسے فاسق، فاجر، شرارتی آدمی کے مرنے پر دنیا کہتی ہے: خس کم جہاں پاک! گلی، کوچہ، محلہ اور شہر کے لوگ کہتے ہیں: مرگیا ظالم، جان چھوٹی ہماری، نجات مل گئی سب کو. حتی کہ شہروں، درختوں اور جانوروں تک کو اس کی برائی سے رہائی مل جاتی ہے.

معلوم ہوا: جنازہ دو طرح کا ہوتا ہے؛ ایک تو وہ مردِ مومن، اللہ کا خاص بندہ، صالح الأعمال جو دنیا کی تکلیفوں سے مرکر رہائی پاتا ہے اور جنت میں جاتا ہے. دوسرا وہ بد بخت، فاسق، فاجر، بداعمال وبدکردار، جس کے مرنے پر ایک جہان رہائی پاتا ہے. اس کے شر سے امن میں ہو جاتا ہے.

پھر سب بھائیوں کو پوری کوشش کرنی چاہیے کہ وہ پاک اور طیب زندگی گزاریں. اللہ کے احکام پر عمل کریں، رسولِ رحمت کے نقشِ قدم پر چلیں، اعلیٰ اخلاق اور اونچے کردار کے حامل بنیں، بندگانِ الٰہی کے ساتھ اچھا سلوک کریں، صوم وصلاۃ کے پابند، پورے دیندار اور متقی بن کر رہیں؛ تاکہ مرنے پر ملائکہ جنت کی بشارت لے کر آئیں، باعزت موت اور اچھا انجام ہو. نہ ایسی زندگی گزاریں کہ مرنے پر لوگ کہیں: خس کم جہاں پاک حکیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنائی رحمہ اللہ نے مذکورہ حدیث کا کیا خوب ترجمہ کیا ہے. فرماتے ہیں:ـــ

آنچناں زی کہ چو میری برہی
نہ چناں زی کہ چو میری برہند

''اس طرح زندگی گزار کہ جب تو مرے تو رہائی پائے. نہ ایسی زندگی گزار کہ جب تو مرے تو لوگ (تیری برائی سے) رہائی پائیں''.

تھوڑی سی کسر ہی باقی تھی دنیا کے جہنم بننے میں
اک رحمتِ عالم نے آکر صحراؤں کو گلزار کیا
وہ سرورِ عالم نورِ ھدی وہ شان ہے جس کی صلِ علیٰ
وہ نازشِ کون ومکاں جس نے ہر نقشِ خودی شہکار کیا [ثمر]

جہنم بدوش دنیا آگ برسا رہی ہے

﴿قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ ''اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ''. [التحریم:۶]

لادینی اور بے حیائی کے اس دور میں جہاں اوامر ربانی سے لاپرواہی اور استغناء برتا جا رہا ہے، صوم وصلاۃ اور حج وزکاۃ کے نازک آبگینے توڑے جا رہے ہیں، وہاں نواہی کے سیلاب نے قیامت برپا کر رکھی ہے. مار دھاڑ، قتل وغارت، اغوا، چوری، ڈکیتی، شراب، زنا، خون ریزی، جھوٹ، فریب، دھوکا، بدعہدی، بدی، بدکاری، بے پردگی، بے حیائی، رشوت، جنبہ داری، ظلم وستم، بے رحمی، بے دردی، نفس پروری، مفاد پرستی، اخباروں میں فحش تصاویر کی اشاعت، گندی حیاسوز فلمیں، اسکولوں اور کالجوں میں ڈرامے اور رقص، ریڈیو کے فحش اور رومانی گانے جو نژادِ نو کے حسن وجوانی کو آگ میں جھونک رہے ہیں. گویا سارا ماحول بادِ سموم سے اٹا پڑا ہے. فضا اتنی زہریلی ہوگئی ہے کہ سانس لینا موت کو بلانا ہےـــ

پاک بازی، نہ حیا ہے، نہ وفاداری ہے حسن بازاری ہے اور عشق بھی بازاری ہے
ناچ بیٹی کا ہے اور باپ کا گانا ہے اب یہی شعر وادب ہے یہی فن کاری ہے [اثرصہبائی]

نئی تہذیب نے اسلامی تہذیب پر ایسا غلبہ پایا ہے کہ اسلام چیخ کر رہ گیا ہے. دین کراہ رہا ہے، قرآن کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مظلومیت کی حد ہو گئی ہے، سنت کے باغ میں خزاں کے ہرکارے پھر رہے ہیں اور وارثانِ دین مصطفوی ساغر بکف رقص کناں ہیں. ملک میں روح وایمان کا مہلک کوئی ایک مرض ہو تو اس کا مداوا سوچیں، یہاں تو ملتِ بیضا بے شمار مہلک امراض کے نرغے میں ہے. نائٹ کلبوں کی وبا ہی کچھ کم حیا سوز نہیں.سلیم بیتاب نے نئی تہذیب کے اس شہکار کو یوں خراجِ تحسین ادا کیا ہے. پڑھئے اور رویئے ؎

نئی تہذیب کے شہکارِ عظیم!
تیری پر کیف وطرب خیز فضاؤں کو سلام (۱)

کتنے نوخیز و حسیں جسم یہاں چاروں طرف — رقص میں محو ہیں عریانی کی تصویر بنے
اپنی رعنائی وزیبائی کی تشہیر بنے — سازِ پرجوش کی سنگت میں ہزاروں جوڑے
فرشِ مرمر پہ تھرکتے ہیں بہک جاتے ہیں — دوڑی جاتی ہے رگ وپے میں شرابِ گلفام

نئی تہذیب کے شہکارِ عظیم!
تیری پر کیف وطرب خیز فضاؤں کو سلام

ان کی آنکھوں سے چھلکتی ہے ہوس کی مستی — ان کے سینوں میں فروزاں ہیں وہ جنسی شعلے
جن کی اک ایک لپٹ سے ہے بھسم شرم وحیا — قہقہے ساز کی تانوں میں ڈھلے جاتے ہیں
لمس کی آگ میں سب جسم جلے جاتے ہیں — آنکھ کے ڈوروں میں پوشیدہ ہیں مبہم سے پیام

نئی تہذیب کے شہکار عظیم!
تیری پر کیف وطرب خیز فضاؤں کو سلام

دھڑکنیں تیز ہوئیں شوق کی لے بڑھنے لگی — جسم پر تنگئ ملبوس ذرا اور بڑھی
آنکھ میں نشے کی اک لہر ذرا اور چڑھی — لرزشِ پا سے جھلکنے لگی دل کی لغزش
دفعۃً جاز کی پرجوش صدا بند ہوئی — روشنی ڈوب گئی پھیل گئی ظلمت شب
جسم نے جسم کی قربت سے بجھائی آتش! — دوپہر ڈھل گئی جذبات کی ہونے لگی شام!

(۱) ﴿وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴾ "اور جب نادان لوگ ان کے منہ لگتے ہیں تو سلام کر کے گزر جاتے ہیں". [الفرقان: ٦٣]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی تہذیب کے شہکار عظیم!

تیری پر کیف و طرب خیز فضاؤں کو سلام

معاشرے کی یہ گھناؤنی تصویریں، حیا سوز مناظر اور فحاشی کے مراکز مسلمانوں کے دین و ایمان اور شرم وحیا کا جنازہ نکال رہے ہیں. اسکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے لڑکے لڑکیاں اور تعلیم سے فارغ شدہ جوان، شکم مادر سے گلاب کے پھول کی مانند پیدا ہوئے پاک اور معصوم، گویا ہیروں نے جنم لیا- آہ! مغربی تہذیب کے نشہ میں چور معاشرے نے ان کو جھلس کر رکھ دیا، ان کی آب گنوا دی، ان کی عصمتوں اور شرم وحیا کو سرِ بازار رسوا کر ڈالا. نئی تہذیب کے عظیم شہکاروں کی سحر کاریوں نے ایمان کی چٹانوں پر بسیرا کرنے والے شہبازوں اور بوستانِ دین کی عندلیبوں کو زہر دے کر مار ڈالا ہے، یہ لاشیں ہیں کفن میں لپٹی ہوئیں!

بھائیو! بہنو! اب وقت ہے سنبھل جاؤ، جوانی اور صحت کے لہلہاتے درختوں سے خوفِ الٰہی کا پھل کھاؤ اور مرورِ حیات کے جادہ کو ذکر الٰہی کے نور سے روشن کرو. اپنی عصمتوں کی کلیوں کی حفاظت کرو، کہ سرو وسمن کی بہاریں اور عطر ریز پھولوں کا حسن ان کے سامنے خجل ہے. اپنے اللہ سے لو لگاؤ، اسے اپنا بنالو کہ سب کو آخر اس کے پاس لوٹ کر جانا ہے، موت آنی ہے.

جب عزمِ سفر ہے تو ہو کچھ رختِ سفر بھی

دنیا کی دلدل، کیچڑ، بے دینی اور بے حیائی کی گندگی اور میلے نے معاشرے کو اس قدر متعفن بنادیا ہے کہ نفس کی آمد و شد دشوار ہو گئی ہے.

یہ تو ہے دنیا کی معنوی نجاست کا حال، لیکن صورتاً یہ اتنی خوبرو اور دلربا ہے کہ اس پر جنت کا دھوکہ ہوتا ہے. دل چاہتا ہے کہ آدمی یہیں کا ہو کر رہ جائے. اس عشوہ طراز معشوقہ کی اداؤں پر جان فدا ہے اور دین و ایمان اس کے عطر ریز گیسوؤں کے اسیر.

آراستہ ہو کر جلوؤں سے جب سامنے دنیا آتی ہے
راحت کے ترانے گاتی ہے دولت کی چمک دکھلاتی ہے

جب آنکھ پہ قبضہ کرتی ہے سینہ میں ہوس بھڑکاتی ہے
ایمان ویقین کی شمعِ درخشاں بن کے دھواں اڑجاتی ہے

ملتا ہی نہیں ہے جسم سے پھر، جب عضو کوئی کٹ جاتا ہے
بس یونہی ہوس کے بندے کا معبود سے دل ہٹ جاتا ہے

شاہوں کی امارت جسمانی، قانع کی حکومت روحانی
ظاہر کی مسرت سلطان کو، آزاد کو لذت وجدانی

دنیا کے تماشے عبرت زا، عقبٰی کے مناظر لاثانی
مرنے میں حقیقی آزادی، جینے میں سراسر حیرانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندے جو ذرا بھی عقل ہو تجھ میں نام جہاں میں کر جانا
اللہ اگر توفیق تجھے دے موت سے پہلے مر جانا [جوش]

اسی لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ ان کے دیکھنے سے دنیا سے بے رغبتی ہوتی ہے اور موت یاد آتی ہے“۔ [مشکاۃ]

تو مرض الموت آپ کے انتظار میں ہے، نزع کی گھڑی تاک میں اور موت یقیناً گھات میں ہے، اور آپ بے بس اور لاچار ہیں۔ اجل، زندگی کے قصرِ رفیع کو دھڑام سے زمین پر گرا دے گی، آپ کی آرزوؤں کے جاگتے شہر پیوند ارض ہو جائیں گے اور امیدوں کے شاداب باغ ویران، موت کا بے رحم ہاتھ آپ کی ردائے حیات کا تانا بانا بکھیر دے گا، روح نکلے گی اور جسم سرد، آنکھیں بے نور ہو جائیں گی اور آناً فاناً کہرام مچ جائے گا۔ یہ ہے آپ کا انجام، جس سے کسی صورت بھی مفر نہیں۔

اب میت پر خویش و اقارب، اعزہ و احباب اور برادری سب اکٹھے ہو گئے ہیں۔ جلدی کرو، دیر نہ لگاؤ، یہ آوازیں ہیں، کس بات میں جلدی کرو؟ میت کے کفن دفن میں جلدی کرو! لو دیکھتے ہی دیکھتے غسل کے لئے تختہ آ گیا، آپ کو اس پر لٹا دیا گیا ہے، احباب آپ کو نہلا رہے ہیں؛ پانی سے بھی اور آنسوؤں سے بھی، لیکن آپ بے حس و حرکت ہیں کہ پنچھی اڑ گیا اور پنجرا ڈانواں ڈول ہے۔

لیجئے اب کفنائے گئے اور جنازہ تیار ہو گیا۔ قیامت خیز رنج والم، اور اندوہ و ملال کے ساتھ چارپائی اٹھائی گئی۔ باوجود زمینوں، مربعوں، کوٹھیوں، لاکھوں کی نقدی اور زر و جواہر کے ڈھیر رکھنے کے اس وقت آپ کوڑی کے مالک نہیں، لاکھ روپے کی کوٹھی سے ہمیشہ کے لئے نکل گئے۔ آپ کے خون کے رشتے اور مخلص احباب آپ کو مٹی میں دبانے کے لئے لے جا رہے ہیں۔ نماز جنازہ بھی ہو گئی اور لحد کے اندر منوں ٹنوں مٹی کے نیچے دفن کر کے سب گھروں کو لوٹ آئے ہیں۔ اب اگر کوئی چیز آپ کا ساتھ دے سکتی ہے تو وہ آپ کے نیک اعمال ہی ہیں۔

پھر مرنے سے پہلے نیک اعمال کا ذخیرہ کر لو ؎

طے ہو رہی ہے منزل چونکو کہ وقت کم ہے
ملکِ فنا کی جانب ہر سانس اک قدم ہے

دنیا میں دردناک مناظر اور کربناک حوادث ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے پیش آتے رہتے ہیں، پھر ہمیں عبرت پکڑنی چاہئے ؎

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر(۱) اس موت پر اٹھتی جوانی میں جو آتی ہے
عروسِ نو کو بیوہ، ماں کو دیوانہ بناتی ہے
جہاں سے جھٹپٹے کے وقت اک تابوت نکلا ہو
نظر اس شب پہ جو پہلے پہل اس گھر میں آتی ہے
عزیزوں کی نگاہیں ڈھونڈتی ہیں مرنے والے کو
نظر اس صبح پر جو غم کا یہ منظر دکھاتی ہے
نظر اس سوز پر پیدا جو ہوتا ہے طبیعت میں
اندھیری رات میں رونے کی جب آواز آتی ہے
نظر ان آنسوؤں پر ماں کی آنکھوں سے جو بہتے ہیں
جگر تھامے ہوئے جب لاش پر بیٹے کی آتی ہے
نظر اس بے بسی پر اپنے شوہر کے جنازہ پر
کلیجہ تھام کر تازہ دلہن جب سر جھکاتی ہے
نظر اُس درد پر جو ہجر کی راتوں میں اٹھتا ہے
نظر اس کرب پر جب روح کھنچ کر لب پہ آتی ہے
کہ یہ دنیا سراسر خواب، اور خوابِ پریشاں ہے
خوشی آتی نہیں سینے میں جب تک سانس آتی ہے

[جوش]

قدسیوں کا ہم کلام آیا

ہوئی تکمیل ہستی قدسیوں کا ہم کلام آیا
فرازِ کہکشاں سے جھوم کر ماہِ تمام آیا

غارِ حرا سے چشمۂ ھدیٰ پھوٹا، رہ گزرِ بطحا نے کہکشاں کا روپ دھارا، اندھیروں سے اجالوں نے جنم لیا، ذرے آفتاب بنے، نفس نے حیاتِ جاوداں پائی، فضاؤں سے صہبائے بہار برسی، زندگی مسکرائی، جہان عمل بے کراں ہوا، غبارِ راہ سے کارواں ظہور میں آئے، توحید کے رنگ و نور سے احساسِ جمال نے تابندگی پائی، مٹی مشک ناب، پہاڑ گلبار اور صحرا گل و گلزار ہو گئے، دمِ اعجاز سے شامیں گلنار اور ویرانے آباد ہوئے، سرزمینِ عرب کی مہیب شب مبدل بہ سحر ہوئی، دیو نہفتہ رخ ہوئے اور ماہ وشوں کے حسن نے جوت جگائی، انسانیت کو تکمیل و عزت کا تاج ملا، پروانے عنبر و عود کی بتیاں جلانے لگے کہ......

---

(۱) نظر کی جگہ جنابِ جوش نے قسم کا لفظ بار بار استعمال کیا ہے. جو شاعرانہ نکتۂ نظر سے بڑا ہی موزوں ہے، اور اخیر میں جوابِ قسم بھی نہایت خوب ہے. لیکن ہم نے قسم لغیر اللہ سے بچنے کے لئے اتنا تصرف کیا ہے. شاعر گرامی قدر سے معذرت کے ساتھ، تو آپ ان دردناک واقعات پر نظر کریں، غور اور دھیان کریں- کہ دنیا کتنی بے ثبات- عبرت کی جا ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں خیر الوریٰ آگئے ہیں

یہی ہیں وہ خیر الوریٰ جنہوں نے مسائلِ تجہیز و تکفین کی شمع جلائی ہے. تاکہ مرنے والا اسی شمع کے اجالے میں آخرت کا رختِ سفر باندھے!

حضرتِ خیر البشر

حضرتِ خیر البشر وہ سرورِ کون و مکاں — وہ رئیسِ عرشیاں، وہ خاتمِ پیغمبراں
اس کا ہر نقشِ قدم ہے مشعلِ راہِ حیات — وہ امیرِ کارواں، فانوسِ ایوانِ جہاں
اس نے سلجھائی غمِ گیتی کی زلفِ خم بہ خم — اس نے ذروں(۱) کو بنایا آفتاب و کہکشاں
اس نے بندے کو الوہیت شناسا کردیا — مرکزی نقطہ وہ جس کے گرد گھومی داستاں
اس کے ذوقِ آگہی پر قدسیوں کو ناز تھا — محرمِ رازِ مشیت، ہادئ کون و مکاں
اس نے ڈالی سینۂ عالم میں طرحِ فکرِ نو — اس کے پاؤں پر جھکے تاج و سریرِ خسرواں
اس کی موجِ(۲) فیض سے سیراب دشت و گل کدہ — ساقئ کوثر بکف ہے رہنمائے تشنگاں
پیکرِ خلق و مروت حاملِ مہر و خلوص — صدرِ بزمِ آدمیت شہ یارِ مرسلاں
آج کا انساں بھی ہے اس کے کرم سے فیضیاب — آج بھی ہے نغمہ پیرا بربطِ امّ الکتاب

رہ نوردِ جادۂ اسریٰ (ﷺ)

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہیں تو ہو — ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہیں تو ہو
پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ الست سے — اس نورِ اولیں کا اجالا تمہیں تو ہو
سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا!(۳) — سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمہیں تو ہو

---

(۱) یعنی بے علم عربوں کو ایسی پاکیزہ تعلیم دی کہ وہ دنیا میں جہانبانی کرنے لگ گئے، گڈریوں کو عالم کا سلطان بنایا، نہ صرف اسی جہان میں ان کو عروج حاصل ہوا، بلکہ رسول اکرم ﷺ کی تعلیم پر عمل کر کے وہ جنت کے وارث بھی بن گئے۔

(۲) موجِ فیض نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ۔

(۳) اگر شاعر ظفر علی خان اس مصرعہ میں اس موضوع حدیث کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ اس کون و مکاں کو نبی کریم ﷺ کی وجہ سے پیدا کیا ہے تو یہ بات صحیح نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس عالم رنگ و بو کو اپنی خالص عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس محفلِ شہود کی رونق تمہیں سے ہے — اس محملِ نمود کی لیلیٰ تمہیں تو ہو
جلتے ہیں جبرئیل کے پَر جس مقام پر — اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہیں تو ہو
جو ماسویٰ کی حد سے بھی آگے گزر گیا — اے رہ نوردِ جادۂ اسریٰ تمہیں تو ہو
پیتے ہی جس کے زندگیٔ جاوداں ملی — اس جانفزا زلال کے مینا تمہیں تو ہو
اٹھ اٹھ کے لے رہا ہے جو پہلو میں چٹکیاں — وہ درد دل میں کر گئے پیدا تمہیں تو ہو
دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے — جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمہیں تو ہو

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
آگے تاجدارِ یثرب وبطحا تمہیں تو ہو [ظفرعلی خان]

سفرِ آخرت

مردہ سنتا ہی نہیں چلاّ کے روتے ہیں عزیز
دم میں کتنا فاصلہ اللہ اکبر ہوگیا! [اسیرلکھنوی]

وہ رسولِ امین جناب رحمت للعالمین ﷺ ہی ہیں کہ جن کے انفاسِ اطہر کی عنبر فشانیوں سے دنیا مہک اٹھی، اور زبان کے موتیوں کی درخشانی سے تانورنیرین اجالا ہوگیا. اس کتاب میں ان ہی سید ولدِ آدم راہ نوردِ جادۂ اسریٰ کے ارشادات کی روشنی میں مسلمان کے سفر آخرت کا اہتمام کیا گیا ہے، احادیث وسنن کے عطر فشاں پھولوں سے تجہیز وتکفین کو بسایا ہے.

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ زندگی بھی رسالت مآب کے عنبر ریز گیسوؤں کے سایہ میں گزارے. اور اس کا مرنا بھی لیلائے سنت کی وارفتگی میں ہو؎

چشم نرگس نے کھلائے ہیں یہاں گل کیا کیا
کیوں توجہ تری صحرا کی طرف ہے ساقی [ثمر]

مسلمانوں کی خیر خواہی

وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِكُلِّ مُسْلِمٍ. [بخاری، مسلم]

"جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی (یعنی اقرار کیا)"۔

تشریح: نماز مسلمان اور کافر کے درمیان حد فاصل ہے، اسی سے مسلمان پہچانا جاتا ہے اور پھر نماز آدمی کو بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ اس لئے رحمتِ عالم ﷺ نے خصوصی طور پر حضرت جریر سے اقامِ الصلاۃ کا عہد لیا، یہ عہد دراصل ساری امت سے لیا ہے جو آپ کو اللہ کا رسول مانتی ہے۔

قرآن مجید نے زکاۃ کے آٹھ مصرف بیان کئے ہیں، جو سراسر تقویت اسلام اور قوم کے استحکام پر مبنی ہیں، اس سے اسلامی معاشرہ پلتا پوستا ہے اور مال، دنیا اور دین کے سب کام سنوارتا اور پروان چڑھاتا ہے۔ اس لئے رسول اکرم ﷺ نے ایتائے زکاۃ کی بھی بیعت لی۔ اب امت کو زکاۃ دینے میں غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ سخت حکم ہے۔

نماز اور زکاۃ کے علاوہ آپ ﷺ نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے سب مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی بیعت لی کہ ہر مسلمان سے بھلائی کرو، دنیا اور دین کے سب کاموں میں بہی خواہی سے پیش آؤ۔ پھر تمام مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرنی چاہئے۔ جنازہ پڑھنا بھی مسلمان کی خیر خواہی ہے، اور آخری خیر خواہی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے جنازہ پڑھنے کی خیر خواہی کے علاوہ تمام زندگی مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا حکم دے دیا۔ ہر مسلمان کو جان لینا چاہئے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر ہر مسلمان کے ساتھ بھلائی کرنے کی بیعت کی ہے۔ اس لئے بھلائی اور خیر خواہی کرے ؎

یہی ہے عبادت، یہی دین و ایماں!
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

احترامِ مسلم
حجۃ الوداع میں رحمتِ دو عالم کا خطبہ

ارشاد فرمایا:

"هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ وَّبَلَدٌ حرامٌ فَدِمَآءُكُمْ وَاَمْوَالُكُمْ وَاَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ مِثْلَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذَا الْيَوم وَهذَا الْبَلَدِ إلى يومِ تَلقَونَه وَحتّى دَفْعَةً دفعهَا مُسْلِمٌ مُسلِماً يُرِيْدُ بِهَا سُوْءً وَسأُخْبِرُكُمْ مَّنِ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النّاسُ مِنْ لّسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبِ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِيْ طَاعَةِ اللّهِ" [مجمع الزوائد]

"مسلمانو! (سنو!) آج حرمت والا دن ہے، اور یہ شہر (مکہ مکرمہ) بھی حرمت والا ہے، پس تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر آپس میں حرام ہیں اس دن اور اس شہر کی طرح، (یاد رکھو!) قیامت تک یہی حکم ہے. یہاں تک کہ برے ارادے سے کسی مسلمان بھائی کو دھکا دینا بھی حرام ہے، لو اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مسلمان کون ہے؟ (مسلمان) وہ ہے. جس کی زبان اور ہاتھ (کی ایذا) سے سب مسلمان بچے رہیں، اور مومن وہ ہے جس سے مسلمان کو اپنے مالوں اور اپنی جانوں پر امن ہو، اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں کو چھوڑ دے، اور مجاہد وہ ہے جو اپنے (سرکش) نفس سے جہاد کر کے اس کو اللہ کا فرماں بردار اور مطیع بنادے".

مسلمان کے ساتھ زندگی بھر نیک سلوک کرو:

مسلمان کا جنازہ پڑھنے کا وقت تو اس کی موت پر آئے گا. چاہئے کہ اس کی زندگی میں بھی اس کے ساتھ نیک سلوک کریں، اس کی عزت اور آبرو کو برقرار رکھیں، کبھی اس کی ہتک عزت نہ کریں، اس کو بے آبرو نہ کریں، اسے گالی نہ دیں، اس کی غیبت نہ کریں، اس پر بہتان نہ لگائیں. اس کی جان اور مال کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائیں، زبان اور ہاتھ سے کسی طرح کی ایذا اور دکھ نہ دیں. جس طرح اپنی اور اپنے اہل و عیال کی عزت پیاری ہے، بالکل اسی طرح دوسرے مسلمان بھائی اور اس کے اہل و عیال کی آبرو عزیز رکھیں. نبی کریم ﷺ نے مسلمان کے احترام کی اس حد تک تاکید فرمادی ہے کہ اُسے دھکا دینا بھی حرام کردیا. سبحان اللہ! اسلام کی کتنی اچھی تعلیم ہے.

یہ کیا مسلمانی ہے کہ زندگی بھر تو مسلمان بھائی کی بدخواہی کرتا رہا، اسے ایذا اور دکھ دیتا رہا، اسے نقصان پہنچاتا اور اس کی ہتک عزت کرتا رہا، اس سے حسد، بغض اور کینہ رکھا. اب اس کے مرنے پر محض برادری کو دکھانے کے لئے اس کے جنازے میں شریک ہوا کہ میری حاضری لگالو! کیا فائدہ اس ریاکارانہ جنازہ پڑھنے کا؟!.

اسی لئے تو رحمتِ عالم ﷺ نے اخلاق کی پاکیزہ تعلیم دی ہے کہ زندگی میں شیر و شکر ہو کر رہو، ایک دوسرے کے خیرخواہ اور جانثار بن کر وقت گزارو، اگر کسی کی حق تلفی ہو جائے، اس پر ظلم زیادتی ہو جائے تو اللہ سے ڈر کر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے معافی مانگ لو، اس کو راضی کر لو، نفس کے لئے غصہ اور ناراض نہ ہو، بھائی بھائی بن کر رہو، غل وغش سے سینہ صاف رکھو.

بھائی بھائی بن جاؤ:

رسول اکرم ﷺ کی یہ نصیحت کتنی پیاری ہے، اس کو دل پر نقش کر لو اور عمل میں لاؤ، زبانِ اطہر یوں موتی رولتی ہے: "اپنے نفسوں کو بدگمانی کرنے سے بچاؤ، کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہوتی ہے! اور نہ کسی کی کن سوئیاں لو! اور نہ کسی کے عیب ٹٹولو! اور نہ خریدار کو دھوکہ بازی سے خریدنے پر رغبت دلاؤ! اور نہ آپس میں حسد اور بغض کرو! اور نہ ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھو! بلکہ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ!". [بخاری]

مسلمان بھائیو! رسول اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق پھر بھائی بھائی بن جاؤ. زبان سے نہیں، بلکہ دل سے بھائی بھائی بن جاؤ. سینے صاف کر لو، پیار اور محبت سے گلے مل جاؤ، ایک دوسرے کی خطائیں، قصور اور غلطیاں معاف کر دو. لین دین کی صفائی کر لو، آپس کے حقوق کا بھی فیصلہ کر لو، سلیم الصدر ہو جاؤ. ایک دوسرے کے کام آؤ، بھائی کے پسینے کی جگہ خون بہاؤ، دوسرے کی خوشی کو اپنی خوشی اور اس کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد جانو. ایک دوسرے کی اندر سے خیر خواہی کرو. حسد، بغض، کینہ جیسے رذائل کے قریب نہ پھٹکو. اس طرح محبت اور اخوت کی فضا میں زندگی گزارو. سب مل کر نمازیں پڑھو، روزے رکھو، نیکیوں کو پھیلاؤ، بدیوں کو مٹاؤ، گناہوں سے ایسی توبہ کرو کہ اعادہ نہ ہو. نفس کو اللہ کے حکم کے آگے جھکائے رکھو. پورا مطیع رکھو، کوئی بیمار ہو جائے تو عیادت کرو. پھر اگر وہ محفلِ ہستی سے اٹھ جائے تو درد و محبت سے اس کی تجہیز و تکفین کرو. رو رو کر اس کے جنازے میں دعائیں پڑھو اور بڑی محبت سے اسے اللہ کے سپرد کر کے لحد میں رکھ دو. پھر بھی اس کے لئے اللہ سے بخشش کی دعا مانگتے رہو! ؎

اے آنکھ! ہجرِ دوست میں آنسو گرا شتاب! — اشکوں کی روشنی میں الٹتا ہے وہ نقاب
کیا تو نے یہ معاملہ دیکھا نہیں کبھی؟ — شبنم کے آنسوؤں پہ چمکتا ہے آفتاب

مریضوں کی عیادت کرو:

عن أبي موسى قال: قال رسول الله ﷺ: "أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ". [بخاری]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھوکے کو کھلاؤ اور بیمار کو پوچھو (۱) اور قیدی کو چھڑاؤ“۔

اسلام صرف نماز روزے میں ہی محدود نہیں ہے، بلکہ اور نیکیاں بھی اپنے دامن میں رکھتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: بھوکے کو کھلاؤ، یعنی فقیر، مسکین، مضطر اور لاچار کو کھانا دو۔ صرف اپنا پیٹ ہی نہ پالو، دوسروں کا بھی ضرور خیال رکھو، ہمدردی کرو۔

پھر فرمایا: مریض کی عیادت کرو۔ اس سے پوچھو، اسے حوصلہ اور تسلی دو اور اگر مفلس ہے تو علاج معالجہ وغیرہ کی سہولت پہنچاؤ، اس کی مالی امداد کرو۔

قیدی کو چھڑاؤ۔ اس کی تعمیل آج کل یوں ہو سکتی ہے کہ اگر کوئی نیک اور صالح بے گناہ آدمی کسی مقدمہ میں پھنس جائے تو اس کو چھڑانے کی کوشش کرو۔

مسلمان کے مسلمان پر حق:

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ"، قِيلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: "إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ". [مسلم]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں“۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ حقوق کیا ہیں؟ فرمایا: ”جب تم مسلمان سے ملاقات کرو تو اسے سلام کرو، اور جب تجھ کو (مدد کے لئے یا ضیافت کے لئے) بلائے تو قبول کرو، اور جب خیر خواہی چاہے تو اس کی خیر خواہی کرو، اور جب چھینکے اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے تو اس کا جواب دو، یعنی "يَرْحَمُكَ اللهُ" کہو اور جب بیمار ہو تو اس کی عیادت (۲) کرو۔ یعنی اس کو پوچھو اور جب مر جائے تو اس کے ساتھ جاؤ۔ یعنی نمازِ جنازہ اور دفن کرنے کے لئے“۔

(۱) ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے میوہ کھانے میں رہتا ہے، یہاں تک کہ لوٹ آئے“۔ [صحیح مسلم] مطلب یہ ہے کہ مریض کی عیادت کرنے کے سبب وہ شخص جنت اور جنت کے میوے کھانے کے لائق ہو گیا ہے، جب تک مریض کے پاس بیٹھا رہتا ہے گویا جنت کے میوے کھا رہا ہے، سبحان اللہ! عیادت کا کتنا ثواب ہے۔

(۲) رحمت عالم فرماتے ہیں: ”جو مسلمان کسی مسلمان کی اول روز (قبل دوپہر) عیادت کرے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے شام تک رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور جو آخر روز (بعد دوپہر) عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے صبح تک رحمت کی دعا کرتے ہیں، اور اس کے لئے بہشت میں باغ ہوتا ہے“۔ [ترمذی، ابوداود]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ چھ حق جو رحمتِ عالم نے بیان کیئے ہیں، سب مسلمانوں کو ان کا خیال رکھنا چاہیئے:

۱- جب مسلمان بھائی ملے تو اس کو خلوصِ دل سے السلام علیکم کہیں.

۲- جب کوئی دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے، وہ دعوتِ ولیمہ کی ہو یا کوئی اور ہو، جب بھی مسلمان بھائی کسی کو کھانے پر بلائے، وہ جائے. اس سے تعلقات بڑھتے ہیں اور محبت پیدا ہوتی ہے. یہ خیال رہے کہ وہ دعوت شرعاً قابلِ اعتراض نہ ہو.

۳- جب مسلمان بھائی اپنی بھلائی اور خیر خواہی کا کوئی کام کہے، تو وہ کام ضرور کریں.

۴- جب مسلمان کو چھینک آئے اور وہ چھینک پر الحمد للہ کہے تو سننے والا يَرْحَمُكَ اللهُ کہے.

۵- اور مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرے. بیمار پرسی کے لئے جائیں تو مریض کی حالت پوچھیں، پھر اس کو حوصلہ اور تسلی دیں، اس کی صحت کے لئے دعا کریں اور دس پندرہ منٹ میں مریض کو فارغ کر کے چلے جائیں. گھنٹوں نہ بیٹھے رہیں کہ اس سے مریض کو اور اس کے گھر والوں کو تکلیف ہوتی ہے. ہاں عیادت کرنے والا اگر مریض کا کوئی جگری دوست ہو، یا رشتہ دار ہو اور مریض اس کو بٹھانے پر اصرار کرے تو پھر بیٹھ جائیں، شاید اس کو کوئی کام ہو گا.

۶- اور مسلمان بھائی کی موت پر اس کی نماز جنازہ پڑھے.

سات چیزیں جائز اور سات ناجائز ہیں:

ایک اور حدیث بخاری و مسلم میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت سے آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا، جن کا حکم دیا وہ سات چیزیں یہ ہیں:

۱- "عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ" مریض کی بیمار(1) پرسی کرنا.

۲- "اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ" چھینک والے کو جواب دینا.

۳- "تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ" چھینک والے کو جواب دینا.

۴- "رَدُّ السَّلَامِ" سلام کا جواب دینا.

---

(۱) رحمت عالم نے فرمایا: "جب تم کسی مریض کی عیادت کے لئے جاؤ، تو اس کی درازیٔ عمر کی دعا کرو، اگرچہ اس سے اس کی عمر نہیں بڑھ سکتی لیکن اس کا دل خوش ہو جائے گا" [ابن ماجہ] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص عیادت کے لئے جاتا ہے تو ایک فرشتہ آواز دے کر کہتا ہے: تیرا چلنا نہایت مبارک اور قابل تعریف ہے تو نے جنت میں اپنے لئے ایک مکان تیار کر لیا"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- "إِجَابَةُ الدَّاعِيْ" بلانے والے کو قبول کرنا، یعنی دعوت قبول کرنا!

۶- "إِبْرَارُ الْمُقْسِمِ" قسم کھانے والے کو سچا کرنا، مثلاً اگر کوئی شخص کہے کہ اللہ کی قسم! میں یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک تم یہ کام نہ کرو گے تو دوسرا شخص اس کام کو کردے؛ تاکہ اس کی قسم سچی ہو جائے. خیال رہے کہ وہ کام گناہ کا نہ ہو.

۷-"نَصْرُ الْمَظْلُومِ" مظلوم کی مدد کرنا.

سات ممنوعہ چیزیں یہ ہیں:

۱-"خَاتَمُ الذَّهْب". سونے کی انگوٹھی.

۲- "الحَرِيرُ" ریشم.

۳-"الإستبراق" دبیز ریشم.

۴-"الدِّيباجُ" لاہی، یہ بھی ریشم کی ایک قسم ہے.

۵- "المِيْثَرَةُ الْحَمَرَآء" زین پوش سرخ.

عجمی بادشاہ اور امراء سرخ رنگ کے ریشمی گدے بنا کر زمین پر بچھاتے اور اس پر بیٹھتے تھے، ان کے اندر روئی بھری ہوتی تھی، وہ لوگ ازراہِ تکبر حریر اور دیباج سے ایسے نمد زین یا گدے بناتے تھے. رسول اکرم ﷺ نے منع فرمادیا.

ہاں اگر گدے ریشمی نہ ہوں اور سرخ رنگ کے بھی نہ ہوں تو ان کا بنانا اور بچھانا جائز ہے.

۶-"القَسِّيِّ" ایک کپڑے کا نام ہے جو مصر کے ایک قریہ قِس میں ریشم اور کتان سے تیار ہوتا تھا. نبی ﷺ نے اس کے استعمال سے بھی منع فرمادیا. غرض ہر قسم کے ریشمی کپڑے کو مردوں کے لئے رسول اکرم ﷺ نے حرام کردیا.

حریر، استبرق، دیباج، میثرہ سرخ، قِسی، سب منع ہیں. اس زمانہ کے ریشمی کپڑے بھی مردوں کو ہرگز نہیں پہننے چاہئیں. سوتی کپڑے ریشم کو مات کرنے والے موجود ہیں. زیادہ پیسے ہیں تو وہ خرید کر زیب تن کرلیں. ریشمی کپڑے کے نزدیک نہ جائیں.

۷- "آنِيَةُ الْفِضَّةِ" چاندی کے برتن.

چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے. بخاری شریف میں ایک روایت آئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: "مَنْ شَرِبَ فيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الآخرَةِ" "جو شخص دنیا میں چاندی کے برتن میں پئے گا، آخرت میں اس میں نہ پئے گا"۔

یہی حکم سونے کے برتنوں کا ہے۔ چنانچہ بلوغ المرام میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لاَ تَشْرَبُوا فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلاَ تَأكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّها لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الآخرةِ" "سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیا کرو، نہ کھایا کرو، کیونکہ یہ دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں"۔

مریض کی عیادت کرنا، بھوکے کو کھلانا اور پیاسے کو پلانا! اِن نیکیوں کا اللہ کے نزدیک بڑا مقام ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس میں شک نہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! "مَرِضْتُ وَلَمْ تَعُدْنِي" "میں بیمار ہوا اور تو نے مجھ کو نہ پوچھا"۔ بندہ کہے گا: اے میرے پروردگار! کس طرح میں تجھے پوچھتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ (یعنی تو بیماری سے پاک ہے)؟ اللہ فرمائے گا: "أَمَا عَلِمْتَ أنَّ عَبْدِيْ فُلاناً مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أمَا عَلِمْتَ أنكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ" "کیا تو نے نہ جانا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا، پس تو نے اس کو نہ پوچھا، کیا تو نے یہ نہ جانا کہ اگر تو اس کو پوچھتا تو مجھ کو اس کے پاس ضرور پاتا"۔

اے آدم کے بیٹے! "إسْتَطْعَمْتُكَ فلم تُطعِمنِي" "میں نے تجھ سے کھانا مانگا، پس تو نے مجھ کو نہ کھلایا"۔ بندہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں کس طرح تجھے کھلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے (یعنی تو کھانے سے پاک ہے، بے نیاز ہے)؟ اللہ فرمائے گا: "أمَا علمتَ أنَّهُ استطعمَك عبدي فلانٌ فَلَمْ تُطعِمهُ أمَا علِمتَ أنكَ لو أطعَمتَه لوجدتَ ذلِكَ عِندِي" "کیا تو نے نہ جانا کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تو نے اس کو نہ کھلایا۔ کیا تو نے نہ جانا کہ اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کو (یعنی ثواب) میرے پاس ضرور پاتا"۔

اے آدم کے بیٹے! "إسْتَقَيْتُكَ فَلَمْ تُسقِنِي" "میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے نہ پلایا!" بندہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھ کو کس طرح پلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے۔ (یعنی تو احتیاج سے مبرا ہے)؟ اللہ فرمائے گا: "إسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلاَنٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أمَا عَلِمْتَ أنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِيْ" "میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا، لیکن تو نے اسے نہ پلایا. کیا تو نے نہ جانا کہ اگر تو اس کو پلاتا تو اس کو (یعنی ثواب) میرے پاس پاتا". [مسلم]

نوٹ: مریض کی عیادت کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو اس کے پاس مجھ کو پاتا. اور کھلانے پلانے کے متعلق فرمایا: تو ثواب میرے پاس پاتا. معلوم ہوا کہ عیادت کرنا کھلانے پلانے سے درجے میں افضل ہے. اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بھوکوں اور پیاسوں کو کھلانا پلانا مرد مومن کے فرائض میں داخل ہے، مالداروں کو لازم ہے کہ وہ غریبوں، مسکینوں کا ضرور خیال رکھا کریں؛ ورنہ قیامت کو پوچھ ہوگی.

بیمار پر داہنا ہاتھ پھیر کر دعا پڑھیں:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی آدمی بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے. پھر یہ دعا پڑھتے:

"اَذْهِبِ الْبَأسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لاَ شِفَآءَ اِلاَّ شِفَآءُكَ شِفَاءً لاَّ يُغَادِرُ سَقَمًا" "اے لوگوں کے پروردگار! بیماری دور کر اور شفا دے دے تو ہی شفا دینے والا ہے. تیرے سوا (کہیں بھی) شفا نہیں، وہ شفا جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے". [بخاری، مسلم]

معوّذات کا دم کرنا:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو معوذات (قرآن کی آخری دو سورتیں) پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور اپنے بدن پر اپنا ہاتھ پھیرتے. پھر جب آپ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں وفات پاگئے تو میں آپ پر اسی معوذات سے دم کرتی جو آپ دم کرتے تھے، اور میں رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر پھیرتی. [بخاری، مسلم]

قرآنی آیات سے دم کرنا سنت ہے:

مطلب یہ ہے کہ بیماری میں رسول اکرم ﷺ معوذات یعنی قرآن کی آخری دو سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے بدن مبارک پر پھیرتے تھے. پھر جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو چونکہ کمزور تھے، اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خود معوذات پڑھ کر آپ کے ہاتھوں پر دم کر کے آپ کے ہاتھوں کو آپ کے بدن مبارک پر پھیرتی تھیں. اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قرآنی آیات پڑھ کر دم کرنا سنت ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں ہے. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب کوئی گھر والوں میں سے بیمار ہوتا تو رسولِ اکرم ﷺ اس پر معوذات سے دم کرتے تھے.

معوذات جمع ہے اور سورتیں دو ہیں. یا تو باعتبار آیات کے جمع فرمایا، یا اقل جمع دو ہیں. یاقُلْ هُوَ اللهُ بھی شامل ہے اور تغلیباً معوذات کہا.

درد کے دفعیہ کے لئے دم:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میرے بدن میں درد ہوتا ہے. آپ نے فرمایا: "درد کے مقام پر ہاتھ رکھو اور یہ پڑھو:

"بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْمِ" تین بار.

"شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے".

"أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ" سات بار.

"میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں، اس چیز (درد) کی برائی سے جو میں اب پاتا ہوں اور ڈرتا ہوں".

"قَالَ: فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللهُ مَا كَانَ بِيْ" حضرت عثمان کہتے ہیں کہ میں نے مذکورہ دم کیا تو اللہ نے میری بیماری (درد) دور کردی. [مسلم]

حضرت جبریل کا دم:

حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا: اے محمد (ﷺ)!.

"إِشْتَكَيْتَ" کیا آپ بیمار ہیں؟ فَقَالَ: نَعَمْ. آپ نے فرمایا: ہاں! پھر جبریل علیہ السلام نے مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر آپ پر دم کیا:

"بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ" "اللہ کے نام کے ساتھ آپ پر افسون پڑھتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذا پہنچائے، ہر شخص کی برائی سے، یا حسد کرنے والی آنکھ سے. اللہ آپ کو شفا دے، اللہ کے نام کے ساتھ آپ پر افسون پڑھتا ہوں". [مسلم]

نوٹ: نظر لگنے، جادو، سحر، ٹونا وغیرہ کے لئے یہ دم بڑا مجرب ہے. پڑھ کر پھونکیں، اللہ شفا دے گا. البتہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے والا نیک، صالح، متقی اور دین دار آدمی ہونا چاہئے. کیونکہ صالحین کی دعائیں ان کے دم اور وظیفے مقبول اور باذن اللہ بااثر ہوتے ہیں.

امام حسن اور امام حسین کے لئے استعاذۃ:

رسول اللہ ﷺ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے لئے یہ استعاذہ کرتے تھے: "أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ". "میں تم دونوں کو اللہ کے پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان کی برائی سے، ہر زہریلے مار ڈالنے والے جانور کی برائی سے اور ہر نظر لگانے والی آنکھ کی برائی سے پناہ میں دیتا ہوں". [بخاری]

"أُعِيذُكُمَا" تثنیہ کا صیغہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے لئے ہے. اکیلے کے لئے "أُعِيذُكَ" پڑھیں اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو "أُعِيذُكُمْ" کہیں.

یہ استعاذہ بڑا مجرب ہے. نظر بد کے لئے پڑھ کر دم کریں یا لکھ کر گلے میں ڈال دیں (۱). صحیح بخاری میں ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو فرمایا: "یہ استعاذہ وہ ہے جو تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام، (اپنے بیٹے) حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے لئے کرتے تھے".

نوٹ: ہر شیطان یعنی ہر سرکش حد سے بڑھنے والے کی برائی سے پناہ مانگی گئی ہے. وہ جنوں سے ہو یا انسانوں سے، اور ہامہ وہ زہریلا جانور جس کے کاٹنے سے آدمی مر جائے جیسے سانپ وغیرہ.

مریض کی شفایابی کا عمل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو مسلمان کسی بیمار مسلمان کی عیادت کو جائے، پھر (وہاں جاکر) سات بار یہ دعا کرے تو مریض شفا دیا جاتا ہے، مگر یہ کہ اس کی اجل آئی ہو". [ابوداود، ترمذی]

---

(۱) قرآنی آیات یا دعائے ماثورہ لکھ کر گلے میں لٹکانا غیر شرعی عمل ہے، نیز اس بارے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا جو عمل بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی گردن میں قرآنی آیات لکھ کر لٹکا دیا کرتے تھے، وہ صحیح سند سے ثابت نہیں ہے. اس لئے ہر مسلمان کو اس سے اجتناب کرنا چاہئے. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ" "جس نے تعویذ لٹکائی اس نے شرک کیا". [مسند احمد: ۱۵۶/۴، حاکم: ۴۱۷/۴، سلسلۃ صحیحۃ: ۴۹۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا یہ ہے: "اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ" "میں اللہ عرشِ عظیم کے رب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تم کو شفا دے"۔

نوٹ: عیادت کرنے والا مریض کے روبرو یہ دعا سات بار پڑھے، اگر اس کی موت کا وقت نہیں آیا ہے تو اس کو ضرور شفا ہو جائے گی۔

تپ اور دردوں کی دعا:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کو تپ اور سب دردوں کے (دفعیہ کے) لئے یہ دعا سکھاتے تھے: "بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ" "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت بڑا ہے، ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی اور آگ کی گرمی کی برائی سے میں عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں"۔ [مشکاۃ]

نوٹ: بخار یا دردوں کے مریض کو یہ دعا پڑھ کر اپنے اوپر دم کرنا چاہئے، اللہ شفا دے گا۔

شفائے مرض کی دعا:

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جو کوئی تم میں سے بیمار ہو، یا اس کا بھائی بیمار ہو، اسے چاہئے کہ یہ دعا پڑھے: "رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ اغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْعِ". "اللہ ہمارا رب ہے جو آسمان میں ہے، تیرا نام پاک ہے اور تیرا حکم آسمان میں اور زمین میں ہے، جیسی تیری رحمت آسمان میں ہے۔ پس اپنی رحمت زمین پر بھی نازل فرما، ہمارے بڑے بڑے اور چھوٹے گناہ معاف فرمادے، تو پاک لوگوں کا رب ہے۔ اپنے پاس سے رحمت نازل فرما اور اپنے پاس سے اس درد کا مداوا کر دے"۔ [ابوداود]

نوٹ: مریض اس دعا کو بار بار پڑھے، یا دوسرا پڑھ کر دم کرے، شفا ہو گی۔ ان شاء اللہ!

بیماری کی دعائیں اور دم کیوں کر آ گئے:

نوٹ: یہ کتاب سفرِ آخرت اور جنازہ وغیرہ کے موضوع پر ہے۔ آپ خیال کریں گے کہ اس میں بیماری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دعائیں اور اس سے شفایابی کے دم کیوں کر آئے ہیں. گزارش ہے کہ بالعموم آدمی بیمار ہو کر ہی مرتا ہے. زندگی میں آدمی کو کئی بیماریاں آتی ہیں جن سے وہ شفایاب ہو جاتا ہے. بالآخر ایک ایسی بیماری بھی آجاتی ہے جو جان لیوا ثابت ہوتی ہے. پھر جب بیمار ہوں تو ضروری ہے کہ علاج بھی کیا جائے اور دعا بھی کی جائے. قرآنی آیات کے ساتھ استعاذۃ اور دم وغیرہ بھی کیا جائے.

مشکاۃ میں حدیث ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”اللہ کے بندو! دوا کیا کرو (یعنی جب بیمار ہو جاؤ تو علاج کیا کرو) پھر جب دوا بیماری کو پہنچتی ہے تو شفا اللہ کے حکم سے ہوتی ہے“.

غور کیا آپ نے کہ بیماری میں دوا کرنا بھی سنت ٹھہرا اور دوا کے ساتھ دعا بھی، اور دم اور استعاذۃ بھی سنت ہوا. اس میں حکمت یہ ہے کہ دنیا کی زندگی بڑی قیمتی اور غنیمت ہے، اگر بیماری سے شفا مل جائے تو آدمی بہت سے دین کے کام اور اللہ کی عبادت اور ذکر کر کے جنت خرید سکتا ہے. اس دنیا میں ایک ہی بار آنا ہے، ایک ہی پھیرا (Trip) ہے، یہ پھیرا لگ گیا تو بیڑا پار ہو گیا. یہی وجہ ہے کہ بیماری سے شفایاب ہونے کے لئے نبی کریم ﷺ نے دعائیں بھی بتائی ہیں اور استعاذے اور دم کی بھی تعلیم فرمائے ہیں اور ساتھ ہی علاج معالجے کا بھی ارشاد فرمایا ہے. تاکہ اگر اللہ کو منظور ہو تو بیماری سے صحت مل جائے اور تعمیرِ آخرت کا کچھ مزید سامان ہو سکے.

شفا حاصل کرنے کے لئے جتنی کوشش ہو سکے، کرلی جائے. پھر اگر دوا اور دعا کے ذریعہ اللہ شفا بخش دے تو اس کا ہزار شکر ہے کہ گناہ بخشوانے کے لئے اور وقت مل گیا. اور اگر اس بیماری میں موت ہی ہو گئی تو پھر جنازہ اور اس کے احکام پر عمل کرنا ہی پڑے گا.

بیمار ہوں تو کیا کرنا چاہئے:

جب آپ بیمار ہوں تو ان ہدایات پر عمل پیرا ہوں:

(۱) طاقت کے مطابق ضرور علاج کریں اور علاج میں حسبِ ہدایت معالج پرہیز کریں.

(۲) اللہ پر بھروسہ رکھیں نہ کہ دوا پر، کیونکہ جناب رسول اکرم ﷺ نے مشکاۃ میں فرمایا ہے کہ دوا جب داء (بیماری) کو پہنچتی ہے. "بَرِیءَ بِإِذْنِ اللّٰهِ" تو مریض اللہ کے حکم سے شفا پاتا ہے. معلوم ہوا کہ دوا مؤثر بالذات نہیں ہے.

(۳) نماز ترک نہ کریں. کھڑے پڑھیں، نہ ہو سکے تو بیٹھ کر، بیٹھ کر نہ پڑھ سکیں تو لیٹے ہوئے پڑھیں، حتیٰ کہ اشاروں سے ادا کریں. اگر وضو مضر ہو تو تیمّم سے پڑھیں.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) اگر قرض ہے تو اس کی ادائیگی کا پہلی فرصت میں بندوبست کریں.

(۵) حقوق العباد کا بالضرور فیصلہ کریں. اگر کسی پر زیادتی یا ظلم کیا ہے تو اس سے بخشوالیں، عار نہ کریں.

(۶) قطع رحمی اگر دنیاوی یا نفسانی خواہشات کی بنا پر کی ہوئی ہے تو پہلی فرصت میں صلہ رحمی کرلیں اور اگر بغض لِلّہ ہے تو وہ اُس وقت تک رکھنا چاہئے جب تک وہ سبب دور نہ ہو، جس کی بنا پر ناراضگی ہے. شیخ سعدی نے کیا خوب فرمایا ہے اور حُب لِلّہ اور بغض لِلّہ کی بہت عمدہ تشریح کی ہے، فرماتے ہیں ؎

ہزار خویش کہ بے گانہ از خدا باشد
فدائے یک تنِ بے گانہ کا شنا باشد

ہزارِ خویش-اپنے خون کے رشتے دار جو اللہ تعالیٰ سے بیگانہ ہوں، اللہ کے نافرمان ہوں، بے دین ہوں، یہ ہزار ایک بیگانے، ایک غیر رشتہ دار پر قربان جو اللہ کا آشنا ہو، اللہ والا ہو، متقی، دیندار اور صالح الأعمال ہو.

تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ دین دار بن جائیں، پابندِ صوم وصلاۃ ہو جائیں، اعلیٰ کردار اور اونچا اخلاق پیدا کریں اور نیکوں، دینداروں سے محبت کریں، ان سے دینی تعلقات پیدا کریں، ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوں کہ یہی اصل برادری ہے؛ خواہ یہ نیک لوگ مختلف برادریوں کے ہوں، ان کو آپس میں گھل مل جانا چاہئے.

اور اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان لوگوں سے دل سے ناراض ہونا چاہئے، محض اس لئے کہ اللہ ان سے ناراض ہے. یہ لوگ خواہ اپنے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں.

(۷) دورانِ مرض "لَا إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ" کثرت سے پڑھتے رہیں.

(۸) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سورۂ فاتحہ ہر بیماری کے لئے شفا ہے، سوائے موت کے". [مشکاۃ]

بہتر ہے کہ سورۃ فاتحہ چینی کے پلیٹ پر زعفران سے لکھ کر مریض کو روزانہ پلاتے رہیں، یا گیارہ بار پڑھ کر دم کر کے پیتے رہیں. دوائی کے علاوہ یہ مجرب علاج بھی کریں.

(۹) حتی الوسع صدقہ خیرات ضرور کریں، مسجد کی تعمیر وترقی یا آبادی کے لئے خرچ کریں یا فقراء، مساکین اور غرباء میں تقسیم کریں. بہرحال بیماری میں اللہ واسطے ضرور کچھ نہ کچھ دیں؛ تھوڑا یا بہت.

(۱۰) جو کوئی بیماری میں چالیس بار پڑھے: "لَا إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الظَّالِمِیْنَ" اگر مر جائے گا تو شہید کا ثواب پائے گا. [حصن حصین]

(۱۱) اگر بیماری میں مندرجہ ذیل دعا پڑھے، پھر اُسی بیماری میں فوت ہو جائے تو اس کو جہنم کی آگ نہ جلائے گی. دعا یہ ہے: "لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ". [حصن حصین]

بیماری کے بعد صحت یاب ہو جائیں تو اللہ کا شکر ادا کریں اور پہلے سے زیادہ دین پر مستعد ہوں کہ اللہ نے اور موقع دے دیا ہے.

موت کے قریب ناخن کاٹنا اور زیرِ ناف کے بال لینا

خبیب رضی اللہ عنہ نے بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا، حارث کے بیٹوں نے خبیب رضی اللہ عنہ کو (سو اونٹ دے کر) خریدا. (تاکہ اپنے باپ کا بدلہ لیں) پھر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس (مکہ میں) قیدی[1] رہے. پھر وہ سب خبیب رضی اللہ عنہ کے قتل کرنے کے لئے (موت سے پہلے) اکٹھے ہوئے. خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی بیٹی سے زیرِ ناف کے بال لینے کے لئے استرہ مانگا. اس نے دے دیا. اسی حالت میں اس کا ایک چھوٹا بچہ خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس (اتفاقاً) جا پہنچا. اس بچے کی ماں کو خبر نہ تھی. جب دیکھا کہ خبیب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں استرہ ہے اور بچہ ان کی ران پر بیٹھا ہوا ہے، ماں سہم گئی. خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تو خوف کھاتی ہے کہ کہیں میں اس کو مار نہ ڈالوں گا، میں ایسا ہرگز نہ کروں گا.

پھر کفار نے خبیب رضی اللہ عنہ کو (اشہر حرم گزرنے کے بعد) تنعیم میں (جو حرم سے خارج ہے) سولی دے دی. خبیب رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دے دو. انہوں نے دے دی. خبیب رضی اللہ عنہ دو رکعت پڑھ کر یہ شعر پڑھے:

وَلَسْتُ أُبَالِيْ حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ

(۱) کافروں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو فوراً قتل نہ کیا کہ اشہر حرام تھے، اس لئے انتظار کیا کہ ماہائے حرام گزر جائیں تو قتل کریں گے. اتنے دنوں ان کو قید میں رکھا. پھر جب حرمت والے مہینے گزر گئے تو انہوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی دے دیا.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَذَٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

(مجھے کچھ پرواہ نہیں جب کہ میں (مسلمان) مارا جاتا ہوں، کہ کس کروٹ پر اللہ کے لئے میرا مارا جانا ہو. یہ میرا قتل اللہ کے لئے ہے، اور اگر اللہ چاہے تو پارہ پارہ عضو کے ٹکڑوں میں برکت دے).

ملاحظہ: ابوداود میں یہ واقعہ کتاب الجنائز میں بیان کیا گیا ہے. جس کا مطلب یہ ہے کہ خبیب رضی اللہ عنہ صحابیِ رسول نے موت سے پہلے صفائی کے لئے استرہ طلب کیا. تو مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ بیماری کی حالت میں ناخن کاٹ ڈالیں اور زیرِ ناف کے بال بھی لے لیں، جس طرح خبیب رضی اللہ عنہ نے کیا. رضی اللہ عنہ.

مصیبت موجب بھلائی بھی ہوتی ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ". "جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے وہ بھلائی و ثواب حاصل کرنے کے لئے مصیبت زدہ ہو جاتا ہے". [بخاری]

نوٹ: ہر ناخوش و ناپسند امر کو مصیبت کہتے ہیں. یہ مصیبت دو طرح سے آتی ہے؛ ایک اس لئے کہ مصیبت زدہ کے گناہ جھڑتے ہیں. اگر وہ صبر کرے اور اللہ کی بھیجی ہوئی تکلیف پر راضی رہے، جزع فزع نہ کرے؛ بلکہ گناہوں کی معافی چاہے، استغفار کرے تو وہ معاصی سے پاک ہو جاتا ہے.

اور بعض اوقات مصیبت شامتِ اعمال بن کر آتی ہے. یہ اللہ کا قہر ہوتا ہے، اس میں آدمی اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے اور فزع بھی کرتا ہے، صابر شاکر نہیں ہوتا.

مسلمان کا ہر رنج وغم گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے:

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ وَلاَ هَمٌّ وَلاَ حُزْنٍ وَلاَ أَذًى وَلاَ غَمٌّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلاَّ كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ" "مسلمان کو جو بھی رنج وغم، دکھ اور پریشانی، حزن وملال، ھم وغم اور ایذا پہنچتی ہے؛ یہاں تک کہ اس کو چبھنے والا کانٹا بھی، تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے". [بخاری ومسلم]

مسلمان ہر طرح فائدے میں ہیں:

مردِ مومن، موحد مسلمان، عاملِ کتاب وسنت دنیا میں ہر طرح نفع میں رہتا ہے. شب وروز اللہ تعالیٰ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توفیق سے جو وہ نیک اعمال صوم وصلاۃ اور حج وزکاۃ وغیرہ بجالاتا ہے، ان سب کا وہ بے حد اجر پاتا ہے۔ اہل وعیال کے لئے جو حلال روزی کماتا ہے، یہ بھی گویا اس کی نافلہ عبادت ہی ہے کہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فرض (نماز، روزہ وغیرہ) کے بعد حلال روزی کمانا فرض ہے"۔ [مشکاۃ]

ایسے ہی عامل مسلمان کے چوبیس گھنٹے نیکی میں گزرتے ہیں کہ وہ اوامر پر چلتا اور نواہی سے دامن کش رہتا ہے۔

اب اگر اس کو کوئی تکلیف، مصیبت، رنج، غم، ایذا وغیرہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے صبر کرے گا اور استغفار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جھاڑ دے گا۔ حتیٰ کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی چبھ جائے گا تو یہ بھی اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ اس کو کوئی پریشانی آئے گی تو وہ بھی گناہوں کو مٹائے گی۔ کوئی غم آئے گا تو معاصی کے پہاڑوں کو اکھاڑے گا۔ اگر کسی قسم کی ایذا کی لُو چلے گی تو اس کے لئے آغوشِ رحمت وا ہوگی۔ بہر حال مسلمان (کام کا نہ کہ نام کا) دنیا میں ہر طرح فائدے ہی میں ہے، اس کے نامۂ عمل میں عبادات کا اجر اور ثواب درج ہو رہا ہے اور غموں سے گناہ مٹ رہے ہیں۔ اس کی خوشی اور اس کا غم دونوں میں اس کے لئے خیر اور بھلائی ہے۔

رسولِ رحمت کی بیماری سخت تر تھی:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "**مَا رَأَيْتُ أَحَداً الْوَجْعُ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ**"۔ "میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا، جس کی بیماری رسول اللہ ﷺ کی بیماری سے سخت ہو"۔

[بخاری ومسلم]

نبی کریم ﷺ کی آزمائش حیثیت کے مطابق آتی تھی:

نوٹ: معلوم ہوا کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ اشرفِ انبیاء، شافعِ روزِ جزا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیماری اتنی سخت تھی کہ ساری امت میں اتنی سخت کسی کو نہیں آئی اور نہ آئے گی۔ اس میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ جتنا رحمت للعالمین ﷺ کا مرتبہ، مقام اور حیثیت ہے ابتلا بھی اسی درجہ بڑھ کر آئی ہے۔ کیونکہ اللہ کی طرف سے تکلیفوں اور مصیبتوں کو سہنے اور برداشت کرنے کی ہمت اور توفیق بھی آپ کو شایانِ شان عطا ہوئی ہے۔ آپ کا صبر، حوصلہ، پائے مردی اور بردباری لامثال ہے۔ اس لئے آپ بیماریوں کی سختی کے پہاڑ، دکھوں، دردوں، غموں، اندوہوں کے آسمان بخوشی خاطر اٹھالیتے تھے، اور درجے بھی اسی طرح عدیم النظیر رکھتے تھے۔ یوں سمجھئے کہ آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شان بھی سب سے بڑھ کر، آپ کی مصیبت اور آزمائش بھی سب سے زیادہ، آپ کا صبر بھی سب سے نرالا، آپ کا ثواب اور اجر بھی اولادِ آدم سے اونچا۔

رسولِ اکرم کا بخار دو آدمیوں کے برابر ہوتا:

ایک دن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رحمتِ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے بخار میں تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہاتھ لگایا اور کہا: یارسول اللہ! آپ کو سخت بخار ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنكُمْ" "ہاں! مجھے بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے"۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اس لئے ہوتا ہے کہ آپ کو دوگنا ثواب ملے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں!" پھر فرمایا: "جس مسلمان کو بھی مرض یا اس کے سوا کسی اور چیز سے ایذا پہنچتی ہے تو اللہ اس کے سبب اس کے گناہ دور کر دیتا ہے، جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے"۔ [بخاری]

سید المرسلین کی حالتِ وفات:

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَداً بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ". عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات میرے ہنسلی (چنبر گردن) اور ٹھوڑی کے درمیان ہوئی، میں رسول اللہ ﷺ کے بعد موت کی سختی کو کسی کے لئے ناپسند نہیں کرتی۔ [بخاری]

موت کی سختی بری علامت نہیں ہے:

جناب رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے چنبر گردن کے ساتھ تکیہ کئے ہوئے تھے کہ رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رحمتِ عالم کی موت کی سختی کو خوب جانتی ہوں، آپ کے بعد میں نے کسی کے لئے موت کی سختی کو مکروہ نہیں جانا۔ مطلب یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خیال تھا کہ موت کی سختی گناہوں کے سبب ہوتی ہے۔ جب انہوں نے شفیع عاصیاں ﷺ کی موت کی سختی دیکھی تو ان کا خیال بدل گیا اور یہ یقین ہو گیا کہ موت کی سختی بری علامت نہیں ہے اور نہ برے انجام پر دال ہے، بلکہ وہ بلندیِ درجات کے لئے ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجاتِ آخرت اعمالِ صالحہ پر موقوف ہے:

اس سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ اگر کسی صالح، متقی، دیندار، ولی اللہ کو موت کی سختی پہنچے تو یہ علامت ہرگز بری نہیں ہے؛ بلکہ اس کے گناہوں کے دور ہونے اور بلندیٔ درجات کی علامت ہے. اور اگر کسی فاسق، فاجر، بے دین آدمی کی جان بڑی آسانی سے نکل جائے، تو یہ اس کے لئے نیک علامت نہیں ہے، دراصل اعتبار عملی زندگی ہے. جس کی حیات دوروزہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں گزری ہو، صالحیت اور نیکی میں بسر ہوئی ہو، اگر اس پر موت کی سختی بھی آجائے تو کوئی غم کی بات نہیں ہے. اس سے گناہ جھڑتے ہیں اور درجے اونچے ہوتے ہیں اور اگر نیکوکار، فرشتہ خصلت آدمی کی جان بڑی آسانی سے نکل جائے تو یہ بھی مالکِ رقاب کی مہربانی ہے. دیکھنا یہ ہے کہ مرنے والے کی عملی زندگی کیسی تھی.

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیکھئے: فلاں صاحب کی جان بڑی آسانی سے نکل گئی ہے، کوئی تکلیف نہیں ہوئی، بس حرکتِ قلب بند ہوگئی اور موت ہوگئی، یا گھر آکر بیٹھے ہی تھے کہ پانی مانگا، ابھی پانی پیا نہ تھا کہ ختم ہوگئے وغیرہ. گزارش ہے، اگر ایسے آسانی سے مرنے والے بھائی صوم وصلاۃ اور حج وزکاۃ کے پابند تھے، نیکوکار، دیندار اور صالح انسان تھے تو یہ آسانی سے مرنا ان کے لئے مبارک ہے اور اگر کتاب وسنت سے کوسوں دور تھے تو یہ موت کی آسانی نجات دلانے کے لئے کچھ بھی کام نہ آئے گی. اعتبار دینداری اور عملی زندگی کا ہے. تو مذکورہ حدیث کے سلسلے میں بات یہ ہو رہی تھی کہ نیکوکار آدمی کو اگر موت کی سختی پیش آجائے تو بری نشانی نہیں ہے، درجے بلند ہوں گے اور گناہ معاف. تو نجاتِ آخرت موت کی سختی ونرمی پر موقوف نہیں ہے؛ بلکہ اعمالِ صالحہ پر موقوف ہے.

اے اللہ! تیری بارگاہِ لم یزل میں ہم بڑی عاجزی سے دعا کرتے ہیں کہ زندگی بھر ہمیں ان نیک اعمال کی توفیق دے جو تیرے فضل سے آخرت میں موجبِ نجات ہوں اور ساتھ ہی لرزتے کانپتے، گریہ کناں ہماری یہ بھی دعا ہے کہ ہم سب کو موت کی سختی سے بچالینا، نزع کا وقت ہم سب پر آسان کرنا. ربّ کریم، غفور ورحیم معبود! ہم تیری آزمائش کے لائق نہیں ہیں، ہمیں آزمانہ! بار بار تیرے درِ اجابت کو دستک دیتے ہیں. پیارے مولا! موت کی سختیوں اور بے ہوشیوں میں ہماری مدد کرنا، آنکھوں کے دریچے بند ہوتے ہی سینے کا در باز ہوجائے:

بر در آمد بندۂ بگریختہ
آبروئے خود زعصیاں ریختہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن کی مثال کھیتی کے مانند ہے:

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لاَ تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلاَ يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الأُرْزَةِ لاَ تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ". ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی مثال کھیتی کے مانند ہے، ہمیشہ ہوائیں اس کو جھکاتی رہتی ہیں اور ہمیشہ مومن کو بلا پہنچتی رہتی ہے، اور منافق کی مثال درختِ صنوبر کے مانند ہے کہ جو ہلتا نہیں حتیٰ کہ اکھاڑا جاتا ہے“۔ [بخاری ومسلم]

کھیتی پر کیا گزرتی ہے:

کھیتی جب پک جاتی ہے تو اسے کاٹ لیتے ہیں، پھر اس کی بالیوں سے اناج، غلہ نکال لیا جاتا ہے۔ یہ ہے کھیتی کا حاصل!۔ لیکن کھیتی کو حاصل تک پہنچنے کے لئے بے شمار دشوار، مشکل اور خطرناک منازل طے کرنا پڑتی ہیں، کبھی زور کی آندھی آتی ہے تو کھیتی زمین بوس ہو جاتی ہے، پھر رفتہ رفتہ سر اٹھاتی اور جھومتی ڈولتی کھڑی ہوتی ہے۔ پھر زور کا مینہ برسا اور جھک گئی، پھر جب دھوپ لگی تو اٹھ بیٹھی، پھر ژالہ باری کی مصیبت آ گئی، ایسی مصیبت کہ کھیتی کا کچومر نکل گیا، پھر کہیں جا کر سرت سنبھلی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ کچھ دنوں بعد سیلاب کی زد میں آ گئی اور کمزور پڑ گئی، رفتہ رفتہ پھر اس میں جان پڑ گئی۔ اتنے میں سورج کی دھوپ نے اسے پکا ڈالا، سرخ ہو گئی، اب کٹ گئی تو حاصل بنی نوع انسان کا قوت لایموت بن گیا۔

مومن کی مبارک زندگی:

یہی حال اور مثال مردِ مومن کی ہے کہ اُسے پکنے اور پروان چڑھنے (جنت میں جانے) تک دکھوں، دردوں، غموں، اندوہوں، آلاموں، مرضوں، کربوں، ضربوں اور بے شمار پریشانیوں اور مصیبتوں کے پاٹوں میں پسنا ہے۔ محفلِ ہستی میں قدم رکھتے ہی ایسا روتا ہے کہ زندگی بھر روتا ہی رہتا ہے، اسے سکھ کا سانس آتا ہی نہیں۔ یہ حال مومن کا ہے کہ وہ باوجود آندھیوں، بارشوں، سیلابوں، ژالہ باریوں، طوفانوں کے اپنے حاصل کو نہیں بھولتا، کھیتی کی طرح سنبھل سنبھل سنبھل کر پک جاتا ہے۔ اطاعتِ باری تعالیٰ کی تابش اس کے خرمنِ ایمان کو سرخ کر دیتی ہے اور بالآخر کٹ کر (وفات پا کر) منزلِ مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔ تکلیفوں اور مصیبتوں میں مومن نہ اپنی راہ بھولتا ہے اور نہ راہ میں جامد ساکت ہو کر بیٹھ ہی رہتا ہے۔ الحاصل مومن کی زندگی کھیتی کی مثل مبارک اور کامیاب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافق جہنم کا ایندھن:

اس کے برعکس منافق کی زندگی صنوبر کے درخت کی مانند ہے کہ اس درخت کو ہوا، مینہ کا کچھ اثر نہیں، مدتوں سے کھڑا ہے، یہاں تک کہ یک لخت اکھاڑ دیا جاتا ہے. ایسے ہی منافق کو بھی کوئی ہوا، مینہ نہیں. خوب بے فکری سے پھلتا پھولتا ہے، عیش سے زندگی گزارتا ہے، دکھوں، تکلیفوں سے ناآشنا ہے، یہاں تک کہ اجل آئی، کٹ گیا اور ایندھن جہنم میں چلا گیا.

حقیقی شہید اور حکمی شہید

حقیقی شہید:

ایک تو مشہور شہید ہے جو اللہ کی راہ -میدانِ جنگ- میں صرف اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی نیت سے کفار سے لڑ کر مارا جاتا ہے. جیسا کہ قرآن میں آتا ہے: ﴿وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لاَ تَشْعُرُونَ﴾ ”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تم (اس زندگی کا) شعور نہیں کرپاتے ہو“. [البقرۃ: ۱۵۴]

ایسا شخص جو اللہ کی راہ میں مارا جائے، حقیقی شہید کہلاتا ہے اور اس کے مرتبہ کو کوئی نہیں پہنچ سکتا. اللہ تعالیٰ نے ان شہیدوں کو ایسی پاک زندگی بخشی ہے جس کو دنیا والے سمجھ ہی نہیں سکتے. چنانچہ فرمایا: ﴿وَلَكِنْ لاَ تَشْعُرُونَ﴾ ”لیکن تم شہیدوں کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے“. اور یہ بھی فرمایا: ﴿عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ ”یہ شہید اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں“.

حدیث مشکاۃ میں ہے: ”اللہ کی راہ میں مارے گئے شہیدوں کی روحوں کو اللہ عرش کی قندیلوں میں جگہ دیتا ہے، جہاں سے وہ جنت میں آتی ہیں اور جنت کی نہروں سے پیتی اور جنت کے پھلوں سے کھاتی ہیں اور خوش ہیں“.

یہ ہے پاک زندگی جو شہیدوں کو ملی ہے کہ قیامت سے پہلے ہی وہ جنت کی نہروں سے پیتے اور پھلوں سے کھانے لگ جاتے ہیں. یہ ہیں حقیقی شہید، لا مثال مرتبے والے! ان کے مرتبے پر غور کریں کہ قیامت کے آنے سے پہلے ہی ان پر جنت کا کھانا پینا کھول دیا گیا ہے؛ حالانکہ دوسرے نیک بندے قیامت کے حساب کے بعد جنت میں جا کر کھائے پئیں گے.

ان شہیدوں کی روحیں دنیا میں ہرگز نہیں آتیں اور نہ کسی کی مدد معونت کرتی ہیں، اور نہ دنیا کے کھانے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاتی ہیں: ﴿فَرِحِينَ بِمَا ءَاتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ ”جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دیا ہے، (نعمتیں وغیرہ وہ ان میں) مگن ہیں“. [آلِ عمران:١٧٠].

حکمی شہید کسے کہتے ہیں:

حقیقی شہید کے متعلق تو آپ پڑھ چکے کہ میدانِ جنگ میں کفار سے لڑ کر مرنے والے حقیقی شہید کہلاتے ہیں، جن کے مراتب علیا تک کسی کی رسائی نہیں. اس کے علاوہ ایک حکمی شہید ہے یعنی شہید دراصل تو صرف حقیقی شہید ہی ہے، لیکن بعض دوسری دردناک موتیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان موتوں پر شہادت کا حکم لگا دیا ہے. حکمی شہید، میدانِ جنگ میں تو نہیں مرا، لیکن اس کی موت ایسی اچانک اور کربناک ہوئی ہے کہ اس کو حقیقی شہیدوں کی مانند کچھ ثواب دے دیا جاتا ہے، حقیقی شہید کا ثواب یا مرتبہ تو ہرگز نہیں. اس کی مثل کسی طرح کا درجہ مل جاتا ہے. یوں سمجھئے کہ حقیقی شہداء کے پیچھے خدام کی صورت حکمی شہید ہوں گے.

حکمی شہادت کا مطلب سمجھنے کے لئے ایک مثال پر غور کریں کہ پیشاب حقیقی نجاست ہے، اس کی اصل پلید ہے. حدیث مشکاۃ میں ہے کہ ”پیشاب سے پرہیز نہ کرنے والے ایک شخص کو نبی کریم ﷺ نے قبر میں معذّب دیکھا“. اس سے پیشاب کی نجاست اور پلیدی کا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں.

اس کے مقابلہ میں انسان کی منی حقیقت میں پاک ہے، جبھی تو اس سے انبیاء، اولیاء اللہ اور حضرت انسان کی پیدائش ہوتی ہے. چونکہ منی کے اخراج سے ایک طرح کی پژمردگی اور کسل وکاہلی لاحق ہوتی ہے، اس لئے شریعت نے اس پر نجاست کا حکم لگا کر غسل کرنا ضروری قرار دے دیا ہے؛ گویا منی نجاست حکمی ہے، نجاست حقیقی نہیں، حقیقت میں پاک ہے. آبِ بینی یا لعابِ دہن کی طرح سمجھ لیجئے. کسی مصلحت کی بنا پر شریعت نے اسے حکماً نجس کہہ دیا ہے. اسی لئے ”اگر منی کپڑے پر خشک ہو جائے تو اسے کھرچ کر نماز ادا کر سکتے ہیں“. [مشکاۃ]

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بعض موتوں پر شہادت کا حکم لگا کر مرنے والوں کو اپنی بخشش کے سمندر میں ڈبو دیا ہے، ان کے بے شمار گناہ معاف کر دیئے ہیں؛ بشرطیکہ مرنے والا مشرک اور بدعتی نہ ہو اور نیت میں خلوص ہو.

حکمی شہداء:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الشُّهَدَآءُ خمسةٌ: الْمَطْعُونُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ" ''شہداء پانچ ہیں: طاعون زدہ، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، ڈوبنے والا، دیوار یا چھت کے نیچے دبنے والا، اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا''. [بخاری ومسلم]

(۱) جو کوئی طاعون میں صبر کرتا ہے اور بھاگتا نہیں ہے اور پھر اس میں مر جاتا ہے، وہ شہید کے مانند ثواب پاتا ہے. اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مرض بڑا موذی، دکھ دینے والا، گویا ایک عذاب ہے. اس کا مریض آگ میں جھونک دینے کی طرح تکلیف پاتا ہے. جب کہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کو کانٹا بھی چبھے تو اس کے گناہ جھڑتے ہیں تو جس کو طاعون کے تنور میں ڈال دیا گیا ہو، اس کو کتنی تکلیف ہو گی. پھر ایسے مریض کے گناہ بھی بے شمار جھڑیں گے اور اللہ اپنے فضل سے اسے ایک طرح کی شہادت کا ثواب دے گا.

بخاری شریف میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون عذاب ہے جو اللہ اپنے بندوں پر جس پر چاہے بھیجتا ہے، اور اللہ نے اسے (صبر کرنے والے) مومنوں کے لئے رحمت بنایا ہے. پھر جس شخص کے شہر میں طاعون آئے. وہ اپنے شہر میں ٹھہرا رہے. صبر کرنے والا، ثواب کی طلب کرنے والا، یہ یقین کرنے والا کہ اسے وہی چیز پہنچے گی جو اس کے لئے لکھی گئی ہے تو اس کو شہید کے مانند ثواب ہو گا.

(۲) پیٹ کی بیماری والا: یعنی اسہال سے مرے، ہیضہ وغیرہ سے جان دے. استسقاء بھی پیٹ ہی کا برا مرض ہے، ایسی موت بھی شہادت کے مترادف ہے، کیونکہ ان امراض کا مریض بھی از حد تکلیف پاتا ہے.

(۳) ڈوبنے والا: یعنی کشتی وغیرہ میں بیٹھا اور ڈوب کر مر گیا، یہ موت بڑی دردناک ہے. اس لئے غریق کے بھی اللہ سب گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کی موت کو شہادت کا رنگ دیتا ہے کہ وہ بڑی ہی سختی سے مرا ہے. اس نے از حد دردناک موت سے جان دی ہے.

(۴) دیوار یا چھت کے نیچے دب کر مر جانے والا: یہ بڑی سختی سے مرتا ہے. موت کے وقت لوگ مرنے والے کے منہ میں شہد، آبِ زمزم اور ٹھنڈا پانی ڈالتے ہیں. لیکن دب کر مرنے والے کے منہ میں اخیر وقت مٹی پڑتی ہے اور ہوا تک نصیب نہیں ہوتی، اس لئے اللہ اس پر ترس کرتا ہے اور اس کے گناہوں کے پہاڑ گرا دیتا ہے، اور موت کو شہادت کے لفظ سے نوازتا ہے.

یاد رہے کہ یہ سب حکمی شہید ایک طرح کے اعزازی شہید ہیں.

(۵) "الشَّهِيْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ" اللہ کی راہ میں جان دینے والا. ـــ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان پہ بار الٰہا یہ کس کا نام آیا کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے

یہ ہے حقیقی شہید!۔اچھا بھلا چنگا، تندرست، صحیح سلامت، خوب صورت جوان، اس کی رضا کے لئے، اس کا کلمہ بلند کرنے، کفر کی یلغار سے اسلام اور ملت کو بچانے کے لئے میدانِ جنگ جا کر، جان بوجھ کر موت کو للکارتا اور بالآخر شہید ہو جاتا ہے۔ دیدہ دانستہ اپنی زندگی اللہ کی خوشی پر قربان کرتا ہے۔ اس شہید کے مرتبے کو کون پا سکتا ہے۔ یہ ہے حقیقت میں شہادت۔

ان چار حکمی شہیدوں کے علاوہ حدیثوں میں اور ایسے شہداء کا ذکر بھی آیا ہے۔ مظاہر حق میں امام سیوطی رحمہ اللہ کے حوالے سے مندرجہ ذیل حکمی شہداء گنائے گئے ہیں:

وبائے طاعون میں جو صبر کرے۔ یعنی اپنا شہر چھوڑ کر بھاگ نہ جائے، اس کو شہید کا ثواب ملے گا اور جو طاعون سے بھاگ جائے وہ کفار کے جنگ سے بھاگنے والے کے مانند ہے۔ [مشکاۃ]

ذات الجنب والا، جل کر مرنے والا، عورت جو حمل سے مرے، مرض سِل والا، مسافر جو سفر میں مرے، مسافر جو اللہ کی راہ میں گرے، اسلام کی سرحد پر نگہبانی کرنے والا، گڑھے میں گر پڑنے والا جسے درندے کھا جائیں، جو کوئی اپنے مال کی حفاظت کرتے مارا جائے، جو جہاد میں گیا اور اپنی موت مر گیا، جو ظلماً مارا جائے اور اسی مار سے مر جائے، جس کو اونٹ یا گھوڑا اچھل ڈالے، جو زہریلے جانور کے کاٹنے سے مرے، جو فسادِ امت کے وقت سنت کو مضبوط پکڑے شہادت کا ثواب پاتا ہے۔

جو کوئی دن میں یہ دعا پچیس بار پڑھے، پھر مر جائے تو شہید ہے۔ دعا یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوتِ وَفِيْمَا بَعْدَ الْمَوتِ".

جو وبا میں مر جائے، جو کوئی بحالتِ طالب علمی مر جائے، شریق یعنی جس کے گلے میں پانی پھنس گیا اور دم گھٹ کر جائے، سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا، جو کوئی مرگی سے مر جائے، جو کوئی حج یا عمرے میں مر جائے، جس کو کوئی آفت پہنچے اور وہ بڑی بلا پر صبر کرتے ہوئے مر جائے۔

جو کوئی صبح تین بار یہ دعا پڑھے: "اَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ". پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیات تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے متعین کر دیتا ہے۔ پھر وہ شام تک اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں، پھر اگر وہ مر جائے۔ تو شہید مرتا ہے اور جو کوئی یہی شام کو پڑھے تو یہی ثواب پاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصائب و بلیات گناہوں کے باعث آتی ہیں

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندے کو جو بھی تھوڑی یا زیادہ ایذا پہنچتی ہے وہ اس کے گناہوں کی بدولت ہے، اور جو گناہ اللہ ان سے درگزر کرتا ہے، (بغیر سزا دیئے) وہ بہت زیادہ ہیں (سزا والوں سے)“. پھر رسولِ اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾ ”اور تمہیں جو مصیبت بھی لاحق ہوتی ہے، تو وہ تمہارے کئے کا نتیجہ ہوتی ہے، اور وہ (تمہاری) بہت سی خطائیں معاف کر دیتا ہے“. [الشوریٰ: ۳۰]

شامتِ اعمال:

جو مصیبت بھی آتی ہے. بیماری ہو، فقر و فاقہ ہو، قحط ہو، وبا ہو، زلزلہ ہو، کوئی سختی ہو، انسانوں کے اعمالِ بد کے باعث آتی ہے. یعنی گنہگاروں کے گناہوں، عیبوں، بدیوں، بدکاریوں اور خلافِ شرع افعال جن سے اللہ غضبناک ہوتا ہے، کے سبب مصائب و نوائب آتے ہیں. اور جو نیک لوگوں پر مصائب آتے ہیں: اللہ سے ڈرنے والے، گناہوں سے بچنے والے، صالح الاعمال، اللہ کے بھلے بندے، مصیبتوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو اس سے ان کے درجے بلند ہوتے ہیں. وہ مصائب کو صبر کی ڈھال پر لیتے ہیں اور قربِ الٰہی پاتے ہیں، اس کی جوار میں جگہ حاصل کرتے ہیں. تو نیکوں پر مصائب آزمائش کے لئے آتے ہیں.

اللہ تعالیٰ پھر بھی بڑا مہربان اور رحم والا ہے، فرماتا ہے: ﴿وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾ ”اور بہت سے گناہ (بغیر سزا دیئے) معاف کرتا ہے“ یعنی جن گناہوں کے سبب ہم پر مصیبت نازل کرتا ہے، ان گناہوں کے علاوہ اور ہمارے بے شمار گناہ ایسے ہیں جو خود بخود ہی معاف کر دیتا ہے، ہمیں پکڑتا نہیں.

الحاصل: مصیبتیں اور بلائیں بندوں کی شامتِ اعمال ہے. ہمیں ہر وقت توبہ اور استغفار میں لگے رہنا چاہئے، اس سے اپنے گناہ بخشواتے رہنا چاہئے اور اس کو ناراض کرنے والا کوئی کام نہ کرنا چاہئے.

بیماری میں نیکیوں کا اجر ملتا ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلاَءٍ فِيْ جَسَدِهِ قِيْلَ لِلْمَلَكِ: اُكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَّلَهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ". [مشکاۃ]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب مسلمان کسی اپنی جسمانی بیماری میں مبتلا کیا جاتا ہے تو نیکی لکھنے والے فرشتے کو کہا جاتا ہے: اس (مریض) کے لئے اچھا عمل لکھو، جو وہ (بیمار ہونے کے پہلے یعنی صحت کی حالت میں) کرتا تھا. پھر اگر اس کو اللہ نے شفا دے دی. تو اس کو دھو دیتا ہے اور اس کو (بیماری کے سبب گناہوں سے) پاک کرتا ہے. اور اگر اس کو مارتا ہے تو اس کو بخش دیتا ہے، اور اس پر رحم کرتا ہے".

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کتنا وسیع ہے کہ جب کوئی نیک آدمی، اوراد، وظائف پڑھنے والا، تلاوتِ قرآن کرنے والا، اللہ کے ذکر میں محو رہنے والا، بیمار پڑ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نیکی لکھنے والے فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ اس مریض کے نامۂ اعمال میں اس کے وہ سب نیک عمل لکھتے جاؤ، جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا، اور بوجہ بیماری کے اس سے چھوٹ گئے ہیں. مثلاً ہر روز یہ آدمی چار سپارے قرآن کے پڑھتا تھا، تین ہزار بار درود شریف، چار ہزار بار آیتِ کریمہ، پانچ ہزار بار سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم، تین ہزار بار حسبنا اللہ ونعم الوکیل وغیرہ پڑھتا تھا. تہجد بھی، اشراق بھی، نمازِ تسبیح بھی ادا کرتا تھا. یہ سب اعمالِ صالحہ اب اس سے ترک ہو گئے ہیں کہ بیمار ہے، کمزور ہے. فرشتو! ہر روز اس مسلمان مریض کے نامۂ عمل میں اس کا سارا روزمرہ کا معمول درج کرتے رہو، جب تک بیمار رہے اس کے متروک نیک عمل لکھتے رہو.

یہ سب نافلہ نیک اعمال کا ذکر ہے. نماز بیماری کی حالت میں بھی معاف نہیں، فرض نماز مریض کو ضرور ضرور پڑھنی پڑے گی. پھر اگر مریض صحت یاب ہو گیا تو اللہ بسبب مرض کے اس کے تمام گناہ دھو کر، اس کو پاک کر کے چارپائی سے اٹھائے گا.

سبحان اللہ! بیمار پڑا تو دورانِ مرض نیکیاں نامۂ اعمال میں لکھی جاتی رہیں. گویا اللہ کے فضل سے اس کے اوراد و وظائف کا معمول بدستور جاری رہا. اس میں کوئی نقصان، کوئی کمی نہیں آئی، اور تندرست ہوا تو گناہوں سے پاک صاف ہو کر اٹھا. اور اگر یہ صالح الأعمال، بندۂ اللہ اس مرض میں فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا اور اس پر رحم کر کے جنت میں داخل کر دے گا. بے شک اللہ بڑے فضل والا ہے.

نبیوں پر سخت ترین بلا آتی ہے:

سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: "أيُّ النَّاسِ أشَدُّ بَلاءً" لوگوں میں کون سخت تر ہے از روئے بلا کے؟ (یعنی سب سے بڑھ کر سخت مصیبت کس پر آتی ہے). نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "الأنبياء" نبیوں پر، ثُمَّ الأَمْثَلُ فَالأَمْثَلُ پھر جو (عمل میں) نبیوں کے بہت مشابہ ہو، پھر وہ جو (اتباع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں) نبیوں کے بہت مشابہ ہو.

"يُبتلَى الرَّجلُ علَى حَسَبِ دِينِهِ" ''آدمی کو اس کے دین کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے''.

"فَإِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلاءُهُ". ''پس اگر وہ اپنے دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی بلا بھی سخت ہوتی ہے''.

"وَإِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ". ''اور اگر اس کے دین میں نرمی ہوتی ہے تو اس کی بلا ہلکی کی جاتی ہے''.

"حَتَّى يَمْشِيَ عَلَى الأَرْضِ مَالَهُ ذَنْبٌ" ''یہاں تک وہ زمین پر چلتا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا''. [ترمذی، ابن ماجہ]

معلوم ہوا کہ اس عالم کون وفساد میں انسان کے لئے چین نہیں ہے، اور چین ہو بھی کس طرح کہ اصل وطن سے نکل کر پردیس میں آئے ہوئے ہیں. یہ مصیبتوں، دکھوں، دردوں، فکروں، غموں، حربوں، ضربوں، کربوں، مرضوں، اندوہوں، پریشانیوں، بے چینیوں، حادثوں، صدموں، رنجوں، بلاؤں، وباؤں، زلزلوں، سیلابوں اور انواع واقسام کے عذابوں کا گھر ہے. اگر اس قید خانہ میں اللہ سے لَو لگ جائے، وہ راضی اور خوش ہو جائے تو یہ تمام مصیبتیں عزم وایمان کی زد میں آکر گرد ہو جاتی ہیں اور بندۂ مومن اپنی منزل کی جانب رواں دواں چلا جاتا ہے۔

میا را بزم بر ساحل کہ آنجا نوائے زندگانی نرم خیز است
بدرِ یا غلط وباموجش در آویز حیاتِ جاوداں اندر ستیز است [اقبال]

تو سب سے کڑی آزمائش، سخت ترین بلا انبیاء پر آتی ہے اور وہ اللہ کے بندے ان مصیبتوں اور بلاؤں کو سینے سے لگائے پھرتے ہیں. گویا مصائب ونوائب انبیاء کی گود میں کھیلتے ہیں اور انبیاء ہیں کہ ان کے ماتھے پر شکن تک نہیں پڑتی. وہ بلا کا حوصلہ رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ دنیا چمنستانِ سنبل وریحاں نہیں بلکہ مقامِ پرورش آہ ونالہ ہے۔

نہ تو زمیں کے لئے ہے، نہ آسماں کے لئے جہاں ہے تیرے لئے، تو نہیں جہاں کے لئے
یہ عقل ودیں ہیں شررِ شعلہ محبت کے وہ خاروخس کے لئے ہے، یہ نیستاں کے لئے
مقامِ پرورشِ آہ ونالہ ہے یہ چمن نہ سیرِ گل کے لئے ہے نہ آشیاں کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغمبروں کے بعد تکالیف اور مصائب ان لوگوں کو پہنچتے ہیں جو اعمال و کردار میں پیغمبروں کے زیادہ مشابہ ہوتے ہیں. پھر جو شخص دین میں جتنا راسخ اور مضبوط ہوتا ہے، اس کو اتنی ہی تکلیف آتی ہے. اگر اس کے دین میں نرمی ہوتی ہے تو بلا بھی آسان اور ہلکی پہنچتی ہے. اللہ تعالیٰ ہر شخص کی ایمانی قوت کے مطابق اس پر بلا اور آزمائش نازل کرتا ہے. اور ان بلاؤں کے آنے کی حکمت یہ ہے کہ اس کے گناہ دھل جاتے ہیں. وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے. حتیٰ کہ وہ زمین پر چلتا ہے اور "مَالَهُ ذَنْبٌ" اس کے لئے کوئی گناہ نہیں رہتا.

یا اللہ! ہمارے گناہ معاف کر دے:

یاذوالجلال والاکرام! اے غفور و رحیم معبود! اے وہ ذات کہ جس کی رحمت بے کراں ہے اور بخشش بے انتہا! ہمارے گناہوں کو معاف کر دے، ہم پر مصائب و نوائب نازل نہ فرما، ہمیں نہ آزما. ہم روسیاہ، کمزور ایمان والے، تیری آزمائش کا بار نہیں اٹھا سکتے.

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ، رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأَبْرَارِ، رَبَّنَا إِنَّنَا ءَامَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

اے اللہ! ہمارے گناہوں کو بخش دے، ہمیں مصائب و بلیات سے محفوظ رکھ! اور صحت و عافیت سے اپنی پسند کے اعمال کی توفیق عطا فرما!

دنیا میں تکلیف پہنچنے کی وجہ:

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا دنیا میں جلدی دے دیتا ہے، اور جب اپنے بندے سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے گناہوں کی سزا روک دیتا ہے، یہاں تک کہ قیامت کے روز اس کے گناہوں کی پوری سزا دے گا“. [ترمذی]

نوٹ: آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی سزا آسان اور سہل ہے، اور وقتی ہے کہ دنیا فانی ہے، لیکن آخرت کی سزا بڑی سخت اور دائمی ہے. تو جس کے گناہ اللہ یہاں ہی مصائب بھیج کر معاف کر دیتا ہے، واقعی اس کے ساتھ بھلائی کرتا ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک حدیث ترمذی شریف میں آتی ہے. رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''ہمیشہ مسلمان مرد یا عورت کو اس کی ذات میں، یا اس کے مال میں، یا اس کی اولاد میں تازیست بلا پہنچتی رہتی ہے، "وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ" اور اس پر کوئی خطا نہیں ہوتی. یعنی سب خطائیں بلاؤں کے سبب بخشی جاتی ہیں''. [ترمذی]

یعنی کسی نہ کسی صورت میں مسلمان مرد و عورت کو بلا پہنچتی رہتی ہے. غم، فکر، پریشانی، بیماری وغیرہ زندگی بھر لاحق رہتے ہیں؛ یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور اس وقت مرنے والے پر کوئی خطا باقی نہیں رہتی. زندگی بھر کی پریشانیوں اور تکلیفوں کے باعث اللہ خطائیں بخش دیتا ہے.

رہے جو ہوش تو وہ جانِ جاں نہیں ملتا:

کسی دانا آدمی کا قول ہے: "مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوا" ''یعنی مرنے سے پہلے مر جاؤ''. یہ مطلب نہیں ہے کہ راہب اور تارکِ دنیا ہو جاؤ. بلکہ مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے حکم کے آگے اپنے آپ کو مردہ بنادو. اپنی خواہشوں، ارادوں، خیالوں، آرزوؤں اور ہواؤں کو مرضیِ مولا پر قربان کردو. اس کی رضا اور حکم کے آگے دم بخود رہو. مرضیِ مولا از ہمہ اولیٰ کا ثبوت دو، اس کے سامنے مردہ بدست زندہ کی صورت رہو، پورے پورے غلام بنو تاکہ وہ راضی ہو جائے اور اپنا بن جائے، اللہ مل جائے ؎

رہے جو ہوش تو وہ جانِ جاں نہیں ملتا　　بغیر کھوئے ہوئے کچھ یہاں نہیں ملتا
ہزار جلوۂ رنگیں ہزار ذوقِ نظر　　بیانِ حسن کو حسنِ بیاں نہیں ملتا
مذاقِ دید کی تکمیل ہو تو کیوں کر ہو　　کہ وہ ملے تو پھر اپنا نشاں نہیں ملتا [ثمر]

مرض سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسے ماں نے جنا:

شداد بن اوس اور صنابحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں بندوں میں سے کسی بندۂ مومن کو (بیماری میں) مبتلا کرتا ہوں، اور (وہ بندہ بیماری میں) مبتلا ہونے پر میری تعریف کرتا ہے، "فَاِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ كَيَومِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا" تو وہ اپنی خواب گاہ سے (جہاں بیمار پڑا تھا) گناہوں سے پاک ہو کر کھڑا ہوتا ہے. برکت والا اور بلند قدر والا رب فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کو (بیماری میں) قید کیا اور اسے آزمایا، پس (اے کراماً کاتبین!) اس کے لئے وہ عمل جاری رکھو اور لکھو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو تم اس کی تندرستی کی حالت میں جاری کرتے اور لکھتے تھے۔ [مشکاۃ بحوالہ احمد]

ملاحظہ: مردِ مومن، عامل کتاب وسنت جب بیمار پڑتا ہے تو اللہ اس کے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بیماری سے اٹھتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو گناہوں سے پاک جنا تھا۔

اور دورانِ مرض اللہ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کے عمل نامے میں وہ اعمال لکھتے جاؤ، جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا۔

غم سے بھی گناہ جھڑتے ہیں:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندے کے گناہ بہت ہو جاتے ہیں اور اس کے نیک اعمال میں کوئی ایسا عمل نہیں ہوتا جس سے اس کے گناہ جھاڑ دے، تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو غم میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ اس کے گناہوں کو غم کے سبب جھاڑ دے''۔

تپ کو برا نہ کہیں:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے روبرو تپ کا ذکر کیا گیا۔ ایک شخص نے تپ کو برا کہا، اس پر رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: "**لَا تَسُبُّوهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ**" ''تپ کو برا نہ کہو، کیونکہ یہ تپ گناہوں کو دور کرتی ہے جیسے آگ لوہے کی میل کو دور کرتی ہے''۔ [ابن ماجہ]

معلوم ہوا کہ اللہ بندے کا بڑا خیر خواہ ہے کہ تپ سے بھی بندے کو گناہوں سے پاک کرتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بخار کو برا نہیں کہنا چاہئے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک (بخار کے) مریض کی عیادت فرمائی۔ فرمایا: "**أَبْشِرْ**" ''خوش وقت ہو'' "**فَإِنَّ اللهَ تعالَى يَقُولُ هِيَ نَارِيْ أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ لِتَكُونَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**" ''کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ تپ میری ہے، میں اسے اپنے مومن بندے پر دنیا میں مسلط کرتا ہوں تا کہ اس کا نارِ جہنم سے قیامت کے دن حصہ ہو''۔ [مشکاۃ]

یعنی تپ کی گرمی جو یہاں مومن مریض کو پہنچتی ہے، اس کے سبب جہنم کے عذاب سے امن میں رہے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری اور رزق کی تنگی کفارۂ گناہ ہیں:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پاک اور برتر پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے! میں کسی کو دنیا سے نہیں اٹھاؤں گا کہ جس کو بخشنے کا ارادہ کرتا ہوں، یہاں تک کہ اس کے ہر گناہ کا بدلہ دوں جو اس کی بدنی بیماری اور رزق کی تنگی کے سبب اس کی گردن پر ہے"۔ [مشکاۃ]

معلوم ہوا کہ بیماری اور رزق کی تنگی بھی مومن کے لئے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ ہم اللہ سے ہزار بار معافی مانگتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اے پیارے اللہ! ہم کو بیماری اور رزق کی تنگی سے بچا، دوامِ صحت کی نعمت عطا کر، اور رزق کی فراخی بخش اور نیک اعمال کی توفیق دے۔

پھر بھی اللہ اگر اپنی مرضی سے بیماری اور رزق کی تنگی بھیج دے، تو بندے کو صبر و شکر سے کام لینا چاہئے اور اس کی عبادت پر پوری طرح مستعد رہنا چاہئے کہ اس کے آگے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں۔

ناگہانی موت کیسی ہے

یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص کو (ناگہانی) موت آئی۔ تو ایک شخص نے کہا: "**هَنِيئاً لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ**" اس کے لئے موت مبارک ہو، کہ مر گیا اور کسی بیماری میں گرفتار نہیں ہوا۔

رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: "**وَيْحَكَ مَا يُدْرِيكَ**" "وائے تجھ کو کس چیز نے معلوم کروایا (کہ اچانک موت مبارک ہے اور بیمار نہ پڑنا خوبی ہے، سنو!)" **لَوْ أَنَّ اللهَ ابْتَلاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ**" "اور اگر اللہ تعالیٰ اس کو کسی مرض میں مبتلا کرتا تو اس کے گناہوں کو مٹا دیتا"۔ [مالک]

بیماری سے مرنا، اچانک موت سے بہتر ہے:

آدمی بیمار پڑے تو اس کے گناہ جھڑتے ہیں، پھر توبہ کرنے کا موقع بھی پاتا ہے۔ کچھ خیرات، صدقات اور وصیت بھی کر سکتا ہے۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث میں اس شخص کو فرمایا کہ تو جو کہتا ہے کہ فلاں شخص کی اچانک موت مبارک موت ہے، تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ موت مبارک ہے، اور بیمار نہ پڑنا اچھی بات ہے؟ گویا آپ ﷺ نے اچانک موت (حرکتِ قلب بند ہو کر مرنے) کے بجائے بیمار پڑ کر مرنے کو ترجیح دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیبِ ایمان دیناروں سے پُر رہے:

چونکہ پتہ نہیں کہ موت کب اور کس طرح آئے گی، حرکتِ قلب بند ہونے سے آنی ہے یا حادثات میں سے کسی حادثہ کا شکار ہو کر مرنا ہے. اس لئے ضروری ہے کہ اس دراز سفر کے لئے پلے عملوں کا ذخیرہ رہے، جیب مال سے بھری رہے، پاس بک (نامۂ عمل) میں بینک بیلنس (Bank Balance) کافی ہو. ارشاد رب العالمین ہوتا ہے: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا لاَ تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلاَ يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلاَ يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلاَ هُمْ يُنْصَرُونَ﴾ "اور اس دن سے ڈرو، جب کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا، اور نہ کسی کی طرف سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی، اور نہ ہی کوئی معاوضہ لیا جائے گا، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی". [البقرۃ:۴۸]

اب آپ ہی غور کر لیں کہ مرنے کے بعد اس دن کا سفر پیش آنا ہے، جس دن کوئی شخص کسی شخص کے کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی سفارش چل سکے گی اور نہ معاوضہ یا بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ کوئی معاون و مددگار ہوگا.

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید میں مزید اطلاع دیتے ہیں، "اُس دن" کے لئے لرزہ براندام کرتے ہیں: ﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ(٣٤)وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ(٣٥)وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ﴾ "اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا، اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے بھاگے گا، اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا". [عبس:۳۴-۳۵]
یعنی کوئی کسی کا نہیں بنے گا، نفسی نفسی کا عالم ہوگا.

پھر کس قدر ضروری ہے کہ ہماری جیبِ ایمان دیناروں سے پُر رہے، زادِ آخرت کی تھیلی ہاتھ میں ہو. تاکہ کسی وقت، کسی حال اور کسی صورت میں بھی موت آئے تو ہم کو اللہ کی ملاقات کے لئے تیار پائے. ؎

آگاہ ہو جو تو چاہتا ہے دنیا میں نہیں وہ ہونے کا　　اسبابِ طرب کا تو جویا، سامان یہاں ہے رونے کا

مصیبت میں صبر کرنے کے ارشادات:

انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صبر صدمہ کے شروع میں کام آنے والی چیز ہے". [ابن ماجہ]

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ صدمہ کے شروع میں چیخنا پکارنا اور واویلا کرنا صبر کے منافی ہے. صبر موجبِ اجر وہی ہوتا ہے کہ ابتدائے صدمہ میں ہو، ورنہ آخر کار تو صبر آ ہی جاتا ہے اور اس صبر کا کوئی فائدہ نہیں.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابنِ آدم! اگر تو ابتدائے صدمہ کے وقت ثواب کے خیال سے صبر اختیار کرے گا تو میں تیرے لئے جنت کے سوا اور کوئی ثواب پسند نہیں کروں گا"۔ [ابن ماجہ]

صبر کے نتیجہ میں رسول اللہ ﷺ مل گئے:

امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے، پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق (جیسا کہ قرآن میں ہے) کہے: "إِنَّا(۱) لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" (آگے یہ کہے): "اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَأَعْقِبْنِيْ خَيْرًا مِّنْهَا"(۲) تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے ساتھ ایسا ہی کرے گا"۔

امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب میرے خاوند ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو میں نے (آپ ﷺ کی فرمودہ) یہی دعا مانگی۔ (جو اوپر مذکور ہے)۔ اور اپنے جی میں کہا: "وَمَنْ خَيْرٌ مِّنْ أَبِيْ سَلَمَةَ؟" بھلا کون ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر ہوگا؟ (اللہ کی شان) "فَأَعْقَبَهَا اللهُ رَسُوْلَهُ ﷺ"۔ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے (جناب سید الکونین رحمت للعالمین) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نکاح میں عطا فرما دیئے۔ [موطأ]

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللہ کے پیارے رسول جنابِ سید ولد آدم کی باتیں کتنی سچی اور پائیدار ہیں کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات پر آپ کی فرمودہ دعا مانگی۔ اور دعا میں جب یہ کہتیں: "فَأَعْقِبْنِيْ خَيْرًا مِّنْهَا" پس اس سے بہتر عوض مجھے عطا کر، تو خیال کرتیں کہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ میرے مرحوم خاوند سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے؟ لیکن انہیں کیا خبر تھی کہ صبر کے نتیجہ میں وحی خفی (دعا) کے افق پر آفتابِ رسالت ضَو ریز ہو جائے گا، ان کی مصیبت کی شبِ تار سے وہ سپیدۂ سحر پھوٹے گا جو رسالت کے نور میں مدغم ہو کر تا نور نیریں درخشاں رہے گا، امّ سلمہ رضی اللہ عنہا رسالت مآب کی زوجیت کا شرف پا کر امّ المومنین بن جائیں گی؟! رضی اللہ عنہا۔

(۱) ہم سب اللہ ہی کے ہیں، اور ہم سب اسی کے پاس جانے والے ہیں۔

(۲) اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر اور اس سے بہتر نیک عوض عطا فرما۔

نوٹ: ایک روایت میں اس دعا کے الفاظ یوں بھی آئے ہیں: "اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا" ترجمہ دونوں دعاؤں کا ایک ہی ہے [مسلم]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ! کس یقین سے دعا مانگی کہ اجابت نے دعا کا منہ چوم لیا:

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر کرتے ہیں خطاب آخر اٹھتے ہیں حجاب آخر

رب العزت! ہماری عبادتوں اور دعاؤں کو بھی یقین وخلوص کی نعمت سے بہرہ ور فرما:

اشکوں میں رہنے والے، آنکھوں کے سامنے آ اے رازِ دل، سراپا افشائے راز ہو جا

قندیل صبر کی روشنی:

قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ میری زوجہ فوت ہو گئی. محمد بن کعب قرظی مجھے تعزیت دینے کو تشریف لائے اور کہنے لگے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص فقیہ، عالِم، عابد، مجتہد تھا. اس کی بیوی تھی جس پر وہ فریفتہ تھا اور اسے بڑا چاہتا تھا. اتفاق سے وہ فوت ہو گئی، اس عالم کو از حد رنج ہوا اور وہ گھر میں دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا اور لوگوں سے ملاقات ترک کر دی. اس کے پاس کوئی نہ جاتا تھا.

ایک عورت نے یہ قصہ سنا اور اس کے دروازے پر جا کر کہا کہ مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے اور اس عالم سے پوچھوں گی، اس کے ملے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا. جتنے لوگ دروازے پر آئے ہوئے تھے، سب چلے گئے (کیونکہ وہ مارے غم کے کسی سے ملنا نہیں چاہتا تھا) لیکن وہ عورت دروازے پر جم رہی اور کہنے لگی کہ بغیر اس سے ملے کوئی چارہ نہیں.

پھر ایک شخص نے (کسی طرح) اس عالم کو اطلاع دی کہ ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے آئی ہے، وہ کہتی ہے کہ میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں، سب لوگ (جو ملنے آئے تھے مایوس ہو کر) چلے گئے ہیں، مگر وہ عورت دروازہ چھوڑ کر نہیں جاتی، تب اس عالم نے (مجبور ہو کر) کہا کہ اسے آنے دو.

وہ عورت اس کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے. عالم نے کہا: کیا مسئلہ ہے؟ اس عورت نے کہا کہ میں نے اپنی ایک ہمسایہ عورت سے کچھ زیور مانگ کر لیا تھا، ایک مدت تک میں نے اسے پہنا ہے اور لوگوں کو بھی مانگنے پر دیا ہے. اب اس عورت نے (جس سے میں نے زیور لیا تھا) واپس مانگا ہے. کیا میں اسے واپس دے دوں؟ اس عالم نے کہا: اللہ کی قسم! واپس دے دو. اس عورت نے کہا: ایک مدت تک یہ زیور میرے پاس رہ چکا ہے. عالم نے کہا: پھر تو تجھے ضرور ہی پھیرنا چاہیے، کیونکہ ایک مدت تک اس نے تجھے مستعار دیا.

عورت بولی: اے فلاں! اللہ تجھ پر رحم کرے، تو کیوں اتنا رنج کرتا ہے. اس چیز (بیوی) پر جو اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھے مستعار دی تھی، پھر تجھ سے لے لی. اللہ تعالیٰ تجھ سے اس کا زیادہ حقدار ہے، جب اس عالم نے غور کیا تو اللہ تعالیٰ نے عورت کی بات سے اُسے نفع دے دیا. [موطاامام مالک]

نوٹ: بیوی کی موت کے صدمے سے عالم کے حواس میں خلل آگیا، کہ دروازہ بند کر کے گھر بیٹھ رہا اور لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک عورت کی حکیمانہ تذکیر سے اس کو نفع بخش دیا، اُسے صبر آگیا اور اس کی زندگی معمول پر آگئی.

میری مصیبت سے اپنی مصیبتیں ہلکی کر لو:

عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری مصیبت کو یاد کر کے مسلمانوں کی تمام مصیبتیں ہلکی ہو جاتی ہیں". [موطاامام مالک]

آپ ﷺ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان جب میری مصیبت یاد کریں گے تو ان کو میری مصیبت کے پہاڑ کے سامنے اپنی مصیبتیں رائی کے دانے نظر آئیں گی، پھر ان کو صبر آجائے گا.

رحمتِ عالم کی ساری زندگی مصیبتوں اور دکھوں میں گزری ہے. ان کے مصائب کے بارے میں کہا گیا ہے، جو حقیقت ہے:

صُبَّتْ عَلَيْنَا مَصَائِبٌ لَوْ أَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَى الأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا [فاطمہؓ]

"ہم پر (یعنی نبی کریم ﷺ اور آپ کے اہل بیت صحابہ وغیرہم پر) وہ مصیبتیں ٹوٹی ہیں کہ اگر وہ دنوں پر ٹوٹتیں، تو دن راتیں بن جاتے. یعنی اپنی روشنی کھو دیتے".

رحمتِ عالم کی موت کی مصیبت سے بڑی کوئی مصیبت نہیں!

پھر نبی کریم ﷺ کی وفات کوئی کم مصیبت ہے مسلمانوں پر؟ کہا جاتا ہے: "مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ" "عالم کی موت ایک جہان کی موت ہے"، یعنی اگر عالم فوت ہو جائے تو سمجھو کہ ایک جہان اجڑ گیا ہے اور جنابِ رسول اللہ ﷺ جو خلاصہ بنی نوع انسان ہیں، ناموسِ آدم ہیں، جن جیسا شان والا کسی ماں نے جنا ہی نہیں، اور جن جیسا صوری اور معنوی حسین کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں، جن کی نبوت کے تاج ختم نبوت کے ہیرے، سید المرسلین کے نیلم، اور ولدِ آدم کی سیادت کے پکھراج جگمگ جگمگ کر رہے ہیں. دنیا اور آخرت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِن قائد المرسلین ﷺ کی جدائی پر ایک جہان نہیں، بلکہ بے شمار جہان نیم بسمل ہو گئے۔
رحمت للعالمین کی وفات پر عالمین ماہیِ بے آب کی طرح تڑپ کر رہ گئے۔ جتنی حیثیت کے وہ رسول تھے، ان کی موت اتنی بڑی مصیبت بن کر امت پر ٹوٹی۔ پھر آپ کی مصیبت کے سامنے ساری امت کی موت کی مصیبت نہایت ہلکی ہے، کہ رحمتِ عالمیاں کی شان کے آگے ساری امت ایک تنکے کے برابر بھی نہیں ہے۔ پھر مذکورہ حدیث میں آپ ﷺ نے بہت درست فرمایا کہ میری مصیبت کو یاد کر کے مسلمانوں کی تمام مصیبتیں ہلکی ہو جاتی ہیں۔ تو مسلمان ؎

شبنم کی طرح پھولوں پہ رو، اور چمن سے چل
اس باغ میں قیام کا سودا بھی چھوڑ دے [اقبال]

ابن ماجہ میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مرض الموت میں) فرمایا: "لوگو! جس مومن کو مصیبت پہنچے، تو اس کو میری (موت کی) مصیبت کا لحاظ کر کے اپنی مصیبت پر صبر کرنا چاہیئے"۔

کرامت کا لباس:

عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ اپنے والد کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے کسی بھائی کی مصیبت میں تعزیت کرتا ہے، (یعنی اس کو تسلی دیتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کرامت کا لباس پہنائے گا"۔ [ابن ماجہ]

بچوں کی فوتیدگی پر صبر کرنے کا اجر:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی کتنی عورتوں کو فرمایا: "تم میں سے جس کے تین فرزند مر جائیں، پھر وہ عورت ثواب (یعنی بچوں کی موت پر ثواب) کی غرض سے صبر کرے، چیخے چلائے نہیں تو جنت میں داخل ہو گی۔ ایک عورت نے کہا: یا دو فرزند مریں تب اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، دو مریں، پھر بھی یہی بشارت ہے"۔ [مشکاۃ]
صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس مسلمان کے تین نابالغ بچے مر جائیں تو اس کے لئے وہ بچے جہنم سے پردہ بن جائیں گے"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: بچوں کے مرنے پر جنت کا وعدہ اس عورت کے لئے ہے جو بچے کی موت پر نوحہ نہ کرے، بین نہ کرے، پیٹے نہ، بلکہ صبر کر کے اللہ کی رضا پر شاکر رہے اور کہے: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

دو یا ایک فرزند کی موت پر:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے جس شخص کے دو فرزند بالغ ہونے سے پہلے مر گئے ہوں، اللہ اس کو بسبب ان دونوں کے بہشت میں داخل کرے گا". عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ کی امت میں سے جس کا ایک فرزند مر گیا ہو؟ فرمایا: "جس کا ایک فرزند بھی مر گیا ہو، اس کے لئے بھی یہی حکم ہے. اے اچھی باتیں پوچھنے کی توفیق والی عائشہ!" پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اور آپ کی امت سے جس کا کوئی فرزند بھی نہ فوت ہوا ہو؟ آپ نے فرمایا: "پس میں اپنی امت کا میرِ منزل ہوں. "لَنْ يُّصَابُوا بِمِثْلِي". میری مصیبت کے مانند مصیبت نہیں پہنچے گی".

رحمتِ عالم بھی فرطِ امت ہوں گے:

رسولِ اکرم ﷺ پر قربان جائیں کہ جب آپ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ پوچھا کہ دو یا ایک فرزند کے مرنے پر صبر کرنے والوں کو اللہ جنت میں داخل کرے گا اور جس کا کوئی فرزند بھی نہ مرا ہو گا، اس کو یہ ثواب کیسے ملے گا؟ اس کے جواب میں فداہ ابی وامی نے فرمایا کہ اس کے لئے میں فرط ہوں، میر منزل ہوں. مرے ہوئے فرط اپنے اپنے والدین کے لئے میر منزل ہوں گے، ان کے پیش رو بن کر جنت کا سامان کریں گے، اور جس کا کوئی بچہ آگے نہ گیا ہو گا، اس کے لئے میں میرِ منزل بن کر جنت کا سامان کروں گا. یعنی جس طرح فرزندوں کی موت پر ان کے والدین صبر کر کے ثواب جنت پائیں گے، اسی طرح جس کا کوئی فرزند نہ مرا ہو گا، اس کے لئے میری موت بہت بڑی مصیبت ہو گی، پھر جو کوئی میری مصیبت پر صبر کرے گا، وہ جنت پائے گا.

جب اللہ کسی کے پیارے کو قبض کرتا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے مومن بندے کے پیارے کو اہلِ دنیا سے قبض کرتا ہوں، پھر وہ (صبر کرتے ہوئے) ثواب چاہے، تو اس کے لئے جنت ہے". [بخاری]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن کا عجب حال ہے:

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کا عجب حال ہے، اگر اس کو خیر پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف کرتا ہے اور اس کا شکر بجالاتا ہے، اور اگر اس کو مصیبت پہنچے تو اللہ کی حمد بجالاتا ہے اور صبر کرتا ہے، اور مومن (کامل) اپنے ہر کام میں ثواب پاتا ہے؛ یہاں تک کہ لقمہ میں بھی ثواب پاتا ہے، جسے اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے“۔ [مشکاۃ]

نوٹ: واقعی مومن کے لئے دنیا میں نفع ہی نفع ہے، بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنے پر بھی ثواب ملتا ہے، کیونکہ وہ اللہ کی رضا کے لئے ایسا کرتا ہے کہ اس نے خاوند کے ذمہ بیوی کے حقوق فرض کئے ہیں۔ اسی طرح بیوی اور بچوں کو کھلانے، پلانے، پہنانے، علاج معالجے وغیرہ کا بھی ثواب پاتا ہے۔ اولاد کی پرورش، تعلیم اور تربیت پر بھی اسے اجر ملتا ہے۔

میرے بندے کے لئے بیت الحمد بناؤ:

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی بندے (مومن) کا فرزند مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں (ملک الموت اور ان کے خدام) سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے فرزند کی روح قبض کی۔ وہ کہتے ہیں: ہاں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا کہا میرے بندے نے؟ وہ کہتے ہیں: تیری تعریف کی اور کہا: "إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ، اور اس کا نام بیت الحمد رکھو“۔ [ترمذی]

نوٹ: موت بہت بڑا صدمہ ہوتا ہے، اور اس پر صبر کرنا بہت بڑے حوصلے کا کام ہے۔ اس لئے اللہ نے اِس حوصلے، صبر اور برداشت پر جنت کا وعدہ دیا ہے۔

مرے ہوئے چھوٹے بچے والدین کو جہنم سے نکالیں گے:

ایک شخص نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرا بیٹا مر گیا ہے اور میں نے اس پر غم کیا ہے، کیا آپ نے اپنے دوست "صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ" سے کوئی بات ہمارے مردوں کے بارے میں سنی، جس سے ہمارے دلوں کو خوشی حاصل ہو؟ (یعنی چھوٹی اولاد مری ہوئی کچھ کام آئے گی، کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں کوئی حدیث سنی ہے؟) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: ”مسلمانوں کے چھوٹے بچے جنت میں دریا کے جانور کی طرح ہوں گے، ان میں سے کسی کا باپ اس سے ملے گا، تو اس کا بچہ اس کے کپڑے کا کونا پکڑ لے گا، اور اس کو (باذن اللہ) جنت میں داخل کرے گا“.

حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے کم سن بچے فوت ہو جائیں گے تو وہ اس کو جہنم سے (محفوظ رکھنے کے واسطے) نہایت مضبوط قلعہ ہو جائیں گے“. یہ سن کر ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جس کے دو فوت ہو گئے ہوں. آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، جس کے دو فوت ہو گئے ہوں (اس کو بھی یہی ثواب ہے)“. ابی بن کعب عرض کرنے لگے: جس کا ایک فوت ہوا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا ایک فوت ہوا ہو، تب بھی“. یعنی یہی حکم ہے. [ابن ماجہ]

موت کی آرزو کی ممانعت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے، (سنو!) اگر نیکو کار ہے تو ہو سکتا ہے کہ (درازیٔ عمر کے سبب) زیادہ نیکی کما لے اور اگر بدکار ہے تو ہو سکتا ہے کہ (توبہ کرتے ہوئے) اللہ تعالیٰ سے رضا مندی چاہے“. [مشکاۃ]

ہر سانس انمول ہے:

دنیا کی زندگی بڑی غنیمت ہے، بلکہ ہر سانس انمول ہے. اس جہانِ فانی میں روز روز نہیں آتا، بلکہ ایک ہی بار آتا ہے، پھر خوب جی بھر کر نیکیاں کر لینی چاہئیں. جتنی عمر زیادہ ہو گی، نیکیاں بھی اتنی ہی زیادہ ہوں گی، پھر اللہ تعالیٰ سے خیریت اور درازیٔ عمر کی دعا ہی مانگنی چاہئے نہ کہ موت کی.

مرنے کی تمنا دل میں بھی نہ ہو:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی (دل سے) مرنے کی تمنا نہ کرے، اور نہ (زبان سے) موت کی دعا کرے، قبل اس کے کہ اس کو موت آئے. یقیناً جب آدمی مرتا ہے تو اس کی امید منقطع ہو جاتی ہے، اور بے شک بھلائی مومن کی عمر دراز کرتی ہے“. [مسلم]

نوٹ: موت کی دعا کرنی زبان سے منع ہوئی، اور دل میں موت کی آرزو کرنے سے بھی روک دیا گیا ہے. اس کی وجہ یہ ہے کہ زندگی میں آدمی نیک اعمال کر کے نجاتِ آخرت کا سامان بنا سکتا ہے. جب موت آ گئی تو نیک اعمال اور اچھی امیدوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا. پھر زندگی اور صحت کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ زندگی میں مصائب پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر کرے گا اور نعمتوں پر شکر کرے گا، اوامر پر چلے گا اور اللہ کی رضا پر راضی ہو گا، تو ثواب بڑھتا جائے گا اور یہی مقصود ہے درازیٔ عمر کا۔

مصائب سے تنگ آکر موت کی دعا نہ کرو:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ**" "تم میں سے کوئی کسی ضرر کے لاحق ہونے کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے"۔ "**فَإِن كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلاً**" "اور اگر ضرور ہی موت کی آرزو کرنے والا ہو" "**فَلْيَقُلْ**" تو چاہئے کہ (یوں) کہے: "**اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ**" "اے اللہ! مجھے زندہ رکھ، جب تک کہ زندگی میرے لئے (مرنے سے) بہتر ہو، اور جب موت میرے لئے (جینے سے) بہتر ہو تو مجھے اٹھا لے"۔ [بخاری، مسلم]

نوٹ: حدیث کا مطلب واضح ہے کہ دنیا کی تکلیفوں، مصیبتوں، غموں اور اندوہوں سے تنگ آکر موت کی دعا نہ کرنی چاہئے۔ یہ تو ایک طرح کی بزدلی ہے؛ بلکہ اشرف المخلوقات انسان کو مصائب وحوائج پر غالب آنا چاہئے، اور اگر مقابلہ برابر جاری رہے تو پیغمبروں کی طرح اسی راہ میں جان جانِ آفریں کے سپرد کر دینی چاہئے، تاکہ راضی بہ رضا ہو کر دنیا سے چلے:

ہر نغمے نے انہی کی طلب کا دیا پیام
ہر سانس نے انہی کی سنائی صدا مجھے

زندگی اور صحت غنیمت ہیں:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا مونڈھا پکڑ کر فرمایا: "**كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ**" "تم دنیا میں اس طرح رہو، گویا کہ تم مسافر ہو، یا گزرنے والا راہی ہو"۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے (موقوفاً): "**إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ**" "جب تم شام کرو تو پھر صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح کرو تو پھر شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت کو بیماری کے لئے غنیمت جانو، اور اپنی منزل کو اپنی موت کے لئے"۔ [بخاری]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسافر کو منزل کی طرف دھیان چاہیئے:

مسلمان! تو مسافر ہے، دنیا سے آخرت کی طرف سفر کرنے والا ہے، اس لئے دنیا سے دل نہ لگا، اس کی رغبت نہ کر، اس پر فریفتہ نہ ہو، اس کی لذتوں پر نہ جا، اسے اپنا گھر اور وطن نہ بنا کہ آخر تمہیں یہاں سے جدا ہو جانا ہے. مسافر کو اپنے سفر اور منزل کا دھیان ہوتا ہے، اسے اپنے وطن میں پہنچنا ہے. آگے فرمایا: بلکہ تو راہ کا گزرنے والا ہے. مسافر تو شہروں میں سفر کرتے ہوئے پھر بھی کہیں ٹھہر جاتا ہے، لیکن راہرو کبھی نہیں ٹھہرتا، اسے اپنے راستے کو طے کرنے کی دھن ہوتی ہے. پھر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ بالکل مسافر اور راہی کے مانند اپنے سفر اور راہ کا خیال رکھے کہ اس کا وطن آخرت ہے اور دنیا کی زندگی سفرِ آخرت ہے.

اس مسافر کی زندگی ناپائیدار ہے، اس لئے اسے شام کے وقت صبح کا انتظار نہ کرنا چاہیئے، ہوسکتا ہے کہ صبح سے قبل ہی یہ چل لے، اور اگر صبح نصیب ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرنا چاہیئے. ضروری نہیں کہ زندگی شام تک وفا کرے گی. الحاصل مسلمان کو ہر وقت موت کے استقبال کے لئے تیار رہنا چاہیئے.

اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھیں:

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے وفات سے تین دن پہلے سنا: "**لاَ يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلاَّ وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللهِ**" "تم میں سے کوئی ہرگز نہ مرے، مگر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھتا ہو". [مسلم]

اللہ سے نیک گمان رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے کرم و بخشش کے امیدوار ہوں اور اس کے وعدوں پر اعتماد رکھیں، اس سے ڈرتے رہیں اور نیک اعمال کریں اور مرنے کے قریب زیادہ امیدِ رحمت رکھیں. اگر کوئی بدعمل انسان کہتا ہے کہ میں اللہ سے اچھا گمان رکھتا ہوں تو غلط کہتا ہے، اگر اس کا گمان اللہ سے اچھا ہوتا تو وہ نیک عمل کرتا.

اللہ سے حیا کرو:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ سے حیا کرو جیسے حیا کا حق ہے".
صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہم اللہ کے اوامر ونواہی بجالاتے ہیں اور اللہ کے لئے تعریف ہے (کہ اس نے توفیق دے رکھی ہے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اس سے حیا کا حق ادا نہیں ہوسکتا، حیا کا حق تو یہ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ انسان اپنے سر اور جو چیز سر میں ہے اس کی محافظت کرے اور پیٹ کی محافظت کرے اور جو کچھ پیٹ نے جمع کیا ہے۔ اور موت کو یاد رکھے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو بھی۔ اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے اور دنیا کی زینت چھوڑ دیتا ہے، تو بلا شبہ ایسا کرنے والے نے اللہ سے حیا کی، جیسا حیا کرنے کا حق ہے"۔ [ترمذی]

رسول اللہ ﷺ - فداہ امی وابی - نے حیا کرنے کا کتنا پاکیزہ مطلب سمجھایا ہے۔ اگر ہم اس پر عمل کر گزریں تو اللہ تعالیٰ سے ہمارا تعلق جڑ جائے، اللہ ہمارا بن جائے۔ ارشاد فرمایا: محافظت کرے سر کی۔ یعنی سر سے کسی غیر کو سجدہ نہ کرے اور نہ ریاکارانہ نماز پڑھے، اور نہ کسی غیر اللہ کے آگے سر جھکائے، نہ جھک جھک کر سلام کرے، نہ ازراہِ تکبر سر کو اونچا کرے اور نہ دماغ میں بے شمار بتوں کو جمع کرے۔ جیسے کہ کہا گیا ہے ؎

سمجھ میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

اور جو چیز کہ سر میں ہے، اُس کی حفاظت کریں۔ یعنی زبان، آنکھ، کان - ان کو گناہوں سے بچائے۔ اللہ کی مرضی کے خلاف زبان سے کوئی کلمہ نہ نکالے؛ نہ جھوٹ بولے، نہ وعدہ خلافی کرے، نہ غیبت کرے، نہ بہتان لگائے، نہ شرک اور بدعت کی کوئی بات کرے، نہ زبان سے کسی کو ایذا پہنچائے، نہ ناحق کسی کی دل آزاری کرے۔

اسی طرح آنکھوں کو اللہ کے حکم کے خلاف استعمال نہ کریں، نگاہ حرام جگہوں پر نہ ڈالیں، اس نور کی پوری پوری حفاظت کریں۔ ایسے ہی کانوں سے بے حیائی کی باتیں، راگ اور فحش گیت، غیبت، بہتان اور جھوٹی باتیں نہ سنیں۔

پھر فرمایا: "محافظت کرے پیٹ کی"۔ اس طرح کی حرام اور شبہ کی چیزوں سے پیٹ کو بچائیں؛ نیز غیر اللہ کی نذر نیاز اس میں نہ ڈالیں۔ اور جو چیز کہ پیٹ نے جمع کی ہے۔ یعنی جو چیزیں پیٹ کے متصل ہیں، ان کی بھی حفاظت کریں۔ جیسے: ستر، پاؤں، ہاتھ دل وغیرہ - ان سب کو گناہوں سے بچائیں۔ یہ اعضاء اللہ کی ناراضگی والا کوئی کام نہ کریں۔ ستر سے حرام کاری نہ کرے، پاؤں سے چل کر گناہ کی جگہ؛ میلے، تماشے، ناچ رنگ کی محفل میں نہ جائیں اور ہاتھوں سے کسی کو ایذا نہ دیں، خیانت، چوری نہ کریں اور نامحرم کو ہاتھ نہ لگائیں۔

اور موت کو یاد رکھیں، قبر میں ہڈیوں کا بوسیدہ ہونا بھی سامنے رہے۔ جس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ زندگی اللہ کی مرضی کے مطابق گزرے، گناہوں سے بچیں اور اس کے احکام کے فردوس میں خراماں خراماں زندگی گزاریں۔

"زینت دنیا کو ترک کریں"۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تارکِ دنیا ہو جائیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہ کروڑ پتی ہوں، زندگی سادہ اور پاکیزہ گزاریں.

فرائض پنجگانہ کے ساتھ ساتھ جب ہم یہ سب کام بھی کریں گے جو اوپر بیان ہوئے ہیں، تو پھر ہم اللہ سے حیا کرنے والے ہوں گے، جیسے حیا کا حق ہے. اللہ ہم سب کو توفیق دے ؂

چہ باید مرد را طبعِ بلندے مشربِ نابے
دلِ گرمے نگاہِ پاک بینے جانِ بے تابے.

جان کنی کا ہول سخت ہے:

جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**لا تَمَنَّوُا الْمَوتَ فَإِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ**" "موت کی آرزو کرو، کیونکہ جان کنی کا ہَول سخت ہے".

"**وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الإِنَابَةَ**" "اور یقیناً یہ نیک بختی سے ہے کہ بندے کی عمر دراز ہو اور اللہ عزوجل اس کو انابت نصیب کرے، یعنی اپنی اطاعت کی طرف رجوع کرے". [مشکاۃ]

ٹکٹکی بندھ گئی ہے:

بندہ دنیا کی تکلیفوں اور غموں سے گھبرا کر موت مانگتا ہے، لیکن جب موت آتی ہے تو جان کنی کا ہول اور اضطراب بھی پیش آتا ہے، جو دنیا کی تکلیفوں اور گھبراہٹوں سے ہزاروں گنا زیادہ ہے. موت مانگنے والے! بتا! اب کیا کرے گا؟ گھبرا کے موت مانگی تھی، ابھی موت کا مقدمہ یعنی جان کنی کا ہول ہی آیا ہے تو ٹکٹکی بندھ گئی ہے. سن بھائی! جان کنی کی سختی کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے باریک ململ کا دوپٹہ جھاڑی پر ڈالا ہو، اور ایک کنارہ پکڑ کر زور سے کھینچیں، بتایئے! اس دوپٹہ کا کیا حال ہوگا؟ تار تار ہو جائے گا. یہی حال عالمِ نزع میں (اللہ کی پناہ) ہوتا ہے. کیا یہ حالت دنیا کی گھبراہٹ کے مقابلہ میں آسان اور ہلکی ہے؟ ہرگز نہیں. (پھر اللہ بچائے موت کی سختی سے). یہی بات رسول اللہ ﷺ نے سمجھائی ہے کہ موت کی تمنا نہ کرو. موت کوئی آسان چیز نہیں ہے کہ موت کا شروع جان کندن سے ہوتا ہے اور جان کندن کا ہول بہت سخت ہے. جب موت اپنے وقت پر آ ہی جاتی ہے، ٹلتی نہیں. تو پھر اس کے لئے تمنا کیوں کرتے ہو، اللہ سے ڈر کر عمل کرتے جاؤ اور موت کی سختی سے اللہ کی پناہ مانگو، جب زندگی پوری ہو جائے گی تو پیک اجل آپ پہنچ جائے گا. اللہ یہ وقت آسان کرے اور عزت سے اپنے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلائے ؎

طلوعِ صبحِ بہاراں کا وقت آیا ہے فسونِ زیست کے ساماں کا وقت آیا ہے

درازِ عمر کتنے کام کی نکلی:

پھر نبی کریم ﷺ نے اوپر فرمایا کہ یہ بات سعادت اور نیک بختی کی ہے کہ آدمی کی عمر دراز ہو اور اس کو اللہ انابت نصیب کرے.

بے شک وہ شخص بڑا ہی خوش نصیب ہے جس کی عمر اسی، نوے سال کی ہے، مومن موحد ہے، سن بلوغت سے نمازی اور روزہ دار چلا آیا ہے، حج اور زکاۃ کی ادائیگی سے بھی محروم نہیں رہا، تہجد اور دیگر اوراد و وظائف بھی اس کا معمول ہے، صدقِ مقال اور رزقِ حلال اس کی گھٹی میں ہے، یہ ایں پیرانہ سالی امتثال اوامر کی شاہراہ پر چل رہا ہے، چمن طاعت کے پھولوں کی مہک سے مست ہے. یہی انابت ہے جو اللہ نے اس پر آسان کر رکھی ہے. غور کریں کہ نوے سال کے اس مردِ الٰہی کا موت کس عزت سے استقبال کرے گی. ملک الموت کتنی بشارتیں لے کر اس کے پاس آئے گا. خدامِ عزرائیل کس احترام سے اسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے اور مرغِ روح کس مسرت سے قفس چھوڑ کر واصل باللہ ہو گا.

یہ دراز عمر کتنے کام کی نکلی، اللہ ہمیں ایسی ہی دراز عمر نصیب کرے ؎

منزل ابھی ہے دور چلو تیز دوستو پھر کیا کریں گے راہ میں جو رات ہو گئی

اے کاش میں مر جاتا:

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے ہوئے تھے. نبی کریم ﷺ نے ہم کو نصیحت کی اور ہمارے دل (پند و نصائح سے) نرم کر دیئے. اس پر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بہت روئے. پھر کہنے لگے: اے کاش! میں (بچپن میں ہی مر جاتا اور گنہگار نہ ہوتا)، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے سعد! کیا میرے سامنے موت کی تمنا کرتے ہو؟“ تین بار آپ ﷺ نے یہی فرمایا، پھر ارشاد ہوا: ”اے سعد! اگر تم جنت کے لئے پیدا کئے گئے ہو تو جس قدر تمہاری عمر دراز ہو گی اور تمہارا اچھا عمل ہو گا، پس وہ تمہارے لئے بہتر ہے“. [رواہ احمد]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں موت کی تمنا کرتے ہو:

نبیِ رحمت ﷺ کے پند و نصائح اور احوالِ آخرت سن کر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بہت روئے، اور کہا کہ کاش میں بچپن ہی میں مر جاتا اور بڑی عمر پا کر گنہگار نہ ہوتا. اس پر رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا: کیا میرے پاس، میرے سامنے موت کی تمنا کرتے ہو؟ میرے بعد ایسی تمنا کی وجہ ہو سکتی ہے، میرے ہوتے ہوئے تم کیوں مرنا چاہتے ہو؟

رسول اللہ ﷺ کا چہرہ نقد جنت ہے:

یہ حقیقت ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ کے جمال پاک کو دیکھنا، ان کا شرف پانا، دنیا و مافیہا کی نعمتوں سے بڑی نعمت ہے. اس بدرِ منیر پر ایک نظر ڈالنا جہنم کو حرام کر دیتا ہے، کہ چہرۂ رحمت للعالمین نقد جنت ہے. پھر اس جنت بدوش فضا میں موت کی آرزو کرنا واقعی درست نہیں. اسی لئے نبی کریم ﷺ نے سعد کو فرمایا کہ میری موجودگی میں کیوں مرنا چاہتے ہو؟ مسِ خام کو کندن بنانے والی صحبت سے کیوں جدا ہونا چاہتے ہو؟ ایسے رسول پاک ﷺ:

قسم خدا کی یہ عنوانِ فیض عام چلا　　رسولِ پاک سے انسانیت کا نام چلا
یہ سلسلہ مری جانب سے صبح و شام چلا　　صبا چلی کہ مرا ہدیۂ سلام چلا
خدا کی ساری خدائی کا پیشوا ہے تو　　نظامِ دین ترے زیرِ اہتمام چلا
ترے ہی رخ نے عطا کی دلوں کو تابانی　　تری زلف سے رنگِ سوادِ شام چلا
جہاں کو تو نے دیا درس دین و دانش کا　　کسی کی کچھ نہ چلی جب ترا پیام چلا

[وارث القادری]

پھر ارشاد ہوا: "اے سعد! جس قدر تمہاری عمر دراز ہوگی اور عمل اچھے ہوں گے، یہ تمہارے لئے بہتر ہے". گویا رسولِ اکرم ﷺ امت کو بھی درس دے رہے ہیں کہ زندگی میں کچھ کر لو۔

چشم تر ہے اس طرف اور اس طرف ابرِ بہار　　دیکھنا ہے آج کس سے کتنا رویا جائے ہے

موت لذتوں کو مٹانے والی ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَکْثِرُوا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ" "لذتوں کو کھودینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو". [ترمذی]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں عیش کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں:

دنیا کی زندگی اور شیریں گزران میں انسان غافل پڑا ہے، یہ نہیں سوچتا کہ وہ کہاں سے آیا ہے؟ اور یہاں کیا کرنے آیا ہے؟ اور کہاں جائے گا؟ وہ سمجھتا ہے کہ شاید اسے دنیا اور دنیا کی لذتوں سے متمتع ہونے کے لئے پیدا کیا گیا ہے، وہ دادِ عیش دینے کے لئے یہاں آیا ہے؛ حالانکہ یہ غلط ہے۔ حضرت شیخ سعدی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

خوردن برائے زیستن وذکر کردن است　　　تو معتقد کہ زیستن از بہرِ خوردن است

یعنی "کھانا زندگی کے لئے ہے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لئے ہے۔ (لیکن افسوس کہ) تو یہ اعتقاد کر بیٹھا ہے کہ زندگی کھانے کے لئے ہے"۔

مطلب یہ کہ دنیا کی تمام نعمتیں اور لذتیں عارضی ہیں اور صرف اس لئے ہیں کہ انسان بقدرِ حاجت ان سے فائدہ اٹھائے، تاکہ اس کی زندگی رواں دواں رہے۔ اور زندگی کی روانی میں عبادت اور ذکرِ الٰہی بجالائے، کیونکہ زندگی بنی ہی عبادتِ الٰہی کے لئے ہے، تمام کائنات اور کائنات کی ہر چیز انسان کی خدمت اور فائدے کے لئے ہے، اس کی چاکری کے لئے ہے اور یہ اللہ کی عبادت کے لئے ہے۔ لیکن افسوس انسان سمجھ بیٹھا ہے کہ "زیستن از بہرِ خوردن است" "زندگی کھانے کے لئے ہے"۔ وہ دنیا میں کھانے کے لئے آیا ہے، عیش و عشرت کے لئے تشریف لایا ہے۔ درحقیقت ایسا خیال سراسر دھوکہ ہے۔

خوابِ گراں سے جاگو:

انسان کو اسی دھوکہ نے اس جہان رنگ و بو کی لذتوں اور عیشوں میں غرق کر دیا ہے۔ وہ فنا فی الدنیا ہو کر آخرت کو بھول چکا ہے۔ دنیا کی زینت، آرائش اور تفاخر کا دلدادہ ہو کر رہ گیا ہے، اسے مرنا یاد ہی نہیں رہا، کہ کسی ہستی کے روبرو جانا ہے، مالکِ محشر کے سامنے زندگی کے ایک ایک لمحہ کا حساب چکانا ہے۔ اس کی غفلت کا یہ حال ہے کہ وہ ہر روز اپنے ہاتھوں، حور وشوں، ماہ جبینوں، خورشید خدوں، لیلیٰ زادیوں، خوبرووں، جوانوں، اسیروں، وزیروں، افسروں، بادشاہوں، لکھ پتیوں، ولیوں، بزرگوں، علاموں کے جنازے پڑھتا اور مٹی میں دفناتا ہے، اور کچھ عبرت نہیں پکڑتا، اپنی اصلاح نہیں کرتا، تیاری نہیں کرتا، اللہ سے لو نہیں لگاتا، جس کے پاس جانا ہے اس سے تعلق نہیں جوڑتا، ہوا و ہوس کے کاخوں میں بیٹھ کر سیم وزر و جواہر سے کھیلنا اس کا محبوب مشغلہ ہو چکا ہے۔ افسوس میت کو دفن کر کے قبرستان سے باہر آئے تو کچھ اثر ساتھ نہ لائے:ـــ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سحر کاری تری اے عالمِ فانی دیکھی　　گھر تک آئے اثرِ گورِ غریباں نہ رہا

اسی خوابِ خرگوش سے بیدار کرنے کے لئے جنابِ رحمت عالم ﷺ نے اس غافل کے چہرے پر نصیحت کے پانی کا چھینٹا دیا ہے، فرمایا: "لذتوں کو کھود دینے والی موت کو بہت یاد کرو"!

کیونکہ جب موت کی طرف دھیان جائے گا، تو دنیا کی غفلت دور ہوگی اور اشغالِ عالم کون و فساد کو ترک کر کے اللہ کی اطاعت کی طرف مائل ہوگا. اسی لئے قبروں کی زیارت کرنے کا ارشاد ہوا ہے کہ ٹوٹی پھوٹی قبر دیکھ کر اپنی بننے والی قبر کا تصور کر کے لرزے، خوف کرے اور اعمالِ خیر میں لگ جائے. جو لوگ معصیت بدوش زندگی گزار رہے ہیں. ؎

ہوش آئے گا، انہیں موت کی بیہوشی میں!

مسلمان بھائیو! ؎

ہر اک کو موت کا اک دن پیام آئے گا　　خدا کا نام لئے جاؤ، کام آئے گا

قریب المرگ آدمی کی تلقین کے احکام

ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **"لَقِّنُوا مَوتَاكُم لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ"** "ان آدمیوں کو جو قریب المرگ ہیں، کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو". [مسلم]

تلقین کے معنی یہاں پڑھنا ہیں، یعنی جب آدمی مرنے لگے تو اس کے پاس سب **"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ"** بار بار پڑھو تاکہ مرنے والا بھی سن کر پڑھنے لگے اور اس کا خاتمہ اسی کلمہ پر ہو جائے، کیونکہ یہ بھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ "جس شخص کا آخری کلام **"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ"** ہوگا، وہ جنت میں داخل ہوگا". [ابوداود]

اس بات کا خیال رہے کہ کلمہ خود ہی پڑھیں، مرنے والے کو نہ کہیں کہ پڑھو! چونکہ اس وقت حالت دگرگوں ہوتی ہے، بے ہوشی اور سکرات کا عالم ہوتا ہے. ایسا نہ ہو کہ وہ کہہ دے، نہیں پڑھتا. لہذا یہی بہتر ہے کہ پاس بیٹھے ہوئے آدمی آپ پڑھیں؛ تاکہ اس کا دھیان بھی ادھر ہو جائے.

عالمِ نزع کا منظر:

جب آدمی مرنے کے قریب ہوتا ہے، تو اس وقت عموماً یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں کہ پاؤں سست ہو جاتے ہیں. اگر کھڑے کریں تو کھڑے نہیں ہو سکتے، گر پڑتے ہیں اور ناک کا بانسہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور کنپٹیاں بیٹھ جاتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، آنکھوں کی حالت بھی غیر ہو جاتی ہے، چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے اور ہر دیکھنے والا عموماً پہچان جاتا ہے کہ اب تیاری ہے. قرآن مجید نے بھی انسان کی موت کے وقت کو بیان کیا ہے. ارشاد ہوتا ہے:

﴿كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ(٢٦) وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ(٢٧) وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ(٢٨) وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ(٢٩) إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ﴾ ”ہرگز نہیں، جب جان ہنسلی تک پہنچ جائے گی، اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا، اور بیمار کو یقین ہو جائے گا کہ جدائی کی گھڑی آگئی اور پنڈلی پنڈلی سے چپک جائے گی، اس دن آپ کے رب کی طرف روانگی ہوگی“. [القیامہ: ۲۶-۳۰]

اللہ تعالیٰ نے انسان کے مرنے کے وقت کا نقشہ کھینچا ہے کہ بیمار علاج کرا کر تھک گیا ہے؛ کوئی ڈاکٹر، کوئی حکیم، کوئی وید نہیں چھوڑا. کچھ فائدہ نہیں ہوا، خویش واقارب بھی سب مایوس ہو چکے ہیں اور گھبرا کر کہتے ہیں کہ جاؤ دوڑو اور کسی جھاڑنے والے کو بلاؤ کہ آکر دم کرے، میرے لختِ جگر کو جھاڑے؛ تاکہ ذرا آنکھیں کھولے اور کوئی بات کرے، کئی جھاڑنے والے بھی آئے اور ناامید ہو کر چلے گئے، مایوسی کی شبِ تار سے امید کا سپیدہ پھوٹتا نظر نہیں آتا. بالآخر وقت اخیر آپہنچا.

مرنے والا حسرت ویاس کے عالم میں ہے، سب علاج فیل ہو گئے، جھاڑ پھونک ناکام، آرزوئیں تمام، تمنائیں برباد، امیدیں ختم، آسیں ناپید۔ مریض بے کسی اور بے بسی کی تصویر۔ آنکھیں اندر دھنس گئیں، ناک کا بانسہ ٹیڑھا ہو گیا، نظر پتھرا گئی، غرغرہ شروع ہو گیا. لو دیکھو! جان ہانس تک آپہنچی، پھر شور اٹھا، کہیں سے بلاؤ راق۔ جھاڑ پھونک کرنے والا۔ جھاڑنے والا کیا کرے گا؟ اب تو ہمیشہ کی جدائی کا وقت آپہنچا، فراق و وداع کی گھڑی ہے، اب تیرے رب کی طرف تیرا چلنا ہے.

آہ! وہ بیوی جس پر فریفتہ تھا، وہ ماں جس نے محبت سے پالا، باپ جس نے جان قربان کی، پیارے فرزند، ایک ساتھ پرورش پائے ہوئے اور ایک ساتھ کھیلے ہوئے بہن بھائی، خون کے رشتے، اعزہ واقارب، جانی یار، احباب، ہمسائے، گھر بار، زمینیں، بنگلے، کوٹھیاں، کاریں، کارخانے، کاروبار، لاکھوں روپے کا بینک بیلنس، خوبصورت مکان، صوفے سیٹ، گدیلے، فرنیچر اور دیگر سامان تعیش ہر ہر چیز کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اور کہتا ہے: ﴿أَنَّهُ الْفِرَاقُ﴾ ”اب تو کوچ کا نقارہ بج گیا“.

۔لو مَلَک الموت نے روح کھینچ لی!۔اور گھر میں قیامت برپا ہو گئی!۔یہ ہے انجام ترا! آخرت کو بھلا کرا!۔۔طرب زارِ دنیا میں دادِ عیش دینے والے!؎

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس اتنی سی حقیقت ہے فریبِ خوابِ مستی کی!
کہ آنکھیں بند ہوں اور آدمی افسانہ ہو جائے

رحمت عالم کے سامنے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیوی امّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ کے پاس اس وقت تشریف لائے، جبکہ ان کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں. آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں کو بند کیا، پھر فرمایا: "جب روح قبض کی جاتی ہے تو اس کے ساتھ بینائی جاتی رہتی ہے". (یہ سمجھ کر کہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے ہیں) ان کے گھر والے چلا پڑے، آپ نے فرمایا: "اپنی جانوں پر بھلائی کی دعا کرو، (یعنی واویلا اور بددعا نہ کرو) کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں". (تو پھر تمہیں بھلی دعا کرنی چاہئے)، پھر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "**اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لأبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ**". [مسلم]

"الٰہی! ابوسلمہ کو بخش دے اور اس کا درجہ ان لوگوں میں بلند کر جو سیدھی راہ دکھائے گئے ہیں، اور اس کے پس ماندوں میں تو اس کا جانشین (یعنی کارساز) ہو. اور ہم کو اور اس کو بخش دے، اے جہانوں کے پروردگار". [مسلم]

ملاحظہ: روح جب نکل جاتی ہے تو بینائی بھی چلی جاتی ہے. اب آنکھوں کا کھلا رہنا بے سود ہے اور ڈراؤنا بھی اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کو بند کر دیا. پس روح نکلنے کے بعد میت کی آنکھوں کو بند کر دینا چاہئے.

یہ وہی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ہیں، جن کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے. یہ بڑے درجہ کے صحابی ہیں. رسول اللہ ﷺ کے رضائی بھائی ہیں، اور پھوپھی کے بیٹے بھی. یہی سب سے پہلے مع عیال ہجرت کر کے مدینہ منورہ آپ ﷺ کی خدمت میں آئے. ان ہی کی بیوی امّ سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں، جن کو اِن کی وفات پر از حد صدمہ پہنچا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی فرمودہ دعا پڑھی، جو یہ ہے: "**اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَأَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا**". "اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور مجھے نعم البدل عطا کر". پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں لامثال نعم البدل عطا کیا، کہ رحمت للعالمین ﷺ کو ان کا خاوند بنا دیا.

یہ دعا ہر مصیبت پر چھوٹی ہو یا بڑی پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "**مَا مِنْ مُسْلِمٍ**

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ- إِلاَّ أَخْلَفَ اللهُ لَهُ خَيْرًا" "جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے، پھر وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو پہلے سے بہتر عوض دیتا ہے"۔ [مسلم]

قریب المرگ پر سورۂ یٰسین پڑھیں:

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلَى مَوْتَاكُمْ" (۱) "قریب المرگوں پر سورۂ یٰسین پڑھو"۔ [ابوداود]

سورۂ یٰسین میں بڑے معرکے کے مضامین ہیں۔ اللہ کا ذکر، قیامت کا حال، مردوں کے زندہ ہونے کی خبر، توحید باری تعالیٰ، شرک کی تردید، مصائب و حوائج میں صرف اللہ ہی کام آتا ہے، کوئی بلا کو ٹالنے والا نہیں، وغیرہ!

مرنے والے کو سورۂ یٰسین سنانے کی یہی حکمت معلوم ہوتی ہے کہ وہ ان باتوں کو سنے، غور کرے، ان پر ایمان پختہ کرے اور دل ہی دل میں پچھتائے، توبہ کرے اور رخصت کے وقت اللہ سے لو لگا کر چلتا بنے ؎

لو وصل کی ساعت آ پہنچی اور حکم حضوری پر ہم نے
آنکھوں کے دریچے بند کئے اور سینے کا در باز کیا

یٰسین سننے کا اہل ہونا چاہئے:

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ آدمی خواہ کتنا ہی بدعمل ہو؛ زندگی بھر اس نے نہ نماز پڑھی، نہ روزہ رکھا، نہ مسجد دیکھی، نہ جمعہ پڑھا، نہ علمائے کرام سے وعظ سنا، نہ اخلاق درست، نہ کردار صحیح، غرض پورا پورا بدعمل، بے دین رہا ہو، یہ بھی جب مرنے لگے تو اس کو یٰسین سنا دو، بس بخشا گیا۔

اللہ تعالیٰ سب کو نیک اعمال کی توفیق دے اور سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے، دل تو یہی چاہتا ہے کہ کوئی کلمہ گو نجات سے محروم نہ رہے، لیکن قرآن و حدیث کی رو سے معاملہ بڑا نازک اور خوفناک دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح کہ نجات کا سارا دارومدار اعمالِ صالحہ پر ہے۔ قرآن مجید میں جہاں بھی نجات پانے والوں یا جنتیوں کا ذکر آتا ہے، اس سے پہلے ﴿ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ ضرور مذکور ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مومن، موحد، سنت کے مطابق نیک اعمال کرنے والے ہی نجات پائیں گے، ان ہی کی دنیا اور آخرت کی سب منزلیں آسان ہوں گی اور ان ہی پر اللہ کا فضل ہوگا، اور بدعملوں کے لئے آخرت میں سزاؤں کے وعدے ہی دیئے گئے ہیں۔ پھر

(۱) اس حدیث کو محققین علماءِ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (ارواء الغلیل۔ البانی ج ۳/ ۱۵۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس دلیری پر یہ کہا جائے کہ ایک بے دین، بدعمل آدمی کو سورۂ یسٓ سنادو، اور رسمِ قُل شاندار سی کر دو، تو وہ نجات پا جائے گا؟ ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا. تاجدارِ والیِ بطحاء فداہ-ابی وامی-ﷺ نے اپنی بیٹی اور پھوپھی کو فرمایا: "يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ وَّ يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللهِ اعْمَلاَ لِمَا عِنْدَ اللهِ فَإِنِّيْ لاَ أُغْنِيْ عَنْكُمَا مِنَ اللهِ شَيْئًا". [طبقات ابن سعد] "اے فاطمہ محمد کی بیٹی! اور اے صفیہ! اللہ کے رسول کی پھوپھی! (سنو!) اللہ کے ہاں کام آنے والے نیک عمل کر لو، میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا".

بیٹی آپ کے جگر کا ٹکڑا اور پھوپھی بھی آپ کے خون کا رشتہ، رسولِ اکرم ﷺ نے دونوں کو صاف سنا دیا کہ نجات کے لئے تمہارے نیک اعمال ہی کام آئیں گے، میں قیامت کو تمہارے کام نہیں آؤں گا. یعنی اگر اللہ نے پکڑ لیا تو میں چھڑا نہ سکوں گا. کس قدر خوف کا مقام ہے. پھر سب کو اپنی عملی زندگی بنانی چاہیئے، اور یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ یسٓ سننے اور قُل اور چالیسویں کے ختم سے نجات ہو جائے گی، عملوں کی کوئی ضرورت نہیں. زندگی شترِ بے مہار کی طرح بے شک گزرے. اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا ہے:ؔ

بہ بندِ صوفی و ملا اسیری! حیات از حکمتِ قرآں نہ گیری
بآیاتش ترا کارے جز ایں نیست کہ از یسٓ او آساں بہ میری

(صوفی و ملا کی بندش کا تو قیدی ہے، قرآن کی حکمت سے تو نے زندگی نہ پائی. اس بات کے سوا قرآنی آیات سے تیرا کوئی کام نہیں کہ قرآن کی یسٓ کے ساتھ تو بآسانی مر جائے).

مطلب یہ کہ غلط کار صوفی و ملا اور دنیاوی علماء و مشائخ نے اپنی ہوا و ہوس کے جال میں تجھے پھنسا لیا، قید کر لیا، اس لئے تو نے قرآن کی حکمت سے زندگی حاصل نہ کی، کہ قرآن ایک پیامِ حیات ہے، انقلاب آفریں زندگی بخشنے والا ہے. تو نے قرآن سے یہ زندگی نہ لی، صرف اتنا کام لیا کہ اُس کی یسٓ سے تیری جان آسانی سے نکلے.

لیکن یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ تمام عمر قرآن کے نزدیک نہ گئے، قرآن کی کسی بات پر عمل نہ کیا، مرنے لگے تو-پڑھو یسین-اللہ نیتوں کو جانتا ہے، وہ کبھی دھوکے میں نہیں آسکتا.

اس سے ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ مرنے والے کو یسٓ نہیں سنانی چاہیئے؛ البتہ سننے والے کو اس کا اہل ہونا چاہیئے. بسم اللہ و اللہ اکبر پڑھنے سے وہی جانور ذبح ہو گا اور کھانے کے لائق ہو گا، جو اس کا اہل ہے:

تو خاک کی مٹھی ہے اجزا کی حرارت سے برہم ہو، پریشاں ہو، وسعت میں بیاباں ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات پر رسول اللہ کے آنسو:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو (پیشانی پر) بوسہ دیا، اس حالت میں کہ وہ میت تھے اور آپ ﷺ روتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے آنسو عثمان کے چہرے پر بہتے۔ [ابوداود، ابن ماجہ]

ملاحظہ: مدینہ منورہ میں مہاجروں میں سب سے پہلے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی، اور بقیع بن سب سے پہلے یہی دفن کئے گئے، رسول اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ایک پتھر اٹھا کر ان کی قبر پر رکھ دیا، تاکہ نشان رہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میت پر بوسہ دینا اور آنسوؤں سے رونا جائز ہے۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیا "وَهُوَ مَيِّتٌ" اس حال میں کہ آپ کی وفات ہو چکی تھی۔ [ترمذی، ابن ماجہ]

تجہیز و تکفین میں جلدی کرو:

حصین بن وَحوَح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، اور (دیکھ کر) فرمایا: ”میں گمان کرتا ہوں کہ طلحہ قریب الموت ہیں، تم مجھ کو ان کی وفات کی خبر دینا (تاکہ آؤں اور ان کی نمازِ جنازہ پڑھوں) اور ان کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا، اور کسی مسلمان مردے کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اس کے اہل کے درمیان اسے روک رکھا جائے“۔ [ابوداود]

ملاحظہ: میت کو جلدی دفن کرنے کا ارشاد فرمایا، کیونکہ اس کے متعفن ہونے کا ڈر ہے۔ اگر میت متعفن ہو جائے، سڑ جائے تو لوگ نفرت کریں گے اور میت کی تحقیر اور بے عزتی ہوگی، حالانکہ مومن بڑی عزت والا ہے۔

میت پر آنسو بہانا اور رونا:

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے کسی کو آپ ﷺ کی طرف کہلا بھیجا کہ میرے بیٹے کی نزع کی حالت ہے، لہذا آپ تشریف لائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے زینب کو سلام کہلا بھیجا، اور فرمایا کہ ”اس کو کہو اللہ ہی کے لئے ہے، جو چیز کہ لے لے۔ اور اسی کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو چیز کہ دے دے. (یعنی اولاد کے فوت ہونے پر جزع فزع نہ کرنا چاہئے، کیونکہ وہ اللہ کی امانت ہے، جب چاہے واپس لے لے) اور سنو! ہر چیز اللہ کے پاس ایک مدت معین تک ہے. (یعنی تیرے بچہ کی زندگی اتنی ہی مقدر تھی، جتنی دیر زندہ رہا) حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے پھر آپ ﷺ کو بلا بھیجا اور قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں؛ چنانچہ آپ تشریف لے گئے. آپ ﷺ کے ہمراہ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور زید بن ثابت صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اور لوگ تھے. بچے کو آپ کی گود میں رکھ دیا گیا اور بچے کی روح حرکت میں تھی. (یعنی جان کنی کی حالت تھی). رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے. اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ رحمت ہے، جس کے دل میں اللہ چاہے رکھ دے، اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں ہی پر رحم کرتا ہے". [بخاری ومسلم]

یہ رونا رحمت ہے:

ملاحظہ: سعد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا؟ یعنی موت پر آپ روتے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ "یہ رونا رحمت ہے، یعنی رحم دلی ہے اور اللہ تعالیٰ رحم دلوں پر مہربانی فرماتا ہے".

تو موت یا دوسرے دردناک حالات پر جن لوگوں کے دل پسیج جاتے ہیں اور آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں، وہ زار وقطار رو پڑتے ہیں. یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ رحمت فرماتا ہے؛ البتہ چلا کر رونا، منہ پیٹنا، نوحہ کرنا، گریبان پھاڑنا اور ہائے وائے پکارنا یہ حرام ہے.

رحمتِ عالم کے سامنے آپ کا بیٹا فوت ہو گیا:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس لڑکے (ابراہیم) کو دیکھا جب اس کی جان رسول اللہ ﷺ کے سامنے نکل رہی تھی. نبی کریم ﷺ کے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: "**تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلاَ نَقُولُ إِلاَّ مَا يَرْضَى رَبُّنَا إِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ**" "آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے، اور ہم صرف وہی کہتے ہیں جو ہمارے رب کو پسند آئے. (یعنی إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) اے ابراہیم! تیری جدائی کے سبب ہم بہت غمگین ہیں". [ابوداود، بخاری]

رسولِ اکرم ﷺ کا یہ بیٹا ۱۸ ماہ کا -ابراہیم- حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن پاک سے تھا. یہ اپنی دایہ (Milk-Nurse) خولہ کے گھر پر ہی بیمار ہو گیا، خولہ کے شوہر ابو سیف لوہار تھے. نبی کریم ﷺ کو بچے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازک حالت کی اطلاع ملی تو آپ ابو سیف کے گھر تشریف لے گئے، دیکھا تو بچہ دم توڑ رہا ہے. یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ابراہیم کی روح پرواز کر گئی. رسولِ اکرم ﷺ کی آنکھیں چھم چھم رونے لگیں، داڑھی مبارک تر ہو گئی کہ آخر لختِ جگر تھا. عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ روتے ہیں؟ فرمایا: ''ابنِ عوف! یہ رحمت کی نشانی ہے''.

غور کریں کہ وہ لوگ کتنے اللہ سے ڈرنے والے تھے. ان کا خیال تھا کہ شاید محض رونا بھی صبر کے منافی ہے، اور اس سے بھی اللہ ناراض ہو جاتا ہے. اس لئے نبی کریم ﷺ سے پوچھنے لگے. پھر آپ ﷺ نے فرمایا، گویا مسئلہ بتایا کہ آنسوؤں کا آنا رحمت ہے، یعنی رحم دل ہونے کا نشان ہے. اس میں کوئی حرج نہیں، سنگ دلی نہ چاہئے؛ بلکہ آدمی کو رقیق القلب ہونا چاہئے. اور اشکوں کے آنے سے صبر نہیں ٹوٹتا؛ البتہ نوحہ کرنا؛ واویلا کرنا؛ اور بے صبری کے کلمات منہ سے نکالنا، صبر کے خلاف ہے.

پھر آپ ﷺ نے اللہ **فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ** کے آگے اپنی عاجزی کا اظہار یوں فرمایا: "**وَلَا نَقُولُ**" اور ہم نہیں کہتے، یعنی اللہ نے جو میرے دل کا پھل توڑ لیا ہے، میرے ہاتھوں سے میرا بیٹا لے لیا ہے، اس پر میں اللہ کے آگے کچھ نہیں کر سکتا، کوئی بات نہیں کہہ سکتا، سوائے اس ایک بات کے کہ اس کی رضا پر راضی ہوں. وہی بات کہتا ہوں جو اس کو پسند ہے کہ ہم سب اللہ کی دولت ہیں، اور ہم سب کو اسی کے پاس لوٹ جانا ہے؛ اگرچہ میری آنکھیں برکھا برسا رہی ہیں. ابراہیم کی موت سے دل بڑا غمناک ہے. بایں ہمہ -سرِ تسلیم- مرضیِ ذوالجلال کے حضور خم ہے. جو چاہے، میں بھی وہی چاہوں، جو اس کو پسند وہ مجھ کو پسند، وہ راضی میں بھی راضی -ﷺ-.

اللہ کتنی شان والا ہے تو، کہ تیری جناب میں ''بعد از خدا بزرگ'' ہستیِ اکرم الاولین اور اکرم الآخرین رسول ﷺ کس عجز سے سجدہ ریز ہیں. معبود لازوال ؎

لن ترانی کے ترانے نہ سنا حسنِ تمام — ذرہ ذرہ تیرے جلوؤں کا تمنائی ہے
حادثے گردِ رہِ زیست ہوئے جاتے ہیں — یوں ترے غم سے ارادوں نے جِلا پائی ہے

عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمٰن کی وفات:

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی وفات حبشہ میں ہو گئی، اور وہ ایک موضع ہے. پھر ان کو مکہ میں لایا گیا اور یہاں ہی دفن کئے گئے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب حج کرنے مکہ تشریف لائیں تو (اپنے پیارے بھائی) عبدالرحمٰن کی قبر پر گئیں اور کہا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكُنَّا كَنَدْمَانَىْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّيْ وَمَالِكًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

"اور ہم دونوں جذیمہ کے دو ہم نشینوں کے مانند آپس میں مدتِ مدید سے جدا نہ تھے، یہاں تک کہ کہا گیا، ہرگز نہ جدا ہوں گے. پس جب ہم جدا ہوئے تو میں اور مالک، باوجود ایک لمبی مدت تک ساتھ رہنے کے، گویا ہم نے ایک رات بھی اکٹھے نہ گزاری".

(ان اشعار کو پڑھنے کے بعد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: قسم اللہ کی! اگر میں تیرے پاس (حبشہ میں) تیرے مرنے کے وقت حاضر ہوتی، تو تجھے اسی جگہ دفن کیا جاتا جہاں تو مرا تھا، (یعنی حبشہ میں ہی تجھے دفن کراتی، کہ مکانِ موت سے نقل نہ کرنا سنت اور افضل ہے) اور اگر میں تیرے پاس وفات کے وقت حاضر ہوتی تو میں تیری زیارت نہ کرتی، یعنی تیری قبر کی. [ترمذی]

بھائی کی جدائی کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو غم:

عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ پردیس میں فوت ہوگئے، تو ان کو حبشہ (مکہ کے قریب ایک موضع ہے) سے مکہ لایا گیا اور وہیں دفن کر دیا گیا. عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب حج کرنے مکہ مکرمہ آئیں تو بھائی کی محبت نے جوش مارا؛ چنانچہ ان کی قبر پر چلی گئیں اور اشعارِ مذکور پڑھے.

یہ اشعار متمم بن نویرہ کے ہیں. اس کا بھائی مالک بن نویرہ فوت ہوا تو متمم نے اپنے بھائی کے مرثیہ میں یہ شعر کہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنے مناسب حال پا کر بھائی کی قبر پر پڑھ دیئے، باکمال شعراء کا کلام عموماً لوگوں کے حالات اور نفسیات کے مطابق ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ لوگ اسے اپنی واردات اور نفسیات کا ترجمان سمجھ کر اس سے حظ اٹھاتے ہیں. ایسا شاعر بڑا مقبول ہوتا ہے، جیسا کہ اقبال رحمہ اللہ نے اپنی والدہ کو دفن کر کے کہا تھا:ـــــ

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
اور سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

پھر لوگوں نے مناسب حال اپنے عزیزوں کی قبروں پر سیکڑوں بار یہ شعر پڑھا اور پڑھ رہے ہیں.

اب آپ مذکورہ اشعار کا مطلب سمجھیں، پھر آپ جان لیں گے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان اشعار کو اپنے بھائی کے مناسب حال کیوں کر جانا.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متمم بن نویرہ کے اشعار کا مطلب:

متمم کہتا ہے: میں متمم اور میرا بھائی مالک، جذیمہ کے دو ہم نشینوں کے مانند مدت مدید (زمانے) سے تھے، یہاں تک کہا گیا کہ یہ ہرگز جدا نہ ہوں گے.

جذیمہ عراق اور جزیرۂ عرب کا ایک بادشاہ تھا، اس کے دو ندیم یعنی ہمنشین تھے؛ ایک کا نام مالک اور دوسرے کا عقیل تھا. چالیس برس تک یہ دونوں جذیمہ کے ہم صحبت رہے، کبھی جدا نہ ہوئے تھے، اور لوگ ان کی ہم نشینیِ دراز کے باعث کہتے تھے کہ یہ کبھی جدا نہ ہوں گے.

متمم کہتا ہے: جذیمہ کے ندیموں یا ہمنشینوں کی طرح ہم دونوں بھائی بھی مدتِ مدید سے اکٹھے رہے ہیں، کبھی علیحدہ نہیں ہوئے.

پس جب ہم جدا ہوئے، گویا کہ میں اور مالک، یعنی میرا بھائی مالک جب مرگیا تو ہم جدا ہو گئے، پھر ایسا معلوم ہوا کہ باوجود مدتِ مدید کی ہم نشینی اور یکجائی کے ہم نے ایک رات بھی اکٹھی نہیں گزاری ۔

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑتے جاتے ہیں
مگر گھڑیاں جدائی کی گزرتی ہیں مہینوں میں [اقبال]

ایک رات بھی اکٹھے نہیں رہے:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے پیارے بھائی کی قبر پر یہ اشعار انہی معنوں میں پڑھے، کہ ہم دونوں بہن بھائی مدت مدید (زمانہ) تک اکٹھے رہے، یک جان رہے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کبھی جدا نہ ہوں گے لیکن جب ہم جدا ہوئے ہیں، عبدالرحمٰن مجھے داغِ مفارقت دے گئے ہیں تو باوجود زمانہ دراز کی ہم نشینی کے ایسا معلوم ہوتا ہے -لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا- کہ ایک رات بھی اکٹھے نہیں رہے ۔

یہ آئی کون سی منزل نہ ساحل ہے نہ دریا ہے
شناور بحرِ غم کا اب کہاں ڈوبے کہاں نکلے

میت کا مکانِ موت پر دفنانا افضل ہے:

پھر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "وَاللهِ لَو حَضَرْتُكَ" "اللہ کی قسم ہے! اگر میں تیرے پاس حاضر ہوتی" "مَا دُفِنْتَ إِلاَّ حَيْثُ مُتَّ" "تو تجھے اسی جگہ دفن کیا جاتا، جہاں تو مرا تھا".

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اگر تیرے مرنے کے وقت میں موجود ہوتی تو تجھے وہیں دفن کراتی، کیونکہ جہاں موت ہو، سنت یہی ہے۔ افضلیت اسی میں ہے کہ وہیں دفن کیا جائے۔ آگے فرمایا: اور امت کی عورتوں کو ایک اہم مسئلہ بتایا:

"وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ" "اور اگر میں تیرے پاس حاضر ہوتی تو تیری زیارت کو نہ آتی"۔

یعنی اگر تمہارے مرنے کے وقت میں حاضر ہوتی تو ملاقات ہو جاتی، پھر قبر پر نہ آتی۔ چونکہ تمہیں مرتے وقت بھی نہ دیکھا تھا، اس لئے قبر کو دیکھا ہے، تاکہ ملاقات کے قائم مقام ہو۔ اب دوبارہ قبر پر نہ آؤں گی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے ؎

مسلسل آج آنسو آرہے ہیں ۔۔۔ دیئے جل جل کے بجھتے جا رہے ہیں
نہیں برسات تھمتی کیا ستم ہے! ۔۔۔ غضب کے آج بادل چھا رہے ہیں

عمرو بن عاص کی عالمِ نزع میں وصیت:

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے (عبداللہ) سے حالتِ نزع میں کہا: (بیٹا سنو!) جب میں مر جاؤں تو میرے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی اور نہ آگ لے جائی جائے، پھر جب (جنازہ پڑھنے کے بعد) مجھے دفن کرنے کا ارادہ کرو، تو مجھ پر سہولت سے مٹی ڈالو۔ (یعنی تھوڑی تھوڑی کر کے) پھر میری قبر کے گرد کھڑے رہنا (ثابت قدمی کی دعا مانگنے کے لئے)، اس قدر کہ اونٹ ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جائے۔ یہاں تک کہ میں تمہاری موجودگی سے آرام پکڑوں، (یعنی تمہاری دعاؤں، اذکار، اور استغفار سے جو تم میرے لئے قبر پر کھڑے کھڑے کرو گے) اور جان لوں کہ میں اپنے پروردگار کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ [مسلم]

زمانۂ جاہلیت میں نوحہ کرنے کی لوگوں میں رسم تھی، بڑے اہتمام سے عورتیں ماتم کرتی تھیں سیاہ لباس پہنتیں، سینہ کوبی کرتیں، بال نوچتیں، رخسار پیٹتیں، چیختی چلاتیں، گریبان پھاڑتیں، بین کرتیں، حتی کہ میت کے ساتھ نوحہ کرنے والیاں ہوتیں۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ میرے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی نہ ہو، خبردار! کوئی ہائے وائے کا سامان نہ ہو۔

پھر دورِ جاہلیت میں میت کے ساتھ آگ بھی لے جاتے تھے اور فخر و ریا اور تکبر کے لئے کہ جنازہ کی شان دوبالا ہو، اس پر خوشبو جلاتے تھے۔ جنازے کے ساتھ اگر بتیاں جلانا، مشعلیں روشن کرنا، بتاشے اور مٹھائی لے کر جانا، باجا بجانا، سونگی میوہ بانٹنا، یہ سب کام ہندوؤں اور کافروں کے ہیں بعض مسلمان بھی ایسی بعض باتیں کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، انہیں توبہ کرنی چاہئے.

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو جنازے کے ساتھ آگ وغیرہ لے جانے سے منع کر دیا. مسلمانوں کو ان کی وصیت سے سبق سیکھنا چاہئے اور جاہلیت کی رسموں کو آج ہی ترک کر دینا چاہئے. عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیٹے کو فرمایا کہ جتنا وقت اونٹ کے ذبح کرنے اور اس کا گوشت تقسیم کرنے میں لگتا ہے. اتنا وقت میری قبر کے گرد کھڑے رہ کر میرے لئے ثابت قدمی کی دعائیں مانگنا، میرے لئے استغفار کرنا اور اذکارِ الٰہی پڑھنا، تاکہ میں بسبب تمہارے آرام پاؤں. یعنی تمہاری دعاؤں، اذکار اور استغفار کے سبب.

رسول اللہ ﷺ بھی دفن کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر میت کی بخشش اور ثابت قدمی کی دعا کرتے تھے. جیسا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے. وقف عليه. تو قبر پر توقف کرتے اور فرماتے: "اِستَغْفِرُوْا لأَخِيكُمْ وَاسئَلُوْا لَهُ بِالتَّثبِيتِ فَإِنَّهُ الآنَ يُسئَلُ". "اپنے بھائی کے لئے بخشش مانگو اور اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو، کہ وہ اس وقت پوچھا جاتا ہے" [ابوداود] یعنی منکر اور نکیر اس وقت اس سے سوال کریں گے، لہٰذا تم اس کی ثابت قدمی کی دعا کرو کہ اللہ اسے سوالوں کے جوابوں میں کامیاب کرے اور اسے سکون حاصل ہو جائے.

کیا گھر والوں کے رونے سے مردے کو عذاب ہوتا ہے؟

عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ عنہا کے روبرو یہ ذکر کیا گیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ زندوں کے میت پر رونے کے سبب میت کو عذاب ہوتا ہے. یہ سن کر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "يَغْفِرُ اللهُ لأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمنِ أَمَا إِنَّه لَمْ يَكْذِبْ وَلكِنَّه نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ" "اللہ ابو عبدالرحمٰن کو (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) بخشے. عبداللہ نے ہرگز جھوٹ نہیں بولا، لیکن وہ بھول گئے (یعنی جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے سنا، وہ صورت خاص سے متعلق تھا) یا خطا کی: (کہ مراد عام لے لیا)".

"إِنَّما مرَّ رسولُ اللهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فقَالَ: "إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا". [بخاری]

(سنو!) رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کی قبر کے پاس سے گزرے، جس پر رویا جا رہا تھا. تو آپ نے فرمایا: "اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے".

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رونے سے کافر میت کو عذاب ہوتا ہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا یہ سمجھانا چاہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے خاص یہودیہ کے حق میں فرمایا تھا، بطورِ کلیہ کے نہیں فرمایا اور کافر بھی اسی حکم میں شامل ہیں. رسول اللہ ﷺ یہ نہیں فرمایا کہ وہ عورت بسبب رونے کے عذاب کی جاتی ہے، بلکہ یہ فرمایا کہ وہ عذاب میں ہے اور یہ اس کو روتے ہیں، یعنی وہ تو اپنے گناہوں کے سبب عذاب بھگت رہی ہے، ذلیل و خوار ہے اور یہ اس کی محبت میں رو رہے ہیں، اور اس کو مرحوم جانتے ہیں.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سمجھا تھا کہ آپ ﷺ نے بطریق کلیہ کے فرمایا ہے کہ ہر میت کو زندوں کے رونے کے سبب قبر میں عذاب کیا جاتا ہے. عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ حکم خاص یہودیہ عورت اور دوسرے کافروں کے لئے ہے. مطلب یہ کہ میت کافر ہو اور اس پر اس کے اہل روئیں تو اسے قبر میں عذاب ہوتا ہے، اس کے گناہوں کا بھی اور رونے کا زیادہ.

مدینہ منورہ میں محراب مسجد میں عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا اور وہ زخمی ہو گئے، لوگ ان کو اٹھا کر گھر لے گئے. صہیب رضی اللہ عنہ ان کی خبر لینے گئے تو دیکھ کر رو پڑے اور کہنے لگے: "وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ" اے میرے بھائی! اے میرے صاحب! اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے صہیب! کیا تو مجھ پر روتا[1] ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ". "البتہ مردہ کو عذاب دیا جاتا ہے، اس کے گھر والوں کے اس پر تھوڑا رونے سے بھی". (یعنی جو رونا آواز اور نوحہ کے ساتھ ہو).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "يَرْحَمُ اللهُ عُمَرَ لاَ وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ". "اللہ عمر رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے اس طرح نہیں حدیث فرمایا کہ مردہ اس کے اہل کے اس پر رونے سے عذاب دیا جاتا ہے" "وَلٰكِنَّ اللهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ". "بلکہ اللہ کافر کے عذاب میں اس کے اہل کے اس پر رونے سے اضافہ کر دیتا ہے". "قَالَتْ عَائِشَةُ: حَسْبُكُمُ الْقُرآنُ وَلاَ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَى" عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(۱) عمر رضی اللہ عنہ نے جو صہیب رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تو مجھ پر روتا ہے، یہ بطور احتیاط کہا کہ اس پر زیادتی ہو کر نوحہ تک نوبت نہ آجائے اور دیکھا دیکھی دوسرے بھی زور زور سے چلا کر رونا شروع نہ کر دیں. ورنہ عمر رضی اللہ عنہ خوب جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کئی میتوں پر آنسو بہا چکے تھے. اور اس طرح کا رونا نرم دلی کی نشانی ہے جو منع نہیں ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: تمہارے لئے قرآن کی آیت کافی ہے (جس میں ارشاد ہے کہ) کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے".

[بخاری، مسلم]

عائشہ رضی اللہ عنہا کا فتویٰ:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ کافر میت پر جو اس کے گھر والے روتے، واویلا اور نوحہ کرتے ہیں، اس کے سبب اس پر عذاب زیادہ کیا جاتا ہے؛ مسلمان میت پر ایسا نہیں ہوسکتا. گویا حدیث رسولِ پاک ﷺ کافر میت کے متعلق ہے، مسلمان میت کے لئے نہیں. پھر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قرآن کی آیت پڑھ کر دوٹوک فیصلہ کر دیا: "وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَىٰ" "کہ کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے". یعنی گناہ زید کرے اور اس کی سزا بکر کو ملے، یہ نہیں ہوسکتا. روئیں میت پر گھر والے اور عذاب ہو میت کو، یہ کیوں؟

بین اور نوحہ کافروں کی رسم ہے:

حاصل کلام یہ کہ میت پر رونا، پیٹنا، بین کرنا بڑا گناہ ہے اور زمانۂ جاہلیت کے کافروں کا کام ہے، جو نبی کریم ﷺ نے قطعاً حرام کر دیا.

دورِ جاہلیت میں نوحہ زنی کو بڑی اہمیت دی جاتی تھی. وہ میت کی خوبیاں بیان کر کر کے روتے، رلاتے، اور سینہ کوبی کرتے تھے. ہر کوئی اس رسم کو اچھا جانتا تھا؛ بلکہ مرنے والا وصیت کر جاتا تھا کہ اس کی میت کو نوحہ زنی سے سنوارنا، حتیٰ کہ قبر تک روتے رلاتے جانا. پس ایسی کافر میت پر رونے سے اس کو قبر میں ضرور عذاب زیادہ ہوگا کہ وہ اس نوحے اور بین کو پسند کرتا تھا، اور اس پر راضی تھا.

بین پر رضامند شخص عذاب پائے گا:

اسی طرح اگر مسلمان کے گھر میں بھی موت کے موقع پر نوحہ اور بین ہوں، اور گھر کا مالک نہ منع کرے، ٹس سے مس نہ ہو تو گویا کافروں کی رسم سے راضی ہوا. اس نے اپنے گھر میں اسلامی ماحول پیدا ہی نہ کیا. ایسا مسلمان جب مرے گا اور اس کی میت پر بین ہوں گے، گھر والے چلائیں گے، پیٹیں گے تو اس کو بھی قبر میں اس پاداش میں دکھ ہوگا کہ اس کے سامنے موت کے موقع پر صبر کی دھجیاں اڑتی تھیں اور نوحے ہوتے تھے، اور وہ منع نہ کرتا تھا. اور اسی دستور کے مطابق اس کی میت پر بین ہوئے. تو اس کے سبب جتنا وقت اللہ چاہے گا، اس کو تکلیف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مبتلا رکھے گا کہ اس کی میت پر اس کی مرضی سے نوحے ہوئے۔

"میت پر رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے"۔ اس حدیث کا مطلب بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ جتنا وقت گھر والے ناجائز روئیں گے، غلط ڈھنگ سے رونے کے سبب اتنا وقت میت کو رنج ہوگا۔

بری الذمہ آدمی امن میں ہے:

یاد رہے کہ جو شخص صوم وصلاۃ، روزہ وزکاۃ کا پابند ہو، کتاب وسنت کے نور میں زندگی گزارتا ہو، موت وفوت کے مواقع پر کوئی غیر شرع کام نہ کرتا ہو اور نہ گھر میں ہونے دیتا ہو، نوحے بین کا سخت مخالف ہو، موتوں پر اسے برداشت نہ کرتا ہو۔ ایسے شخص کی میت پر اگر کوئی نوحے یا بین کرے گا، برا رونا روئے گا تو اس کو کوئی عذاب نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ ہر طرح سے بری الذمہ ہو کر مرا ہے، "وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَى" "نوحہ زنوں کے گناہ کا بوجھ یہ نہیں اٹھائے گا"۔

چونکہ مسئلہ بڑا نازک ہے اور احتیاط کا تقاضا کرتا ہے، اس لئے ہر مسلمان موحد بھائی کو چاہئے کہ وہ ضرور وصیت کر رکھے کہ اس کی میت پر کوئی برا(۱) رونا نہ روئے، نوحہ اور بین نہ کرے، آنکھوں سے برکھا بے شک برسے، زبان اور آواز پر سخت ضبط رہے، اس کی تجہیز وتکفین اور تدفین سنت کے مطابق ہو، کوئی بدعت کا کام ہرگز نہ کیا جائے۔ تیجے، دسویں، چالیسویں، برسی، روح ملانے کے ختموں سے سخت گریز کیا جائے۔ ہاں بخشش کی دعائیں ہمیشہ ضرور ضرور ہوتی رہیں۔ اور صدقات، خیرات اللہ کے نام پر ریا سے بچ کر ایصالِ ثواب کی نیت سے کئے جائیں۔

نوحہ کرنے والی عورت پر لعنت

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ۔ [ابوداود]

(۱) مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "مَنْ نِيحَ عَلَيهِ فَإِنَّهُ يُعذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيهِ يومَ القيامةِ" [بخاری، مسلم] "جس پر نوحہ کیا جاتا ہے، نوحہ کئے جانے کے سبب اسے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا"۔ معلوم ہوتا ہے کہ نوحہ کرنے کا مسئلہ بڑا نازک اور لرزہ خیز ہے۔ خبردار! مسلمان کو میت پر ہرگز ہرگز نہ چلا کر رونا چاہئے، نہ بین کرنا چاہئے، نہ مردے کی بھلائیاں پکار پکار کر اونچی اونچی رونا چاہئے۔ آنکھوں سے آنسو بہاؤ، خواہ جگر کٹ کر اشکوں کی راہ بہہ جائے۔ لیکن زبان اور آواز قابو میں رکھو۔ اگر آپ اپنی میت کی خیرخواہی چاہتے ہیں اور جو لوگ بقید حیات ہیں، ان کو چاہئے کہ زندگی بھر نوحہ کے سخت مخالف رہیں تاکہ ان کی میت نوحہ کے خطرہ سے امن میں رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر لعنت فرمائی"۔

ملاحظہ: نوحہ (Lamentation) کہتے ہیں کہ میت کی بھلائی اور خوبی بیان کر کر بلند آواز سے رونا، چلاّ کر مردے کے اوصاف بیان کرنا، یا مطلق بلند آواز سے، یا چلاّ کر رونا، ایسا کرنا شریعت میں حرام ہے۔ جو عورت نوحہ کرے گی، اس پر اللہ کی لعنت اور پھٹکار آئے گی۔

ایسے ہی آپ ﷺ نے اس عورت کو بھی لعنتی فرمایا، جو نوحہ سننے والی ہو۔ یعنی جو اِرادتاً رضا اور رغبت سے سنے۔ یاد رہے کہ اشکوں کا آنا اور دل کا غم کرنا، صبر کے منافی نہیں ہے؛ بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کا نشان ہے۔ نوحہ گری اور شکوہ، اور واویلا کرنا صبر کو توڑ دیتا ہے اور حرام ہے۔ اگر کوئی خود نوحہ اور بین نہ کرے، لیکن کہیں جا کر بین سنے تو وہ بھی لعنتی ہے۔ لہٰذا ایسی مجلسوں میں ہرگز نہیں جانا چاہئے۔

جو چلاّ کر روئے اور کپڑے پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں

یزید بن اوس کہتے ہیں کہ میں ابو موسیٰ کے پاس گیا، وہ بیمار تھے۔ ان کی بیوی نے رونے کا قصد کیا یا رونا شروع کیا۔ ابو موسیٰ نے اس سے کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان نہیں سنا؟ وہ بولی کیوں نہیں! (یعنی سنا ہے) پھر وہ چپ ہو گئی۔ جب ابو موسیٰ فوت ہو گئے تو میں اس عورت سے ملا اور پوچھا: وہ کیا تھا جو ابو موسیٰ نے تجھ سے کہا تھا، کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان نہیں سنا، پھر تم چپ ہو گئی تھی؟ اس (نیک بی بی) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَمَنْ صَلَقَ وَمَنْ خَرَقَ" "جو شخص (میت کے غم میں) اپنا سر منڈا ڈالے، یا چلا(1) کر روئے، کپڑے پھاڑے، وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔ [ابوداود]

غور کریں کہ وہ لوگ (اللہ ان پر رحمت کی بارش کرے) کس قدر اللہ سے ڈرنے والے اور رسولِ رحمت ﷺ کے فرماں بردار تھے۔ ابو موسیٰ نے جب بیوی کو چلا کر روتے دیکھ کر اتنا کہا کہ تو نے فرمانِ رسول نہیں سنا؟ وہ

---

(1) رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے، جو ایک قبر پر آواز سے رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈر واور صبر کرو، وہ بولی "إِلَيكَ عَنِّي" "ایک طرف ہو مجھ سے، کیونکہ تو میری سی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا۔ اور اس عورت نے آپ ﷺ کو نہ پہچانا۔ پھر اس عورت سے کہا گیا کہ وہ تو نبی کریم ﷺ تھے۔ پھر وہ عورت آپ ﷺ کے دروازے پر آئی اور دروازے پر دربانوں کو نہ پایا۔ (کہ روئیں) پس (اندر جا کر) اس نے کہا: میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "**إنَّما الصبرُ عِندَ الصدمةِ الأولى**" "ابتدائے صدمہ کے وقت ہی صبر کا اعتبار ہے"۔ [بخاری شریف] یعنی صبر باعث اجر وہ ہوتا ہے جو شروع مصیبت کے وقت ہو، ورنہ آخر صبر آ ہی جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ گئی اور فوراً چپ ہو رہی. یعنی فوراً رونا جو قابلِ اعتراض تھا، بند کر دیا.

اور قربان جاؤ صحابہ پر- کہ ان کو احادیثِ رسول سننے اور انہیں اپنانے کا کتنا شوق تھا کہ یزید بن اوس، ابو موسیٰ کی وفات کے بعد ان کی بیوی کے پاس گئے اور پوچھا کہ وہ کیا بات تھی؟ جس پر اس نیکوکار خاتون نے حدیث رسول بتادی. سچی بات ہے کہ دراصل اسلام کو صحابہ ہی نے سمجھا اور اس پر دل و جان سے عمل بھی کیا-کیا مجال کہ کوئی صحابی یا اس کی بیوی فرمانِ رسول سن کر فی الفور عمل نہ کرے. وہ لوگ پیدا ہی جنت کے لئے ہوئے اور ان کے کام بھی جنت کے لائق تھے.

رسولِ رحمت نے عورتوں سے عہد لیا:

اسید بن اسید ایک عورت سے روایت کرتے ہیں، اس عورت نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جن باتوں کا ہم سے عہد لیا تھا، ان میں یہ بھی تھیں: "قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِيْ أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لاَّ نَعْصِيَهُ فِيهِ أَنْ لاَّ نَخْمِشَ وَجْهًا وَّلاَ نَدْعُوَ وَيْلاً وَّلاَ نَشُقَّ جَيْبًا وَّلاَ نَنْشُرَ شَعْرًا". "ہم سب عورتوں نے رسول اللہ ﷺ سے عہد کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی نہیں کریں گی، اور (موت میں) منہ نہ نوچیں گی اور خرابی اور تباہی کو نہ پکاریں گی، اور کپڑے نہ پھاڑیں گی، اور بال نہ بکھیریں گی". [ابوداود]

قیامت کے روز نوحہ گر عورت کی سزا

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں چار چیزیں جاہلیت (کفر) کے کام سے ہیں، جنہیں (بدبخت) لوگ نہیں چھوڑیں گے: "اَلْفَخْرُ فِي الأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الأَنْسَابِ وَالاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ" "حسب پر فخر کرنا، نسب پر طعن کرنا، ستاروں کے ذریعہ بارش طلب کرنا اور نوحہ کرنا".

یہ چاروں باتیں دورِ جاہلیت یعنی اسلام سے قبل زمانے کی ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے اسلام میں حرام کر دی ہیں. نہ کسی ذاتی جوہر یا نیک خصلت پر فخر کرو، نہ کسی کے باپ دادا کی برائیاں گناؤ کہ حسب میں فخر کرنے سے اپنی تعظیم اور نسب میں طعن کرنے سے دوسرے کی تحقیر پائی جاتی ہے. اور یہ اعتقاد کرنا کہ فلاں ستارے کے طلوع پر بارش ہوگی، یا فلاں ستارہ فلاں برج میں آئے گا تو مینہ برسے گا، سراسر جاہلیت ہے. ستاروں کی تاثیر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارش کا عقیدہ ایمان ضائع کر دیتا ہے.

اور نوحہ کرنا بھی رسمِ کفار ناہنجار ہے.

یہ باتیں فرما کر سرورِ کائنات ﷺ نے نوحہ گر عورت کے متعلق ارشاد فرمایا: "النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ" "نوحہ کرنے والی عورت اگر بلا توبہ مر جائے گی تو قیامت کے دن موقف میں کھڑی کی جائے گی، اور اس پر تارکول کا کرتہ اور خارش کا کرتہ ہوگا". [مسلم]

نوحہ گر عورت

یعنی بلند آواز سے رونے، چلانے، چیخنے، واویلا کرنے، ہائے وائے پکارنے، کالا لباس پہننے، گریبان پھاڑنے، منہ نوچنے، بال بکھیرنے، سینہ پیٹنے والی عورت اگر دنیا سے بلا توبہ کوچ کر گئی تو قیامت کو اسے قطران اور خارش کا لباس پہنا کر جہنم میں ڈالا جائے گا.

قطران ایک بدبودار، سیاہ رنگ دوا ہے جو درخت ابہل سے نکلتی ہے اور اسے خارشی اونٹوں کو ملتے ہیں. آگ اس میں بہت سرایت کرتی اور بہت جلد بھڑکتی ہے. پٹرول ہی سمجھو. حاصل کلام یہ کہ نوحہ کرنے والی عورت کے جسم پر خارش مسلط ہوگی جو جسم کو جلا کر رکھ دے گی، پھر اس پر قطران ملیں گے؛ تاکہ ایذا زیادہ ہو اور آگ خوب بھڑکے. یوں سمجھئے کہ کسی کے جسم پر رال کا روغن مل کر پھر اس پر تارپین کا تیل چھڑک کر آگ لگائیں تو کیا ہوگا؟ توبہ! اللہ بچائے، اس سے ہزاروں گنا زیادہ نوحہ گر عورت کا برا حال ہوگا، کہ اس کے جسم پر آتش گیر مادہ مل کر حوالۂ آتش کریں گے.

جاہلیت کا فعل بندر اور سور بنا دینے کے لائق ہے:

عمران بن حصین اور ابو برزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم دونوں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ کے ہمراہ نکلے، تو دیکھا کہ کئی شخصوں نے اپنی چادریں اتار کر پھینک دی تھیں. اور (بغیر چادر کے) کرتوں میں چلتے تھے. (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "أَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُونَ أَوْ بِصَنِيعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُونَ" "کیا جاہلیت کے فعل پر عمل کرتے ہو، یا جاہلیت کے کام کے ساتھ مشابہت کرتے ہو". (سنو!) "لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُونَ فِي غَيْرِ صُوَرِكُمْ" "بے شک میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصد کیا کہ تم پر ایسی بددعا کروں کہ تم اپنے گھروں کو اپنی بدلی صورتوں میں واپس جاؤ (یعنی بندر یا سور ہو کر گھروں کو جاؤ". (یہ سن کر صحابہ کانپ گئے) "فَأَخَذُوا أَرْدِيَتَهُمْ" پھر انہوں نے اپنی چادریں لے لیں. "وَلَمْ يَعُودُوا" "اور پھر دوبارہ انہوں نے ایسا کام نہ کیا". [ابن ماجہ]

ملاحظہ: اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ کرتے پر چادر بھی اوڑھتے تھے اور جاہلیت کی رسم یہ تھی کہ جنازہ کے ساتھ جاتے وقت بطورِ ماتم کے چادر اتار جاتے تھے. صحابۂ کرام نے بھی ایک جنازہ میں چادریں اتار دیں تو رسولِ رحمت اِس رسمِ جاہلیت پر اتنے ناراض ہوئے، فرمایا: میں نے قصد کیا کہ تمہارے لئے ایسی دعا کروں کہ تم غیر انسانی صورتوں میں واپس گھروں میں جاؤ، یعنی بندر، سور بن کر لوٹو!

مسلمان بھائیو! بہنو! غور کرو کہ اس معمولی بات پر، یعنی چادر اتار کر چلنے پر نبی کریم ﷺ نے اتنی شدید وعید سنائی کہ شکلیں تبدیل ہو جانے کا خوف دلایا، تو بیاہ شادی اور موت اور ماتم پر ہندوؤں کی بہت سی رسمیں ہم اپنائے ہوئے ہیں، یہ رسمیں ہڈیوں میں رچی ہوئی ہیں، پھر کیا حال ہوگا ہمارا؟ کتنا ناراض ہوگا اللہ ہم پر؟ کیا ہماری اندر کی صورتیں تو نہیں بدل چکیں؟ سیرتیں مسخ تو نہیں ہو چکیں؟ کہ ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے، رسمیں چھوڑنے کی طرف نہیں آتے.

میت کو غسل دینے کا بیان

رحمتِ عالم کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کا غسل:

امّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی (زینب رضی اللہ عنہا) فوت ہوگئیں تو آپ ﷺ ہمارے پاس آئے. اور فرمایا: "ان کو تین بار یا پانچ بار یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور اخیر مرتبہ میں کافور بھی شامل کرو، اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا". امّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ہم غسل سے فارغ ہوگئیں تو آپ کو خبر دی، آپ ﷺ نے اپنا تہبند ہمیں دیا. اور فرمایا: "یہ ان کے بدن سے لپیٹ دو". [ابوداود، بخاری، مسلم]

یعنی تہبند کفن کے نیچے رکھ دو کہ بدن سے لگا رہے.

امّ عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کر کے کہتی ہیں: "مَشَطْنَاهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ" "ہم نے زینب رضی اللہ عنہا کے سر کے بالوں کی تین لٹیں کر دیں". [ابوداود]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینب رضی اللہ عنہا کے بالوں کی تین چوٹیاں کیں:

امّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جن عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دیا تھا، انہوں نے صاحبزادی کے بالوں کی تین چوٹیاں بنادی تھیں. پہلے بالوں کو کھول کر دھویا تھا، پھر تین چوٹیاں بنادی تھیں. [بخاری]

صاحبزادی کے بالوں کی تین چوٹیاں اس طرح بنائیں کہ ایک چوٹی پیشانی کے بالوں سے اور دو چوٹیاں سر کے دونوں طرف کے بالوں سے. [بخاری]

صاحبزادی کے بالوں کو گوندھ کر تین چوٹیاں بنا کر سب بالوں کو پسِ پشت ڈال دیا. [بخاری]

محمد بن سیرین نے امّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے غسلِ میت سیکھا:

محمد بن سیرین رحمہ اللہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے غسل میت سیکھتے تھے انہوں نے کہا: پہلے دو بار بیری کے (پتوں کے) پانی سے غسل دیا جائے. پھر تیسری بار پانی، اور کافور سے. [ابوداود]

غسلِ میت داہنی طرف سے شروع کریں:

رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں سے فرمایا، جو آپ ﷺ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کو غسلِ میت دے رہی تھیں: "إِبدَأنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا" "اس کے داہنے جانب سے اور وضو کے مقاموں سے غسل دینا شروع کرو". [ابوداود]

نوٹ: معلوم ہوا کہ میت کے داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف میں وضو کے مقاموں میں یعنی منہ اور ہاتھ کو مقدم کریں.

غسل میت تین سے سات مرتبہ تک ہے:

امّ عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جس کو مالک نے روایت کیا، اور جس کو حفصہ نے امّ عطیہ سے روایت کیا، اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اس کو تین بار یا پانچ بار، یا سات بار، یا اس سے بھی زیادہ جہاں تک مناسب ہو غسل دو. [ابوداود]

ملاحظہ: یہ جو فرمایا: "غسل دو، سات بار، یا اس سے بھی زیادہ جہاں تک مناسب ہو". دراصل یہ میت کی حالت پر منحصر ہے. بعض میتوں کو زیادہ لمبی بیماری کے باعث زیادہ مرتبہ غسل دیا جائے، پھر کہیں جا کر صاف ہوتی ہیں. اسی لئے نبی کریم ﷺ نے "جہاں تک مناسب ہو" یا "اگر مناسب سمجھو" کے الفاظ فرمادیئے. یعنی غاسل خود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ لے کہ کتنی مرتبہ غسل دینے سے میت صاف ستھری ہوسکتی ہے، اتنی مرتبہ غسل دے لیا جائے. تو غسل کم از کم تین بار اور زیادہ سے زیادہ سات بار تک ہے، اور اگر مزید صفائی کی ضرورت ہو تو اور زیادہ غسل دے لیں، غرض خوب پاکی حاصل ہونی چاہئے.

بیوی خاوند کو اور خاوند بیوی کو غسل دے سکتا ہے:

عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غسل دیا جب ان کی وفات ہوئی. پھر نکل کر مہاجرین سے پوچھا کہ میں روزے سے ہوں اور آج سردی بہت ہے، کیا مجھ پر (غسل میت کے بعد) غسل واجب ہے. انہوں نے کہا: نہیں.[موطأ]

اس سے معلوم ہوا کہ غسل میت کے بعد غاسل کے لئے غسل کرنا لازم یعنی واجب نہیں. ہاں، مستحب ہے، کرہی لینا چاہئے. ابوداود میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ غَسَلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ" "جو کوئی میت کو نہلائے، اس کو چاہئے کہ خود بھی نہائے اور جو جنازہ کو اٹھائے، تو وہ وضو کرے". [ابوداود]

نوٹ: یہ غسل اور وضو واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے.

دوسرا مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے اور ایسے ہی خاوند بھی بیوی کو غسل دے سکتا ہے. کیونکہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیوی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ اگر تم میرے سامنے مر جاؤ گی تو میں تجھے غسل دوں گا. پس مرد اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے.[بلوغ المرام]

میت کو غسل دینے کا مکمل طریقہ:

متذکرۃ الصدر احادیث کی روشنی میں میت کو غسل اس طرح دیں کہ پہلے تختے کو خوب اچھی طرح دھوئیں، پھر میت کے کپڑے اتار کر اس کو تختے پر لٹائیں، اس کا ستر کپڑے سے ڈھانپ لیں، پھر اس کو آبِ دست کرا کر وضو کرائیں، کلی اور ناک میں پانی نہ ڈالیں. لیکن کپڑے کے ٹکڑے، یا روئی سے اس کے دانت، ہونٹ اور سوراخ بینی صاف کریں. پھر اس کو اس پانی سے نہلائیں، جس میں بیری کے پتے جوش دیئے ہوں. پھر سر اور اس کی داڑھی خطمی سے دھوئیں، یا صابن سے صاف کریں. پہلے اسے بائیں کروٹ پر لٹائیں اور پانی ڈالیں، یہاں تک کہ پانی اس کروٹ تک پہنچے جو تختے سے لگی ہے. پھر اسے دائیں کروٹ پر لٹا کر پانی بہائیں، اتنا کہ تختے سے لگی ہوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروٹ تک پہنچے اور اس کا پیٹ نرم نرم ملیں، تاکہ اگر کوئی آلائش ہے تو نکل جائے. تین مرتبہ غسل دو، پانچ مرتبہ دو، سات مرتبہ دو، جب اچھی طرح پاکی کی تسلی ہو جائے تو بس کرو، آخری مرتبہ کے پانی میں کافور ملا کر، وہ پانی اچھی طرح جسم پر بہا دیں.

غسل دینے والا اور اس کے معاون موحد دیندار اور پرہیزگار ہونے چاہئیں، بڑے درد دریغ اور محبت سے اپنے دین کے بھائی کو نہلائیں، بسم اللہ پڑھ کر غسل شروع کریں اور خاتمے پر کلمہ شہادت پڑھیں، پھر اس کا بدن کپڑے سے پونچھیں، اور حنوط (ایک قسم کی مرکب خوشبو جو مردوں کو ملی جاتی ہے) یا کافور، سر، داڑھی اور پیشانی وغیرہ کو لگائیں، اور مشک یعنی کستوری کی خوشبو اگر مل جائے تو وہ لگائیں، ابوداود میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب خوشبوؤں میں بہتر تمہاری مشک (کستوری) ہے“.

غسلِ رسالت مآب ﷺ

برسا ہے شرق وغرب پر ابر کرم ترا
آدم کی نسل پر ترے احساں ہیں بے شمار

محبوب قدسیاں، مخدومِ عرشیاں، رحمت عالم، ختم الأنبیاء، قائدِ مرسلاں، جوہر کانِ ضیا، نیرِ وحی الٰہ، رہروِ جادۂ اسریٰ، نور الہدیٰ، شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ، خیر الوریٰ، حبیبِ الٰہ، اشرفِ انبیاء، شافعِ روزِ جزاء، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی روحِ اطیب (أروا حُنَالهُ الفِدَاءُ) جب جسدِ اطہر کو خیرباد کہہ کر رفیق اعلیٰ سے جا ملی. جب آپ نے خمِ قرآن سے إِنَّكَ مَيِّتٌ کا آبِ حیات نوشِ جاں فرمایا. ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ کے ارم میں جلوہ بار ہوئے. سید الرسل کی موت پر جب ارض وسماء نے خونابہ ٹپکایا اور اہلِ مدینہ کی آنکھوں سے جوئے خون بہنے لگی، سب کے حواس اڑ گئے اور ایک سکتے کا عالم طاری ہو گیا، غم کی شبِ تار نے دنیا کو لپیٹ میں لے لیا۔

یہ کہکشاں ترے قدموں کی دھول ہے شاید
یہ مہر وماہ ترے ذرّاتِ رہ گزر ہوں گے

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اشکبار آنکھوں کے ساتھ تشریف لے آئے، حجرۂ عائشہ میں داخل ہوئے، جہاں کائنات کے سردار ابدی نیند سو رہے تھے، چہرۂ پر انوار سے چادر ہٹائی، پیشانی پر بوسہ دیا: -إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ-إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے خاورِ حجاز کے رخشندہ آفتاب!
صبحِ ازل ہے تری تجلی سے فیض یاب

سرورِ کائنات اور فخرِ موجودات فوت ہوگئے (۱):

لَوْ كانتِ الدُّنيا تدومُ لأحدٍ
لَكانَ رسولُ اللهِ فِيها مُخَلَّدًا

"اگر دنیا نے کسی کے ساتھ وفا کی ہوتی، تو رسول اللہ ﷺ یہاں ہمیشہ رہنے والے ہوتے"۔

سب نے حکمِ کردگار کے آگے سرِ تسلیم خم کیا، اس کی رضا کے دریا سے اندوہ وغم کے تپتے ہوئے صحرا سیراب ہوئے، سب نے دل کڑے کئے، صبر کا دامن تھاما، اور "بعد از اللہ بزرگ" ذات کے غسل کی تیاری کرنے لگے :ے

تمہارے عارض وگیسو کے بعد نظروں سے
نہ روشنی کبھی گزری، نہ تیرگی گزری

سرورِ کائنات ﷺ کو مع کپڑوں کے غسل دیا گیا:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دینا چاہا تو کہا، ہم نہیں جانتے، کیا ہم آپ کے کپڑے (غسل دینے کے لئے) اتاریں جیسے مردوں کے کپڑے اتارتے ہیں. یا کپڑے پہنے رہنے دیں اور کپڑوں پر نبی کریم ﷺ کو غسل دیں. جب انہوں نے آپس میں اختلاف کیا تو اللہ نے ان پر نیند بھیجی، یہاں تک کہ کوئی آدمی ان میں نہ رہا جس کی ٹھوڑی اس کے سینے پر نہ تھی. (یعنی سب اونگھ گئے) پھر گھر کے ایک کونے سے ایک بات کرنے والے کی آواز آئی. معلوم نہ ہوا کہ کس نے آواز دی، وہ بات یہ تھی: "أَنِ اغْسِلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَعليهِ ثوبُه" "نبی کریم ﷺ کو کپڑے پہنے پہنے غسل دو"۔ یہ سن کر لوگ اٹھے اور رسول اللہ ﷺ کو کرتہ پہنے پہنے غسل دیا، کرتے کے اوپر پانی ڈالتے جاتے تھے اور آپ کا جسم مبارک کرتے سے ملتے تھے، نہ کہ اپنے ہاتھوں سے. [ابوداود]

---

(۱) عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کو ایک یمنی کپڑے سے ڈھانک دیا گیا. [ابوداود] معلوم ہوا، جب آدمی مر جائے تو اس کو کوئی کپڑا اوڑھا دینا چاہیے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کو تین مرتبہ غسل دیا گیا:

ابن ماجہ میں ایک روایت ہے کہ رحمتِ عالم نے وصیت کی تھی کہ مجھے میرے کنویں بیر غرس [(۱)] کے سات مشکوں پانی سے غسل دینا. پھر رسول اللہ ﷺ کو تین مرتبہ غسل دیا گیا؛ پہلے خالص پانی سے، پھر بیری کے پتوں والے پانی سے، پھر تیسری بار پانی میں کافور ملا کر۔ ﷺ۔

خوشبو ہے دو عالم میں تیری:

حافظ ناموس آدم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ نے غسل دیا، فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسولِ اکرم ﷺ کی کروٹ بدلنے میں مدد دیتے تھے. قثم بن عباس، اسامہ بن زید اور رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ شقران پانی دیتے جاتے تھے کہ مزکیِ جہاں کا غسل پورا ہو گیا: ؎

خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گلِ چیدہ — کس منہ سے بیاں ہوں ترے اوصافِ حمیدہ
تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں — دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ
اے ہادیٔ برحق تیری ہر بات ہے سچی — دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے ترے لب سے شنیدہ
اے رحمتِ عالم تیری یادوں کی بدولت — کس درجہ سکوں میں ہے مرا قلبِ تپیدہ
تو روحِ چمن، روحِ سمن، روحِ زمانہ — تو جانِ جہاں، جانِ غزل، جانِ قصیدہ

[حافظ تائب]

جنابِ رحمت للعالمین ﷺ کی نمازِ جنازہ

سیدِ ولدِ آدم جنابِ رسول اللہ ﷺ چودہ روز بیمار رہے. اس آخری مرض میں بہت سے ارشادات اور مواعظ کے موتیوں اور ہیروں سے امت کا دامن بھرتے رہے. رسول اکرم ﷺ کے سب سے آخری ارشاد کی شمع یوں جگمگائی:

"**اَلصَّلَاۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ**" "نماز کی حفاظت کرنا اور اپنے ماتحتوں (عورتوں، غلاموں، نوکروں) کا خیال رکھنا".

یہاں تک کہ ایک روز ارشاد ہوا: "**دَنَا الْفِرَاقُ**" "جدائی کا وقت قریب آ گیا ہے!" "**وَالْمُنْقَلَبُ اِلَی اللّٰہِ**" "اور لوٹنا ہے اللہ کی طرف!" "**وَاِلَی جَنَّۃِ الْمَأْوٰی**" "اور جنت الماویٰ کی طرف".

(۱) بئر غرس محلہ قبا میں ایک کنواں ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوں جوں حیاتِ مستعار سرورِ کائنات ﷺ اپنے مرکز کی طرف جانے کے لئے رختِ سفر باندھتی، توں توں صحابہ پر اندوہ وغم کی تاریک رات طاری ہوتی جاتی اور اشکوں کا سیلاب بڑھتا جاتا. تجہیز وتکفین اور جنازہ وغیرہ کے مسائل چونکہ دین سے تعلق رکھتے ہیں اور دین صرف رسولِ اکرم ﷺ ہی سے مل سکتا ہے، اس لئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بادیدۂ تر آپ سے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کو غسل کون دے؟ فرمایا: "**رِجَالٌ مِّنْ أهلِ بيتِي**" "میرے گھر والے"، "**الأَدْنَى فَالأَدْنَى**" "پھر قریبی، پھر قریبی".

صحابہ نے پوچھا: آپ کو کفن کیا دیں؟ فرمایا: "**فِيْ ثِيَابِيْ هذَا**" "میرے ان ہی کپڑوں میں مجھے کفنا دینا". (کروڑوں درود وسلام بروحِ خیر الأنام) "**وَإِنْ شِئْتُمْ فِيْ ثِيَابِ مِصْرَ أَوْ حُلَّةٍ يَمِينِيَّةٍ**" "اور اگر تم چاہو" تو مصر یا یمن کے حلہ میں کفنادو". (چنانچہ نبی کریم ﷺ کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا).

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون آپ پر نماز پڑھائے؟ فرمایا: (سنو! میری نماز جنازہ اس طرح ہو کہ):

"**إذَا أنتُم غَسلتُمونِي وَكَفَنْتمونِي فَضَعُونِي عَلى سَرِيرِي هذَا عَلى شَفِيْرِ قبري ثُمَّ اخرُجُوا مِنِّي ساعة**" "جب تم مجھے غسل دے کر کفن پہنالو، پھر مجھے میری اسی چارپائی پر لٹا کر، چارپائی کو میری قبر کے کنارے پر رکھ کر تھوڑے وقت کے لئے مجھ سے ہٹ جانا". (یعنی کمرے سے باہر نکل جانا)".

"**فَإِنَّ أوَّل من يُصلي عليَّ جبريلُ ثم ميكائيلُ ثُمَّ إِسْرَافِيْلُ ثُمَّ مَلَكُ الموتِ وَمعهُ جُنودٌ من الملائكةِ**".

"پھر سب سے پہلے مجھ پر جبریل علیہ السلام نماز پڑھیں گے (درود وسلام کے ساتھ)، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اور ان کے ساتھ فرشتوں کے لشکر نماز پڑھیں گے".

"**ثُمَّ ادْخُلُوا عَلَيَّ أَفْوَاجًا أَفْوَاجًا**" "پھر تم گروہ در گروہ مجھ پر داخل ہونا". "**فَصَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا**" "اور درود وسلام پڑھنا" "**وَلْيَبْدَأْ عَلَيَّ رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِيْ ثُمَّ نِسَائُهُمْ ثُمَّ أَنْتُمْ**" "شروع میں میرے گھر والے مرد آئیں، پھر ان کی عورتیں، پھر (میرے پیارے صحابہ) تم داخل ہونا".

[سیرتِ نبویہ، طبقات ابن سعد]

اس طرح جناب سرورِ کائنات ﷺ کا جنازہ پڑھا گیا، کہ حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں پہلے فرشتوں نے داخل ہو کر رسولِ اکرم پر صلاۃ وسلام پڑھا، پھر مرد داخل ہوئے، پھر عورتیں، پھر بچے. ہر ایک اشکوں کی بارش میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت شافعِ روزِ جزا ﷺ پر درود اور سلام پڑھتا تھا. آپ کے جنازے میں کوئی امام نہ تھا؛ چنانچہ ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جنازہ پاک گھر میں ایک تخت پر رکھا گیا. پھر جماعتیں یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوتیں اور نماز پڑھتیں (یعنی درود وسلام پڑھتیں). پہلے مردوں نے نماز پڑھی، پھر عورتیں آئیں، پھر بچے آئے اور اس نماز میں کوئی امام نہ تھا.

صحابہ نے آپ ﷺ سے یہ بھی پوچھا، آپ کو قبر میں کون داخل کرے؟ ارشاد فرمایا: "أَهْلِيْ مَعَ مَلَائَكَةٍ كَثِيرِينَ يَرَونَكُم مِن حَيثُ لا تَرَوْنَهُمْ" "میرے گھر والے مجھے قبر میں اتاریں، اور ان کے ساتھ کثرت سے ملائکہ رحمت ہوں گے جو تمہیں دیکھیں گے، تم ان کو نہیں دیکھو گے".

چنانچہ سید ولدِ آدم رسولِ اکرم ﷺ کو ان چار آدمیوں نے قبر میں اتارا؛ علی، فضل بن عباس، عبدالرحمٰن بن عوف اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم.

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِالْخَلْقِ كُلِّهِمْ

سیلاب رنگ ونور طلوعِ سحر میں ہے   تابندہ کہکشاں تری گردِ سفر میں ہے
یہ کہنہ کائنات یہ معمورۂ حیات   اِک ذرّۂ حقیر تری رہ گزر میں ہے

کفنِ میت

میت کو اچھا کفن دو:

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم اپنے بھائی کو کفن دو تو اچھا کفن (۱) دو". [مسلم]

ملاحظہ: اچھے کفن سے مراد ہے کہ پورا کفن دو اور سفید ہو؛ خواہ نیا کپڑا ہو، خواہ دھویا ہوا ہو. اور یہ مطلب نہیں ہے کہ کفن میں اسراف کرو. بعض لوگ ازراہِ تکبر اور ناموری کے بڑا قیمتی کفن دیتے ہیں جو حرام ہے.

(۱) کفن پر کلمہ لکھنا: بعض لوگ کفن پر گیرو سے کلمہ لکھتے ہیں. ان کو غور کرنا چاہئے کہ میت کے سب سے بڑے خیر خواہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں جن پر وحی آتی تھی. انہوں نے کسی کفن پر کلمہ نہ لکھا، نہ لکھنے کو کہا. ایک لاکھ چوالیس ہزار آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے الفی نہ لکھی، اب الفی لکھنا کیوں کر روا ہو گیا؟ کیا رسول اللہ ﷺ یہ بات بتانا امت کو بھول گئے تھے جو لوگوں نے بعد میں جاری کر لی ہے؟! ڈرنا چاہئے، دین میں اپنی طرف سے مسئلہ نکالنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور گمراہی موجبِ دوزخ ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفن میں مہنگا کپڑا نہ لگاؤ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**لَا تُغَالُوا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا**" ''کفن میں بہت مہنگا کپڑا نہ لگاؤ، کیونکہ وہ جلد چھینا جاتا ہے''۔ [ابوداود]

مطلب یہ کہ کفن قبر کے اندر جلد ہی خراب ہو جاتا ہے، پھر کیا ضرورت ہے بھاری قیمت کا نفیس کفن لگانے کی۔ الحاصل اچھا کفن درمیانہ درجے کا مستحب ہے اور بڑا قیمتی کفن اسراف میں داخل ہے، جو حرام ہے۔

میرے یہی کپڑے دھو کر کفن دے دینا:

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیماری کی حالت میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ کتنے کپڑوں میں کفن دیئے گئے تھے۔ عائشہ نے کہا: "**فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ**" ''تین سحولی[1] سفید کپڑوں میں''۔ تب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کپڑا جو میں پہنے ہوئے ہوں، اس میں گیرو یا زعفران لگا ہوا تھا، اس کو دھو لینا۔ اور دو اور کپڑے لے کر مجھے کفن دینا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں، یہ کیا بات ہے؟ (کیا آپ کے لئے اور کپڑے نہیں ہیں)۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: "**اَلْحَيُّ أَحْوَجُ إِلَى الْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ**"۔ ''مردے سے زیادہ زندے کو نئے کپڑے کی ضرورت ہے''۔ "**وَإِنَّمَا هَذَا لِلْمُهْلَةِ**" ''اور کفن تو پیپ اور خون کے لئے ہے''۔ [موطأ امام مالک]

کفن لہو اور پیپ کے لئے ہے:

اللہ اکبر! کتنی بڑی ہستی ہیں جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل البشر[2] بعد النبی ﷺ، کہتے ہیں کہ یہ کپڑا جو اس وقت میں پہنے ہوئے ہوں، اسے دھو لینا اور اس کے علاوہ دو اور کپڑے لے کر تین ہو جائیں گے، مجھے ان میں کفنا دینا۔ کیا ضرورت ہے کہ تینوں کپڑے نئے ہی ہوں؟! کیونکہ کفن دھویا ہوا ہو یا نیا ہو، کم قیمت کا ہو یا زیادہ کا ہو، یہ تو پیپ اور لہو کے لئے ہے کہ قبر میں جلد خراب ہو جائے گا۔

---

(۱) سحول یمن میں ایک گاؤں ہے۔ یہ کپڑا وہاں سے آتا تھا، اس لئے سحولی کہتے تھے۔

(۱) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل ہیں اور بشریت میں افضل نبی کریم ﷺ کے بعد رسل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجہیز وتکفین میں اسراف:

لیکن آج کل تجہیز وتکفین اور تدفین میں بھی امارت کی شان دکھائی جاتی ہے. بڑا قیمتی کپڑا کفن کے لئے لایا جاتا ہے، پھر مردے کے لئے لکڑی کا صندوق بنایا جاتا ہے، اس میں روئی بھری جاتی ہے جو عطر میں بسائی ہوئی ہوتی ہے. چار پانچ صد روپیہ اس اسراف کی نذر ہو جاتا ہے. پھر قبر کو پختہ، شاندار بنایا جاتا ہے. سارا خرچ سات آٹھ سو روپیہ تک پہنچ جاتا ہے. بتاؤ! کیا فائدہ اس سے مردے کو؟ پیرانِ طریقت اور مشائخ کے کفن دفن پر ہزارہا روپیہ برباد کیا جاتا ہے اور لاکھ روپیہ قبر کی تعمیر پر صرف کر دیا جاتا ہے. بڑی عالی شان سنگِ مرمر کی عمارت بنائی جاتی ہے، اس پر رنگ وروغن ہوتا ہے. چمک دمک اور آرائش کا وہ عالم ہوتا ہے کہ مریدوں کو میلوں سے روضہ دکھائی دیتا ہے، گویا کہ ایک دکان کی بنیاد رکھی گئی ہے. اب یہ قبر صدیوں تک پوجی جائے گی:

کیا ظلم ہے اے گردشِ ایام ٹھہر بھی

کیا اچھا ہے کہ میت کے ایصالِ ثواب کے لئے یہ سب روپیہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کر دیا جائے.

قیمتی کفن اور چوبی صندوق:

یاد رکھیں کہ شاندار قیمتی کفن، چوبی یا آہنی صندوق، پختہ قبر اور اس پر خوبصورت عمارت کچھ کام نہیں آئیں گے؛ بلکہ اسراف کے جرم میں اور گنہگار بنائیں گے. ہاں قبر میں عمل ہی کام آئے گا، کتاب وسنت کی روشنی ہی اجالا کرے گی.

افسوس! ہم عملوں کے لحاظ سے تو ہوگئے ہیں رائی اور نمود دریا کے بن گئے ہیں پہاڑ. اے اللہ! ہماری اصلاح فرما اور موت سے قبل نفسِ امارہ کو موت دے!

رحمت للعالمین تین کپڑوں میں کفن دیئے گئے:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلٰثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيس فِيهَا قَمِيصٌ وَلاَ عَمَامَةٌ" "رسول اللہ ﷺ تین سفید کپڑوں میں کفن دیئے گئے جو کول (ایک گاؤں ہے) کے بنے ہوئے تھے، نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ".

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفن سفید بہتر ہے:

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن [1] کے لئے بہتر ہے. چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد بھی فرمایا ہے: "اِلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبِيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ" "تم سفید کپڑے پہنو، کیونکہ وہ تمہارے کپڑوں میں بہتر ہیں اور اپنے مردوں کو سفید کپڑوں میں کفن دو". [مشکاۃ]

مذکورہ حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ تین کپڑوں میں دفنائے گئے. اس لئے مرد کے لئے کفن میں تین کپڑوں سے زیادہ کسی چیز کا اضافہ کرنا منع ہے. بعض کہتے ہیں کہ بزرگوں کے لئے عمامہ بھی کفن میں ہے. ہرگز نہیں ہے، بلکہ بدعت ہے. رسول اللہ ﷺ سے کون بڑا ہے کہ آپ کے لئے کفن میں عمامہ نہ ہو اور کسی اور کے لئے ہوا؟ متیوں کو ایسی جسارتیں نہیں کرنا چاہئیں.

مسنون کفن:

تین کپڑے جن میں سید العالمین ﷺ کفنائے گئے، وہ تھے؛ ازار یعنی تہبند، قمیص یعنی کفنی، لفافہ یعنی پوٹ کی چادر. پس ساری امت کے لئے، بادشاہ سے لے کر گدا تک، علامہ سے لے کر بے علم آدمی تک، ولی اللہ سے لے کر ادنیٰ مسلمان تک؛ تہبند، کفنی اور پوٹ کی چادر، یہی تین کپڑے مسنون کفن ہے، پورا اور مکمل کفن ہے.

ایک کپڑے کا کفن:

عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ مردہ قمیص (یعنی کفنی) پہنایا جائے اور تہ بند پہنایا جائے، پھر تیسرے کپڑے (چادر) میں لپیٹ دیا جائے.

"فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ إِلاَّ ثَوْبٌ وَّاحِدٌ كُفِّنَ فِيْهِ" "اور اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اسی میں کفن دے دیا جائے". [موطا امام مالک]

---

(۱) بعض لوگ مردے کے کفن کے اندر جواب نامہ یا عہد نامہ وغیرہ لکھ کر رکھ دیتے ہیں. کہ بھائی مردے! جب منکر نکیر تجھے سوال کریں گے تو یہ لکھے ہوئے جواب دینا. غور کریں کہ یہ کتنی لایعنی بات ہے. اول تو یہ کہ نبی کریم رحمت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں، کسی فقہ کی کتاب میں بھی نہیں. قبر میں تو ایمان وعمل کی قوت فرشتوں کو جواب دے سکے گی. یہ کوئی میٹرک کا امتحان نہیں ہے کہ نقل مارنے سے کام چل جائے گا.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ اگر کپڑا کفن کے لئے میسر نہ ہو، تو صرف ایک چادر میں ہی لپیٹ کر میت کو دفن کر دینا چاہئے.

مصعب اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کا کفن:

شمع اسلام کے پروانہ، رحمت عالم کے فدائی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (کروڑوں رحمتیں ان کی روحِ پاک پر) کہ قبولِ اسلام کے وقت سے لے کر تادمِ واپسیں ساری زندگی اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے ہی سینہ سپر رہے. اسلام کی خاطر بڑے دکھ اٹھائے اور مصیبتیں جھیلیں، اور بالآخر جنگ احد میں شہید ہو گئے. سید الأنبیاء ان کی نعش پر آئے تو اوپر ایک چادر ہی تھی. یہ تھی ساری کائنات ان کی. کفن کے لئے یہی چادر کام آئی. جب اس چادر کو سر کی طرف کرتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں کی طرف کرتے تو سر ننگا ہو جاتا. آخر رسول اللہ ﷺ نے سر ڈھانپ دیا اور پاؤں پر قبر کے اندر اذخر گھاس رکھ دی اور اللہ کے حوالے کر دیا.

قربان تجھ پر دنیا کی سلطنتیں! نچھاور تجھ پر سیم وزر و جواہر کے خزانے، اے مصعب بن عمیر! مادی دنیا سے تجھے سوائے ایک چادر کے جو تیرے کفن میں ہی کام آئی، ایک پائی نہ ملی. پر حشر کے میدان میں تیری عزت و آبرو کا آفتاب اہلِ محشر کی نظروں کو خیرہ کر دے گا. جنت میں تیرے مقام کی عظمت دیکھ کر عرشی عش عش کریں گے. ہاں تو کفن کا مسئلہ بیان ہو رہا تھا کہ جناب مصعب رضی اللہ عنہ ایک ہی چادر میں کفنائے گئے:؎

شامِ غریباں بھیگی بھیگی شمعِ محبت روشن روشن
خاورِ ہستی نور بداماں دشتِ وفا ہے مسکن مسکن ثمر

اور اسی طرح حمزہ رضی اللہ عنہ جن کا جنگِ احد میں کافروں نے مثلہ کر دیا تھا، ایک ہی چادر میں دفنائے گئے. پاؤں کی طرف یہ چادر بھی چھوٹی تھی، یہاں بھی سرورِ کائنات نے اذخر گھاس رکھ دی:؎

چٹک رہے ہیں شگوفے مہک رہی ہے بہار
یہ عہدِ گل ہے یہاں ذکرِ آشیاں نہ کرو ثمر

عورت کا کفن:

لیلیٰ بنت قائف سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں ان عورتوں میں تھی، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی امّ کلثوم رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا. نبی کریم ﷺ نے ہم کو کفن میں پہلے ازار (تہ بند) دیا، پھر کرتہ (یعنی کفنی) پھر سر بندھن دیا، پھر چادر دی، پھر ایک اور کپڑا جو اوپر سے لپیٹ دیا گیا. لیلیٰ نے کہا کہ آپ ﷺ دروازے پر بیٹھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، آپ کے پاس کفن کے کپڑے تھے۔ ہم کو ایک ایک کپڑا ان میں سے دیتے جاتے تھے۔ [ابوداود] معلوم ہوا کہ عورت کا کفن یہ ہے: کفنی، اوڑھنی، ازار، لفافہ اور سینہ بند۔

اوڑھنی دو ہاتھ لمبی اور ایک بالشت چوڑی، سینہ بند تین ہاتھ لمبا اور چوڑا، بغلوں سے گھٹنوں تک، اور باقی تین کپڑے، جو مردوں کے لئے ہیں۔ وہی عورت کے لئے ہیں، یعنی کفنی مونڈھوں سے قدم تک، اور دو چادریں سر سے لے کر پاؤں تک۔

میت کو مشک لگانا:

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب خوشبوؤں سے بہتر تمہارے لئے مشک (کستوری) ہے“۔ [ابوداود]

نوٹ: میت کے کفن کو خوشبوئے مشک لگائیں، اگر نہ ملے تو پھر کافور ہی سہی۔

میت کو دوسری جگہ لے جانے کی ممانعت:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنگ احد کے روز ہم نے چاہا، بلکہ شہیدوں کو (دوسری جگہ) دفن کرنے کے واسطے اٹھایا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کا منادی آیا اور اس نے پکارا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "أَنْ تَدْفُنُوا الْقَتْلَى فِيْ مَضَاجِعِهِمْ" ”مقتولوں کو ان ہی جگہوں پر جہاں وہ مارے گئے ہیں، دفن کرو“۔ "فَرَدَدْنَاهُمْ" پھر ہم نے ان کی نعشوں کو وہیں رکھ دیا۔ [ابوداود]

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نعش کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا درست نہیں۔

میت کو رات میں دفن کرنا جائز ہے:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ قبر کے اندر کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں: "نَاوِلُونِيْ صَاحِبَكُمْ" ”مجھے اپنے ساتھی کو (یعنی نعش کو) دو“۔ (ہم نے دیکھا تو) معلوم ہوا کہ وہ شخص تھا جو بلند آواز سے ذکرِ الٰہی کرتا تھا۔ [ابوداود]

ملاحظہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو رات کو دفن کرنا جائز ہے۔

جنازہ جلدی لے کر چلنا چاہئے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنازے کو جلدی لے جایا کرو، کیونکہ اگر مردہ نیک ہے تو اس کو بھلائی کی طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلدی پہنچاتے ہو. (یعنی جلد قبر میں پہنچ کر ثواب اور آرام پائے) اور اگر نیک نہیں تو تم نے اپنی گردن سے شر کو اتار دیا". [ابوداود]

ملاحظہ : جنازہ کو لے کر جلد جلد چلنا چاہئے، لیکن اتنی جلدی نہ ہو کہ دوڑنے لگیں، یعنی نہ دوڑیں، نہ بہت آہستہ چلیں؛ بلکہ ذرا تیزی سے چلیں.

ایک جنازے میں لوگ بہت آہستہ چل رہے تھے، اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آگئے. انہوں نے لوگوں کو مارنے کے لئے کوڑا اٹھایا. فرمایا: تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنازہ لئے ہوتے تھے تو جلدی جلدی چلتے تھے. [ابوداود] چونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ جنازے کو لے کر جلدی کرو. ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ بہت آہستہ آہستہ چل رہے تھے. اس لئے انہوں نے کوڑا اٹھالیا کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق جلدی کیوں نہیں چل رہے ہو.

جب جنازہ پاس سے گزرے تو کیا کھڑے ہوں؟

عامر بن ربیعہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ "جب تم جنازہ کو (آتا) دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، یہاں تک کہ وہ تم سے آگے بڑھ جائے یا رکھ دیا جائے". [ابوداود]

امام احمد، امام اوزاعی اور اسحاق رحمہم اللہ کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ جنازہ آتا دیکھ کر کھڑے ہو جانا چاہئے، یہاں تک کہ گزر جائے. لیکن امام شافعی، امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ قیام کی حدیثیں حدیث ذیل سے منسوخ ہیں. رسول اللہ ﷺ شروع میں جنازہ دیکھ کر اٹھا کرتے تھے، بعد میں اٹھنا چھوڑ دیا. چنانچہ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي الجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ" [ابوداود] "نبی ﷺ جنازوں میں پہلے کھڑے ہوا کرتے تھے، پھر بیٹھنے لگے اور کھڑا ہونا چھوڑ دیا". پس اب جنازہ دیکھ کر اٹھنا سنت نہیں.

جنازہ کے ساتھ کیسے چلیں

جب جنازہ گھر سے نکلے تو فوراً کھڑے ہو جائیں اور جنازہ کو کندھا دیں. رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور تین مرتبہ جنازے کو اٹھائے اس نے جنازہ کا حق ادا کر دیا". [ترمذی]

جنازے کے ساتھ سواری پر نہ چلیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: "فرشتے پیادہ چلتے ہیں، اس لئے تم بھی جنازے کے ساتھ پیادہ چلو". [ابوداود]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کو دفن کر کے جب واپس آئیں تو سواری پر آ سکتے ہیں کیونکہ اب فرشتے ساتھ نہیں آتے۔[مسلم] اگر کوئی معذور ہے تو وہ جنازے کے ساتھ سواری پر جا سکتا ہے، لیکن سواری جنازے کے بہت پیچھے رکھے۔[ابوداود]اور پیادہ چلنے والے خواہ آگے چلیں، خواہ پیچھے چلیں، خواہ دائیں، خواہ بائیں خواہ جنازے کے پاس پاس چلیں۔ ان کو اختیار ہے۔[ابوداود]

عورتیں جنازے کے ساتھ نہ جائیں

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَت: نُهِينَا اَنْ نَتَّبِعَ الْجَنَائِزَ۔ امّ عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم عورتیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے منع کر دی گئیں۔[ابوداود] یعنی عورتیں جنازے کے ساتھ قبرستان نہ جائیں۔

کچے بچے کا جنازہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيهِ وَيُدعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ"

"اور کچا بچہ کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لئے بخشش و مغفرت کی دعا کی جائے"۔[ابوداود]

نوٹ: کچا بچہ وہ ہوتا ہے جس کی مدت حمل (نوماہ) پوری نہ ہوئی ہو، لیکن جان پڑ گئی ہو اور زندہ پیدا ہوا ہو۔ اگر مر جائے تو اس پر نماز پڑھیں اور اگر جان نہ پڑی ہو یا مردہ پیدا ہوا ہو تو نماز نہ پڑھیں؛ بلکہ یوں ہی دفن کر دیں۔

خودکشی کرنے والے پر امام نمازِ جنازہ نہ پڑھے

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہمسایہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی کہ اس نے خودکشی کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تجھے کیسے معلوم ہوا ہے؟ وہ بولے: میں خود اس کو دیکھ کر آیا ہوں کہ اس نے اپنا گلا کاٹ لیا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "إِذًا لاَّ أُصَلِّيْ عَلَيْهِ" "پھر تو میں اس پر نماز نہ پڑھوں گا"۔[ابوداود]

نوٹ: زندگی اور صحت اللہ کی دین ہے اور بہت بڑی نعمت ہے، اس زندگی میں انسان جنت خرید سکتا ہے۔ زندگی کا ایک ایک لمحہ ہر سانس انمول (Priceless) ہے۔ پھر جو شخص خودکشی کرتا ہے گویا وہ اللہ کی دی ہوئی زندگی کو واپس اس کو لوٹاتا ہے، کہ مجھے تیری دی ہوئی زندگی کی ضرورت نہیں۔ اس لئے وہ بڑا گنہگار ہے۔ رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرم ﷺ نے ایسے ناشکر گزار، بے ادب کردگار کا جنازہ پڑھنے سے انکار کردیا کہ وہ جہنم میں جائے گا.

خودکشی کرنے والا جہنم میں جائے گا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ" "جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر اپنے آپ کو مار ڈالے (یعنی خودکشی کرلے) وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹے گا اور جو شخص اپنے آپ کو نیزہ مارے وہ جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارے گا". [بخاری]

خودکشی کرنے والا نہایت بزدلی کی حرام موت مرتا ہے. پریشانیوں اور تکلیفوں کا مقابلہ کرنے کے بجائے اپنی زندگی ہی ختم کرلیتا ہے. یہ شخص انسانیت کی بھی ازحد توہین کرتا ہے، کیونکہ انسان کو تو کائنات کو مسخر کرنا اور ہر چیز کو اپنا مطیع بنانا ہے؛ چہ جائے کہ خود ہی غم اور مصیبت کی تاب نہ لاکر جان ختم کرلے. پڑھے لکھے لوگ، ادیب اور شاعر بھی خودکشی کرلیتے ہیں:؎

غریب آید ایں معنی از ہوشمند

مسجد کے اندر نمازِ جنازہ پڑھنا

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، کہ اللہ کی قسم! بے شک رسول اللہ ﷺ نے بیضا کے دونوں بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی (سہل) کی نمازِ جنازہ مسجد میں ادا فرمائی. [ابوداود]

نوٹ: اس حدیث سے مسجد میں نمازِ جنازہ جائز ثابت ہوا.

تین وقتوں میں نہ نماز پڑھیں نہ دفن کریں

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اِن وقتوں میں نماز پڑھنے سے اور مردوں کے دفن کرنے سے منع فرماتے تھے:

- جب چمکتا ہوا سورج نکلے، یہاں تک کہ بلند ہو جائے.
- جب دوپہر کو آفتاب سیدھا کھڑا ہو، یہاں تک کہ ڈھل جائے.
- جب آفتاب ڈوبنے کو جھکے. [ابوداود]

نوٹ: یہاں دفن کرنے سے مراد نماز جنازہ پڑھنا ہے اور بعض نے دفنِ میت مراد لی ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرض دار میت پر نمازِ جنازہ نہ پڑھنا:

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس پر نماز پڑھیئے۔ آپ نے فرمایا: "هَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ" "کیا اس پر کچھ قرض ہے؟" لوگوں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: "کچھ جائیداد چھوڑ گیا ہے۔ (جس سے قرض ادا ہو سکے)"۔ لوگوں نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: "صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ" "تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھوں گا)"۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ نماز پڑھیئے، وہ قرض میرے ذمہ ہے۔ (یعنی میں ادا کروں گا)۔ "فَصَلَّى عَلَيْهِ" "پھر آپ ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھ دی"۔ [نسائی]

نوٹ: قرض سے بچو، قرض سے بچو، قرض سے بچو اور اگر یہ تپ دِق چمٹ گئی ہے تو اس سے شفایابی کی جان توڑ کوشش کرو، مبادا مدقوق مر جاؤ!

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو جنازوں پر ایک ساتھ نماز پڑھی:

نافع کہتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو جنازوں پر ایک ساتھ نماز پڑھی۔ مردوں کو امام کے نزدیک کیا اور عورتوں کو قبلے سے نزدیک کیا اور ان سب کی ایک صف کی۔ امّ کلثوم علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور عمر رضی اللہ عنہ کی بی بی کا جنازہ، اور ان کے ایک بیٹے کا جن کو زید کہتے تھے، ایک ساتھ رکھا گیا اور ان دنوں حاکم سعید بن عاص تھے۔ اور لوگوں میں (اس وقت) عبداللہ بن عمر، ابوہریرہ، ابوسعید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ اور لڑکا امام کے پاس رکھا گیا (اور سب کا جنازہ پڑھا گیا)۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اس کو (یعنی اس طرح سب کے جنازہ پڑھنے کو) برا خیال کیا۔ تو میں نے ابن عباس، ابوسعید اور ابو قتادہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: "هِيَ سُنَّةٌ" "یہی سنت ہے"۔ [نسائی]

مالِ غنیمت میں چوری کرنے والے پر نمازِ جنازہ نہ پڑھنا:

زید بن خالد سے روایت ہے کہ ایک شخص خیبر میں مر گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے صاحب پر نماز پڑھ لو (میں نہیں پڑھتا)، کیونکہ اس نے اللہ کی راہ میں چوری کی"۔ جب ہم نے اس کا اسباب دیکھا تو یہود کے نگینوں میں سے ایک نگینہ پایا جس کی قیمت دو درہم کی بھی نہ تھی۔ [نسائی]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں کو برانہ کہو:

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوْا" "مردوں کو برانہ کہو، کیونکہ وہ اپنے عملوں کو پہنچ گئے". [نسائی]

مردے کے ساتھ ایک ہی چیز جاتی ہے:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: "تین چیزیں میت کے ساتھ (گھر سے) جاتی ہیں؛ ایک اس کے عزیز و اقارب، دوسرا اس کا مال، تیسرے اس کے اعمال، پھر دو چیزیں تو (قبر سے) لوٹ آتی ہیں (یعنی عزیز و اقرباء اور مال)، اور ایک چیز اس کے ساتھ رہتی ہے، یعنی اس کا عمل". [نسائی]

کئی آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا:

ہشام بن عامر سے روایت ہے کہ احد کے روز لوگوں کو بڑی تکلیف پہنچی. رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: "(قبریں) کھودو اور کشادہ کرو، اور دو دو، اور تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرو". صحابہ نے پوچھا: ہم کس کو آگے کریں؟ فرمایا: "جو قرآن زیادہ جانتا ہو". [نسائی]

شہدائے احد کو بغیر غسل اور بغیر جنازہ پڑھے دفن کر دیا

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ شہدائے جنگِ احد میں سے دو دو کو ایک ایک کپڑے میں جمع کر کے فرماتے تھے، ان میں زیادہ قرآن پڑھنے والا کون تھا؟ جس کے متعلق لوگ اشارہ کرتے تھے، آپ ﷺ اس کو قبر میں پہلے اتارتے تھے. آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن میں ان کا گواہ ہوں گا". اس کے بعد آپ ﷺ نے ان کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا. نہ ان کو غسل دلوایا اور نہ نماز پڑھی. [بخاری]

اللہ کروڑوں رحمتیں نازل کرے شہدائے احد پر کہ انہوں نے اسلام کی بنیاد اپنے لہو اور ہڈیوں کے گارے اور اینٹ سے چنی. وہ اس شیریں، حسین اور طرب زا دنیا کو چھوڑ کر اسلام کی سربلندی کی خاطر خون کے دریاؤں میں کود پڑے.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب جنگِ احد کا موقعہ آیا، تو رات کو میرے باپ نے مجھے بلا کر کہا کہ میرا خیال ہے: تمام صحابہ سے پہلے میں ہی شہید ہوں گا اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ تجھ سے زیادہ کسی کو عزیز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں چھوڑ تا ہوں. لہذا جو قرض میرے ذمہ ہے، اس کو ادا کرنا اور اپنے بھائیوں سے اچھا سلوک کرنا. جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صبح ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد شہید ہوئے. [بخاری]

یہ بھی ایک چادر میں ایک اور شخص کے ساتھ ایک ہی قبر میں بغیر غسل دیئے اور بغیر جنازہ پڑھے دفن کئے گئے. شہداء کا خون اتنا پاک اور اتنا معتبر ہوتا ہے کہ اس کو پانی سے نہیں دھوتے، غسل نہیں دیتے، تاکہ حضورِ رب العالمین اس خون سے چراغاں ہو اور روشنی سے مشکی اور عنبری فوارے چھوٹیں:

نسیمِ گل سے معطر مشامِ جاں کر لے

جنازہ پڑھنے کا ثواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص (صرف) نمازِ جنازہ پڑھے گا، اس کو ایک قیراط (کا ثواب) ملے گا اور جو دفن کے وقت بھی موجود ہو گا. اس کو دو قیراط ملیں گے. ہر قیراط کوہِ احد کے برابر ہو گا“. [مسلم]

نوٹ: یہاں قیراط سے مراد ثوابِ عظیم ہے. یعنی پہاڑ کے برابر ثواب ملے گا.

حالت احرام میں مرنے والا:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا، جس کی گردن اونٹ نے توڑ دی تھی اور وہ مر گیا تھا اور وہ حالت احرام میں تھا. آپ نے فرمایا: ”اس کو دو کپڑوں میں کفن دو، (یعنی تہبند اور چادر جو حالت احرام میں تھی) اور اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور اس کا سر نہ ڈھانپو، کیونکہ قیامت کے دن اللہ اس کو لبیک کہتے ہوئے اٹھائے گا“. [ابوداود]

جنازہ میں صفوں کی تعداد

مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مر جائے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں، تو اللہ اس پر جنت واجب کر دیتا ہے“. [ابوداود]

نوٹ: اگر آدمی زیادہ ہو جائیں تو تین صفوں سے زیادہ بنا لینی چاہئیں.

جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں، اس کو جنت کی بشارت دی گئی ہے. اللہ یہ بشارت مرنے والوں کو مبارک کرے. لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جنازہ پڑھنے والے کتاب و سنت کی نظر میں مسلمان ہوں،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کے یا مردم شماری کے، یا لیبل کے مسلمان نہ ہوں۔ پکے موحد، شرک اور بدعت سے گریز کرنے والے، صوم وصلاۃ کے پابند، حلال کھانے والے، اچھے اخلاق اور نیک کردار رکھنے والے اور اپنے بھائی کی نمازِ جنازہ میں مسنون دعائیں پڑھنے والے ہوں اور میت بھی عقیدۃً موحد اور صوم وصلاۃ کی پابند رہی ہو۔

جس میت پر چالیس آدمی نماز پڑھیں

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "**مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلاً لاَّ يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلاَّ شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ**" "کوئی مسلمان شخص مر جائے اور چالیس آدمی اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں، تو اللہ میت کے حق میں ان کی دعا قبول کر لیتا ہے"۔ [مسلم]

ملاحظہ: وہ چالیس آدمی جن کی دعا سے میت کو بخش دیا جاتا ہے، کیسے ہوں؟ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں"۔ یعنی اللہ کی ذات میں، صفات میں، عبادات میں شرک کرنے والے نہ ہوں۔ پکے موحد، مومن، مسلمان کتاب وسنت کے عامل ہوں۔ اور مرنے والا بھی بے نمازی، شرک کا عقیدہ رکھنے والا نہ ہو۔

جس کے جنازے پر سو آدمی ہوں

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس میت کی مسلمانوں کی ایک جماعت نمازِ جنازہ ادا کرے، جن کی تعداد سو تک ہوں، اور سب میت کے لئے دعا کریں (یعنی نمازِ جنازہ پڑھیں) تو میت کے حق میں ان کی دعا قبول کی جاتی ہے"۔ [مسلم]

نوٹ: اس حدیث میں سو آدمیوں کا ذکر ہے اور اوپر کی حدیث میں چالیس موحدوں کا، تو کم از کم چالیس اور زیادہ سے زیادہ سو آدمی میت کے لئے بخشش مانگنے کو ہونے چاہئیں۔ پر ہوں سب کردار کے مسلمان، تقویٰ شعار، دیندار۔

آج کل بعض اونچے طبقے کی میتوں پر پانچ پانچ سو؛ بلکہ ہزار ہزار آدمیوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ اللہ کرے کہ لوگ اس سے بھی زیادہ ہوں۔ لیکن ہوں سب عمل کے مسلمان، عقیدہ توحید کا رکھنے والے، نماز ترک نہ کرنے والے، جنہیں جنازے کی سب دعائیں یاد ہوں اور خلوص سے پڑھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام احباب کو چاہئے کہ وہ سب پانچوں نمازیں پڑھیں، کوئی نماز نہ چھوڑیں، موحد بن کر رہیں، شرک اور بدعت سے کوسوں دور، روزی حلال کی کھائیں اور اللہ کی نافرمانیوں، گناہوں سے بال بال بچیں، تاکہ ان کا جنازہ، نماز جنازہ پڑھنے والوں کی دعاؤں کا حقدار ہو جائے.

امام جنازہ پڑھاتے وقت کہاں کھڑا ہو

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ پڑھائی، اور میت کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے. پھر لوگ ایک قریشی عورت کا جنازہ لائے اور انس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اس جنازے پر بھی نماز پڑھئے. آپ اس کے درمیان کھڑے ہوئے. پھر انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ نبی کریم ﷺ ویسے ہی کھڑے ہوئے تھے جس طرح آپ کھڑے ہوئے. یعنی کیا رسول اللہ ﷺ مرد کے جنازے پر سر کے مقابل اور عورت کے جنازے پر درمیان کے مقابل کھڑے ہوئے تھے؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں. [ترمذی، ابن ماجہ]

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے ایک عورت کا جنازہ پڑھا، جو نفاس کی حالت میں فوت ہو گئی تھی. آپ ﷺ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے. [بلوغ المرام]

نوٹ: پس امام نمازِ جنازہ پڑھاتے وقت مرد میت کے سر کے مقابل اور عورت میت کے درمیان یعنی وسط کے مقابل کھڑا ہوا کرے.

رحمتِ عالم نے قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی. نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا (کہ نظر نہیں آئی، کہاں ہے؟). لوگوں نے کہا: وہ مرگئی ہے. آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں اطلاع نہ دی. گویا کہ لوگوں نے اس کی موت کو معمولی جانا. (اس لئے نبی کریم ﷺ کو اطلاع نہ دی). پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **"دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهَا"** "مجھے اس کی قبر بتاؤ؟" جب لوگوں نے اس کی قبر بتائی **"فَصَلَّى عَلَيْهَا"** تو نبی کریم ﷺ نے اس پر نماز پڑھی. [بلوغ المرام]

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (ایک بار) ایک اکیلی قبر کے پاس سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا؛ چنانچہ آپ ہمارے امام بنے. ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور نماز پڑھ لی. [بخاری]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اس سے قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنا ثابت ہوا، یعنی اگر کوئی میت پر نماز نہ پڑھ سکا ہو اور میت کو دفن کر دیا گیا ہو تو اکیلے ہی قبر پر نمازِ جنازہ ادا کر لیں، اور اگر زیادہ ہوں تو صف بنا کر ایک کو امام بنا کر بدستور نماز پڑھ لیں.

نمازِ جنازہ

❁ نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لئے میت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال کی طرف ہو اور پاؤں جنوب کی طرف.

❁ سب لوگ باوضو ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے تین صفیں بنائیں. زیادہ لوگ ہوں، تو پانچ یا سات یا نو، یا گیارہ. غرض طاق صفیں بنائیں.

❁ اگر میت مرد ہے تو امام سر کے مقابل کھڑا ہو اور اگر عورت ہے تو اس کے وسط میں کھڑا ہو. پھر سب دل میں نیت کریں. (کہ یہ نماز جنازہ ہے)

نمازِ جنازہ میں نیت سنانا:

یاد رہے کہ نمازِ جنازہ میں نہ اذان ہے، نہ اقامت (یعنی تکبیر) ہے. آج کل رواج ہے کہ جب نمازِ جنازہ میں کھڑے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تکبیر سناؤ. یہ پرلے درجے کی جہالت ہے. تکبیر تو نمازِ جنازہ کے لئے ہے ہی نہیں، تو تکبیر کیا سناتے ہو؟ نہ امام کو کچھ سمجھ ہے، نہ مقتدیوں کو شعور. سرے سے بسم اللہ ہی غلط. افسوس! جنازہ پڑھنے کے لئے آئے ہیں، اپنے بھائی کے لئے بخشش مانگنے کو آئے ہیں اور تکبیر سنانے لگے ہیں. آہ! ؎

مسلم از سرّ نبی بے گانہ شد

جب کہا جاتا ہے کہ نمازِ جنازہ میں کوئی تکبیر، یعنی اقامت نہیں ہے تو پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ نیت سنائی جاتی ہے. چار تکبیر نمازِ جنازہ.... فرض کفایہ...... لیکن اتنا پھر بھی پتہ نہیں کہ نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں، اور نیت سنائی نہیں جاتی، کیونکہ اس کا تعلق صرف دل سے ہوتا ہے. اسی لئے کہتے ہیں کہ نیتوں کو صرف اللہ ہی جانتا ہے، تو نیت اسی وقت تک نیت ہے جب تک دل میں ہے. جب اسے ظاہر کر دیا، سنا دیا، تو پھر وہ بیان ہو گیا.

جب آپ گھر سے جنازہ کے لئے چلتے ہیں تو نیت اُسی وقت ہو جاتی ہے کہ جنازہ پڑھنے چلے ہیں. وضو کے وقت بھی آپ یہی نیت کرتے ہیں کہ جنازہ کے لئے وضو کرنے لگے ہیں. جب آپ امام کے ساتھ اللہ اکبر کہیں گے، اس وقت نہ تو آپ کو فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نماز کا خیال آئے گا، نہ یہ خیال آئے گا کہ آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہجد یا اشراق پڑھنے لگے ہیں؛ بلکہ یقیناً نمازِ جنازہ پڑھنے کا ہی خیال آئے گا. بس یہی نیت ہے. امام بھی دل میں ہی جنازہ کی نیت، یا ارادہ کر کے اللہ اکبر کہے اور سب مقتدی بھی دل میں جنازہ پڑھنے کا خیال کر کے اللہ اکبر کہیں.

رسولِ اکرم ﷺ نے ہزاروں جنازے پڑھائے، کسی جنازے میں اس طرح پکار کر نیت نہیں سنائی گئی. صحابہ نے بے شمار جنازے پڑھائے، کسی جنازہ کے شروع میں کبھی نیت نہ سنائی. نیت کا سنانا نہ قرآن میں ہے، نہ حدیث میں ہے، نہ فقہ کی کسی کتاب میں ہے. اس لئے اس جہالت کے دستور کو فوراً ختم کر دینا چاہئے، اور اگر اس نیت کے پکارنے، سنانے کو آپ مسئلہ سمجھیں گے، یا دین کی چیز تصور کریں گے تو پھر یقیناً بدعت ہے، اور بدعت سے آدمی سخت گناہ گار ہو جاتا ہے.

نمازِ جنازہ کی کیفیت:

ہاں تو دل میں نیت کر کے آپ امام کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھا کر سینہ پر باندھ لیں، یہ پہلی تکبیر ہو گئی. اب آپ بھی اور امام بھی سب ثنا اور سورۂ فاتحہ پڑھیں. امام بلند آواز سے، اور مقتدی آہستہ:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ(١)﴾ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ(٢) الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ(٣) مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ(٤) إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ(٥) اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ(٦) صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ(٧)﴾ ”میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، بے حد رحم کرنے والا ہے. سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے. نہایت مہربان بے حد رحم کرنے والا ہے. قیامت کے دن کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں سیدھی راہ پر چلا، ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام کئے، ان کی راہ نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا، اور نہ ان کی جو گمراہ ہو گئے“. [الفاتحہ]

پھر سورۂ فاتحہ پڑھ کر قرآن کی کوئی سورت[1] پڑھیں:

(۱) طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی: "فَقَرَأَ بِالْفَاتِحَةِ وَسُورَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى سَمِعْنَا" ”پس انہوں نے سورۂ فاتحہ اور ایک سورہ بلند آواز سے پڑھی، یہاں تک کہ ہم نے سنا“. پھر فرمایا: "سُنَّةٌ وحقٌّ" ”کہ یہ سنت ہے اور حق ہے“. [نسائی]

اس روایت میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ ایک اور سورہ کا پڑھنا بھی ثابت ہوا، یعنی الحمد شریف کے ساتھ کوئی سورت ملاؤ!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ ”میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، بے حد رحم کرنے والا ہے“.

﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ(١)حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ(٢)كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ(٣)ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ(٤)كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ(٥)لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ(٦)ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ(٧)ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ ”لوگو! تمہیں کثرت کی چاہت نے اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے، یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ گئے، ہرگز نہیں تم عنقریب جان لو گے، پھر ہرگز نہیں، تم عنقریب جان لو گے۔ ہرگز نہیں، اگر تم علم یقینی کے طور پر جان لیتے (تو تم کثرت کی چاہت میں نہ پڑتے)، (ہماری عزت وجلال کی قسم) تم جہنم کو یقیناً دیکھو گے، پھر تم جہنم کو بالکل یقینی طور پر دیکھ لو گے“. [التکاثر]

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ ”میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، بے حد رحم کرنے والا ہے“.

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ(١)اللّٰهُ الصَّمَدُ(٢)لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ(٣)وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ(٤)﴾ ”اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس نے کسی کو پیدا نہیں کیا ہے، اور نہ وہ پیدا کیا گیا ہے، اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے“. [الإخلاص]

ملاحظہ: امام بلند آواز سے سورۂ فاتحہ پڑھے اور قرأت کرے. مقتدی آہستہ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتے جائیں جس طرح دوسری نمازوں میں پڑھتے ہیں. مقتدی سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین پکار کر امام سے اگلی قرأت سنیں. یعنی سورہ خود نہ پڑھیں.

نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا لازمی ہے

سورۂ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی:

یاد رہے کہ سورۂ فاتحہ ہر نماز کی جان اور روح ہے. اس کے بغیر کوئی نماز ہوتی ہی نہیں. وہ نماز فرض ہو، سنت ہو، نفل ہو، تراویح ہو، تہجد ہو، اشراق ہو، جنازہ ہو، ہر نماز میں اس کا پڑھنا فرض ہے. اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے. یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" ”یعنی بغیر سورۂ فاتحہ کے کوئی نماز نہیں ہوتی“. [متفق علیہ]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کے فرمان سے ثابت ہوا کہ سورۂ فاتحہ پڑھے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی؛ خواہ نمازی امام ہو، مقتدی ہو، اکیلا ہو، اور نماز کوئی ہو.

اگر کوئی کہے کہ بے شک بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی، یہ ٹھیک ہے. لیکن یہ حکم امام کے لئے ہے اور منفرد کے لئے ہے، مقتدی کے لئے نہیں. اس کے جواب میں احادیث ذیل ملاحظہ فرمائیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں امّ القرآن نہ پڑھی، یعنی الحمد شریف. "فَهِيَ خِدَاجٌ"(۱) پس وہ نماز ناقص ہے“. یہ تین بار فرمایا، پھر فرمایا: "غَيْرُ تَمَامٍ" ”نہیں پوری ہوتی (بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز)“. ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں؟ (یعنی جب بھی پڑھیں). تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ" ”تو سورۂ فاتحہ کو (امام کے پیچھے بھی) آہستہ پڑھ لو“. [مسلم]

عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" ”جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، پس چاہئے کہ وہ سورۂ فاتحہ پڑھے“. [الطبرانی فی الکبیر]

ملاحظہ: ثابت ہوا کہ مقتدی بھی ضرور سورۂ فاتحہ پڑھے کہ اس کے ترک سے نہ امام کی نماز ہوتی ہے، نہ مقتدی کی ہوتی ہے. سورۂ فاتحہ پڑھنے کی اس تاکید شدید کے بعد اب ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں بھی سورۂ فاتحہ کا پڑھنا رحمتِ عالم سے ثابت ہے. ملاحظہ ہوں احادیث:

جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کی احادیث:

حصن حصین میں ہے: "وَإِذَا صَلَّى عَلَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ" ”جب میت پر نماز پڑھیں تو تکبیر کہیں، پھر سورۂ فاتحہ پڑھیں“ "وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ: لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ" طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے جنازے کی نماز پڑھی، تو انہوں نے الحمد شریف بھی پڑھی، اور فرمایا: (میں نے بلند آواز سے سورۂ فاتحہ اس لئے پڑھی ہے) کہ تم جان لو کہ وہ سنت ہے. یعنی رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے. [بخاری]

(۱) خداج کے معنی ہیں: وقت سے پہلے اونٹنی کا بچہ کو جن دینا. اب غور کریں کہ ایسا بچہ جو بجائے نو ماہ کے پانچویں یا چھٹے مہینے اونٹنی جن دے، کتنا ناقص ہو گا. ایسے ہی ناقص ہے وہ نماز، جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے. [محمد صادق]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ بلند آواز سے پڑھ کر لوگوں میں اعلان کیا کہ یہ سنت ہے. یعنی رسول اللہ ﷺ نے جنازہ میں اسے پڑھا ہے.

"وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَّيَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الأُوْلَى" "جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے جنازوں میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور پہلی تکبیر میں سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے". [بلوغ المرام]

نوٹ: "كَانَ يَقْرَأُ" استمرار پر دال ہے. جس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ جنازوں میں ہمیشہ سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے:

❁" وَعَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ الأنصَارِيَّةِ قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَقْرَأَ عَلَى الجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" "امّ شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا". [ابن ماجہ]

❁"وعن ابنِ عبَّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" "ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھی". [ابن ماجہ]

❁ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: "السُّنَّةُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يَّقْرَأَ فِي التَّكْبِيْرَةِ الأُوْلَى بِأُمِّ القُرآنِ مَخَافَتَةً" "نمازِ جنازہ میں سنت ہے کہ پہلی تکبیر میں سورۂ فاتحہ آہستہ (۱) سے پڑھے". [نسائی]

رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں سر آنکھوں پر

نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں احادیث آپ نے پڑھ لی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے میت پر سورۂ فاتحہ پڑھی ہے اور یہ بھی فرمانِ رسول ہے کہ بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی. یعنی کوئی نماز نہیں

(۱) اس روایت میں سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھنا آیا ہے. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۂ فاتحہ جنازہ میں اونچی پڑھی تھی؛ تاکہ لوگوں کو سورۂ فاتحہ کا سنت ہونا معلوم ہو جائے. پس اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ آواز سے پڑھیں یا آہستہ؛ دونوں طرح درست ہے. چونکہ آج کل لوگوں نے سورۂ فاتحہ پڑھنا ترک کر رکھا ہے اور نہیں جانتے کہ سورۂ فاتحہ جنازہ میں ضرور پڑھنی چاہئے. اس لئے اماموں کو جنازوں میں سورۂ فاتحہ پکار کر پڑھنی چاہئے؛ تاکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان کے مطابق لوگ جان لیں کہ نبی کریم ﷺ سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی، تو نمازِ جنازہ بغیر سورۂ فاتحہ کے کیوں کر ہو گی؟ اس لئے بڑے درد، خلوص اور خیر خواہی سے گزارش ہے کہ برادرانِ احناف بھی اپنے جنازوں پر ضرور ضرور سورۂ فاتحہ پڑھا کریں. اگر وہ کہیں کہ ہمارے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نہ پڑھو تو عرض ہے کہ امام عالی مقام (اللہ کی ان پر رحمتیں ہوں) نے یہ بھی فرمایا ہے: "**أُتْرُكُوْا قَوْلِي بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ**" "اگر میرا قول حدیث کے خلاف ہو تو اسے چھوڑ دو". [عقد الجید] بلکہ فرمایا: "**أُتْرُكُوا قَوْلِي إِلَى الْحَائِطِ**" "حدیث کے خلاف میرا قول دیوار پر دے مارو".

برادرانِ احناف کو چاہئے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ارشاد کے مطابق ان کے قول کو حدیث کے مقابلہ میں ترک کر کے عامل بالحدیث ہو جائیں. اس طرح امام صاحب رحمہ اللہ کے ارشاد پر عمل ہو جائے گا اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت بھی ہو جائے گی. دیکھئے! امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**مَا جَاءَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبِالرَّأْسِ وَالْعَيْنِ**" "جو چیز حدیث سے ثابت ہے، وہ سر آنکھوں پر ہے". [ظفر الأمانی]

اب جب کہ جنازہ میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا حدیثوں سے ثابت ہو گیا تو برادرانِ احناف اسے حضرت امام صاحب کی ہدایت کے مطابق سر آنکھوں پر رکھ لیں.

جنازہ میں امام سورۂ فاتحہ کیوں نہیں پڑھتا:

پھر برادرانِ احناف کو اگر اختلاف ہے تو یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ مقتدی نہ پڑھے، امام ضرور پڑھے. اگر امام نہ پڑھے گا تو نماز نہیں ہو گی. لیکن افسوس ہے کہ جنازہ کی نماز میں تو امام بھی فاتحہ نہیں پڑھتا. فرمائیے کہ پھر نمازِ جنازہ کیسے ہو گی؟ یہ معاملہ بڑا نازک ہے اور حد درجہ قابلِ غور ہے کہ سب لوگ میت کی بخشش اور خیر خواہی کے لئے جنازہ پڑھتے ہیں. اگر جنازہ کی نفی ہو گئی تو میت کی ہم نے کیا خیر خواہی کی؟ یہ بات ہم نے بڑے درد و سوز سے عرض کی ہے. سب بھائی آج سے عہد کر لیں کہ وہ جنازوں میں ضرور سورۂ فاتحہ پڑھا کریں گے اور وصیت کر دیں کہ ان کے جنازہ میں ضرور سورۂ فاتحہ پڑھی جائے. اور رسمِ قل اور دسویں، چالیسویں وغیرہ غیر اسلامی رسمیں بھی نہ کی جائیں. نیز میت پر آواز سے رویا بھی نہ جائے یعنی نوحہ اور بین نہ ہو. اگر آپ نے ایسا کر دیا تو آپ بری الذمہ ہو جائیں گے، آپ پر پسِ مردن کوئی بار نہ ہو گا.

قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی وصیت:

دیکھئے! مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے حنفی عالم ہوئے ہیں. ان کی عظمتِ علم کی سب دنیا قائل ہے. آپ نے ایک وصیت نامہ لکھا ہے. اس میں آپ نے آبِ زر سے لکھنے کے لائق سنت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق وصیت فرمائی ہے. ان باتوں میں یہ بھی ہے:

"در تجہیز و تکفین و دفن رعایت سنت کنند". "یعنی تجہیز و تکفین اور تدفین میں سنت کی رعایت کریں".

"عمامہ خلافِ سنت است ضرور نیست". "عمامہ سنت کے خلاف ہے، اس لئے کفن میں اس کی ضرورت نہیں". "و نماز جنازہ بجماعت کثیر و امام صالح مثل حافظ محمد علی، و یا حکیم سکھوا، یا حافظ پیر محمد بجا آرند". "اور نمازِ جنازہ کثیر جماعت کے ساتھ ہو، اور امام صالح جنازہ پڑھائے، مثل حافظ محمد علی، یا حکم سکھوا، یا حافظ پیر محمد".

"و بعد تکبیر اولیٰ سورۂ فاتحہ خوانند" "اور تکبیر اولیٰ کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں" "و بعد مردنِ من رسومِ دنیوی مثل دہم و بستم و چہلم و ششماہی، و برسینی ہیچ نکنند" "اور میرے مرنے کے بعد دنیاوی رسمیں مانند دسواں، بیسواں، چالیسواں، ششماہی اور برسی وغیرہ ہرگز نہ کریں".

برادرانِ احناف غور فرمائیں کہ مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب بڑے پایہ کے حنفی عالم تھے. انہوں نے حدیث کے مقابلہ میں حنفی مذہب کے اس خیال کو کہ جنازہ میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھو، ترک کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو، کہ جنازہ میں فاتحہ پڑھنی چاہئے، قبول کر لیا. سر آنکھوں پر رکھ لیا، سینے سے لگا لیا، بلکہ اپنے کفن میں رکھ لیا، یعنی وصیت کر دی کہ میرے جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھنا، پھر آپ نے وصیت نامہ میں یہ بھی لکھا، کہ جو کوئی میری وصیت کی رعایت نہ کرے گا یعنی اس پر عمل نہ کرے گا. "در عاقبت دامن گیر خواہم شد". میں قیامت کو اس کا دامن گیر ہوں گا". یعنی سورۂ فاتحہ اگر میرے جنازہ میں نہ پڑھی گئی تو میں قیامت کو اس امام کا گریبان پکڑوں گا.

اللہ لاکھوں رحمتیں فرمائے قاضی صاحب کی روح پر کہ انہوں نے جرأتِ ایمانی سے سنت کا بول بالا کیا.
تمام برادرانِ احناف کو بھی قاضی صاحب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا اپنا لینا چاہئے:

دھلا نہیں ہے گل و لالہ کا غبار ابھی
برس کچھ اور ابھی اے ابرِ نو بہار ابھی

شیخ عبدالقادر جیلانی کا نعرۂ حق

نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ:

"فَيُكَبِّرُ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلَى الْفَاتِحَةَ. لِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّقْرَءَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ" "پس نمازِ جنازہ میں چار تکبیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سورۂ فاتحہ پڑھیں، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا"۔ [غنیۃ الطالبین]

"لِمَا رَوَى مُجَاهِدٌ قَالَ: سألتُ ثمانية عشرَ رَجلاً مِّنْ أصحابِ رسولِ اللهِ ﷺ عَنِ الصلاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فَكُلُّهُمْ يَقُوْلُ: كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ" (جنازہ میں سورۂ فاتحہ اس لئے پڑھنی چاہئے) کہ مجاہد سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اٹھارہ صحابہ سے نمازِ جنازہ کے بارے میں سوال کیا، سب نے کہا کہ (پہلی) تکبیر کہو، پھر سورۂ فاتحہ پڑھو۔ [غنیۃ الطالبین]

نوٹ: شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے بھی جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے اور ساتھ ہی حدیثوں سے دلیل بھی لائے ہیں۔ امید ہے کہ شیخ علیہ الرحمۃ کے علم وفضل، ان کی بزرگی اور ولایت کے قائل، ان کے مدلل فتوے کو بھی ضرور تسلیم کریں گے۔

نمازِ جنازہ کے سلسلے میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ درمیان میں آگیا، جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اب آپ آگے چلیں۔ اللہ اکبر کہہ کر سینہ پر ہاتھ باندھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب آپ دوسری تکبیر کہیں اور رفع الیدین کریں، پھر ہاتھ باندھ کر درود شریف ذیل پڑھیں:

درود شریف:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ".

"یا الٰہی! رحمت بھیج محمد ﷺ پر اور آلِ محمد ﷺ پر، جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام پر، اور آلِ ابراہیم پر رحمت بھیجی، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ یا الٰہی! برکت بھیج محمد ﷺ پر، اور آلِ محمد ﷺ پر جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے"۔

اب تیسری تکبیر کہیں اور رفع الیدین کر کے ہاتھ باندھ کر یہ دعائیں پڑھیں:

نمازِ جنازہ کی دعائیں:

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: "إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ" "جب تم میت پر نماز پڑھو تو اس کے لئے اخلاص سے دعا کرو"۔ [ابوداود]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ہے کہ مرنے والا محتاج پڑا ہے۔ اب اس کو بخشش کی بے حد ضرورت ہے۔ اس لئے جنازہ پڑھنے والوں کو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نمازِ جنازہ میں میت کے لئے بڑے خلوص اور حضورِ قلب سے گڑگڑا کر دعا کرو؛ تاکہ اس کی مغفرت کا سامان ہو جائے۔

جنازے کی پہلی دعا:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ". [مسلم]

"یا الٰہی! بخش دے ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں کو اور ہمارے حاضروں کو اور ہمارے غائبوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو۔ یا الٰہی! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو ہم سے وفات دے، پس اس کو ایمان پر وفات دے، یا الٰہی! اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہم کو فتنہ (۱) میں نہ ڈال"۔

جنازے کی دوسری دعا:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ". [صحیح مسلم]

"یا الٰہی! اس کے گناہ بخش دے اور اس پر رحم کر، اور عافیت دے، اور اس کو معاف کر دے، اور اس کی اچھی مہمان نوازی کر۔ اور اس کی قبر کشادہ کرے، اور اس کو (گناہوں سے) پانی اور برف اور اولوں سے پاک کر دے، اور اس کو گناہوں سے پاک کر دے، جیسے سفید کپڑے کو تو میل سے پاک کرتا ہے۔ اور اسے اس کے دنیا کے گھر سے بہتر گھر دے۔ اور اس کے یہاں کے لوگوں سے بہتر لوگ اور یہاں کے جوڑے سے بہتر جوڑا

(۱) یہی فتنہ ہے کہ میت کی محبت اور خیر خواہی میں غیر اسلامی رسموں اور بدعتوں پر عمل کریں، اس کی روح سے حاجت روائیاں اور مشکل کشائیاں چاہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(آخرت میں) عطا کر، اور اس کو بہشت میں داخل کر، اور عذابِ قبر سے پناہ دے، اور عذابِ جہنم سے"۔

ملاحظہ: دعائے مذکور کے راوی عوف بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے پر یہ دعا پڑھی، پس میں نے رسولِ اللہ ﷺ کی یہ دعا یاد کر لی۔

"قَالَ: حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ اَكُونَ ذَالِكَ الْمَیِّتَ" عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میں نے یہ دعا رسول اللہ ﷺ سے اس میت کے لئے سنی، تو مجھے رشک ہوا۔ یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ کاش! میں اس میت کی جگہ ہوتا، یعنی رسول اللہ میرے لئے دعا کرتے۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ دعا آپ ﷺ سے سنی۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے بلند آواز سے پڑھی، تب ہی انہوں نے سنی۔ تو بہتر ہے کہ نمازِ جنازہ میں دعائیں پکار کر پڑھیں، اور پکار کر پڑھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جن کو دعائیں نہیں آتیں، وہ پیچھے آمین کہتے جائیں گے۔

جنازے کی تیسری دعا:

"اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ وَحْدَكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلَى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهِ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهِ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْلَهُ، اَللّٰهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ". [حصن حصین]

"یا الٰہی! (یہ میت) بندہ تیرا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہے۔ یہ (زندگی میں) گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تنہا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا تھا کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں، (آج) یہ تیری رحمت کا محتاج ہو گیا اور تو اس کے عذاب سے بے پرواہ ہے، (آج یہ) دنیا سے اور دنیا والوں سے الگ ہو گیا۔ اگر یہ پاک ہو، تو پاکی اس کی زیادہ کر اور اگر یہ گنہگار ہو تو اسے بخش دے۔ اے ہمارے اللہ! ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ کر، اور ہم کو اس کے بعد گمراہ (۱) نہ کر"۔

(۱) میت کے بعد گمراہی کی یہ صورت ہے کہ میت کے متعلق غیر اسلامی رسموں اور بدعتوں کو کرنے لگیں، اس کی روح کو حاضر جانیں اور اس کو خوش کرنے کے لئے اس کے نام کی نذریں نیازیں دینے لگیں اور اس کو حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے پکاریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازے کی چوتھی دعا:

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں میں سے ایک شخص کی نمازِ جنازہ پڑھی. میں نے آپ کو (یہ دعا) فرماتے ہوئے سنا:

"اللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ أَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ. اللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ" "اے اللہ! بے شک فلاں فلاں کا بیٹا، تیرے ذمہ اور تیری امان میں ہے، پس اس کو قبر کے فتنے سے اور جہنم کے عذاب سے بچالے. تو صاحبِ[۱] وفا اور صاحبِ[۲] حق ہے. الٰہی! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بے شک تو بخشنے والا بڑا مہربان ہے". [ابوداود]

اللہ کے ذمہ میں آجاؤ:

ملاحظہ: رسول اللہ ﷺ پر قربان جائیں کہ کیسی اچھی دعائیں میت پر مانگتے تھے. جنازے پر کھڑے ہو کر فرماتے ہیں: "اے اللہ! یہ بندہ (میت) تیرے ذمہ، تیرے عہد و پیمان میں ہے". کیونکہ اپنی زندگی میں یہ تیری توحید پر ایمان رکھتا تھا، شرک نہیں کرتا تھا، تیرے سوا کسی کو نہیں پوجتا تھا، تیرے حکموں پر چلتا تھا. لہذا تیرے عہد و امان میں ہے، اس لئے اسے معاف کردے، تو مومن موحد اللہ کے قانون پر چلنے والے، اس کے اطاعت گزار بندے ہی اللہ کے ذمہ میں ہوتے ہیں. ان ہی سے اللہ کا عہد و پیمان ہوتا ہے کہ ان کو نجات دے گا، اور نعمتوں سے نوازے گا. یہی بات رسول اللہ ﷺ جنازے پر کہہ رہے ہیں کہ اللہ! یہ شخص تیرے ذمہ اور عہد میں ہے، اس لئے اسے قبر کے فتنے سے بچالینا، اپنے ذمی کو جہنم سے امن میں رکھنا.

بھائیو! غور کرو. اگر میت مشرک ہو، قبر پرست ہو، مصائب و حوائج میں غیر اللہ کو پکارنے والی ہو، بے نمازی، بے روزہ ہو، اللہ کی سرکش، سنت سے ناآشنا ہو، کیا یہ میت بھی اللہ کے ذمہ و امان میں ہوسکتی ہے؟ لرزنے اور کانپنے کا مقام ہے. آج ہی اپنی اصلاح کرلو، اور توحید کے عقیدے سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہوئے اللہ کے ذمہ آجاؤ. اللہ کے قانون کو اپنا کر اس کی امان میں داخل ہو جاؤ؛ تاکہ جنازے پر پڑھی جانے والی دعا، مناسب حال ہو اور قبول ہو.

(۱) اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے، کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا، اس لئے وہ بڑا اہل وفا ہے.
(۲) اللہ تعالیٰ کی ہر بات سچ اور حق ہے، اس لئے اہل حق ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان ہی لوگوں کا ذمہ لے رکھا ہے جو اس کے قانون کے وفادار ہیں، اور مرنے پر اپنے امان دیئے گئے لوگوں اور ذمیوں کے لئے اہل وفا ہوگا. جیسا کہ دعائے مذکور میں نبی کریم ﷺ نے اللہ کو "اہل الوفا" کہا ہے، کہ اے اللہ! تو وفا کرنے والا ہے، تو اہل الحق ہے، تیری ہر بات سچ ہے، اس لئے اپنی ذمی میت کے ساتھ وفا کر. اے اہلِ حق! تیری ہر بات سچ ہے.

آؤ! ہم سب روسیاہ، تاریک عمل، مل کر پھر گریبان میں منہ ڈالیں اور ضمیر سے پوچھیں کہ کیا ہم اللہ کے قانون سے وفاداری کر کے اس کے عہد و امان میں آئے ہوئے ہیں؟ علامہ اقبال رحمہ اللہ نے درست فرمایا ہے:ـ

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

کیا ہم نے حضرت محمد ﷺ سے وفا کی ہے، یعنی آپ کے نقش قدم پر چل کر اللہ کے قانون کو مانا ہے؟ سنت کے نور میں قرآنی راہیں طے کی ہیں. اسوۂ پاک کے اجالے میں بغی و عصیان کی تاریکیاں چھٹ گئی ہیں؟ طغیانی و اِبا کی وادی سے ہجرت کی ہے؟ کیا اسلام کے دیس میں وفادار شہری بن کر بس رہے ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر ہم بدبخت نہ اللہ کے ذمہ میں ہیں اور نہ اس کی امان میں. تو جو لوگ اللہ کے ذمہ اور امان میں نہ ہوں، جنازے پر یہ کہنا: اے اللہ! یہ بندہ جو تیرے ذمہ اور امان میں ہے، اس کو معاف کر دے، کتنی غلط بات ہے. پھر اللہ ایسے سفارشی یعنی دعا گو کو کیا کہے گا؟

تو بھائیو! اپنے جنازوں کو، جنازوں میں پڑھی جانے والی دعاؤں کے لائق بناؤ. ہاں اعمال میں جو خامیاں، کمیاں، نقائص، عیب اور کھوٹ ہیں، ان کے لئے زندگی میں استغفار کرتے رہنا چاہیئے. ہر وقت بخشش مانگتے رہنا چاہیئے، اور مرنے پر زندہ بھائی جنازے میں بھی دعائیں کر کے مغفرت مانگیں گے.

جنازے کی پانچویں دعا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْإِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْلَهُ. [ابوداود]

"اے اللہ! تو اس کا پالنہار ہے اور تو نے اسے پیدا کیا اور اسلام کی راہ دکھائی، اور تو نے اس کی روح قبض کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تو اس کے ظاہر و باطن سے خوب واقف ہے، ہم سب اس کی شفاعت کے لئے آئے ہیں، پس تو اسے بخش دے"۔[ابوداؤد]

ملاحظہ: نمازِ جنازہ کی یہ پانچ دعائیں ہیں. درود شریف پڑھ کر تیسری تکبیر کہہ کر یہ دعائیں بڑے درد وخلوص سے پڑھیں. ایک دعا یاد ہے تو ایک ہی پڑھیں، دو پڑھیں، تین یا چار پڑھیں، اور اگر پانچوں پڑھیں تو کیا ہی کہنے ہیں. اماموں کو چاہئے کہ یہ پانچوں دعائیں یاد کرلیں. پھر یہ دعائیں پڑھ کر چوتھی تکبیر پکار کر دائیں بائیں سلام پھیر دیں اور میت کو اٹھا کر دفن کر دیں.

چار سے زائد تکبیریں:

تکبیریں جنازے میں رسول اللہ ﷺ عموماً چار ہی کہتے تھے، لیکن کبھی کبھار آپ ﷺ پانچ اور چھ تک بھی کہہ دیتے تھے.[بلوغ المرام]

بچے کے جنازے کی دعا:

امام بخاری رحمہ اللہ سے تعلیقاً مروی ہے کہ حسن بصری لڑکے کے جنازے پر (تکبیر اولیٰ کے بعد) سورۂ فاتحہ پڑھنے اور (تیسری تکبیر کے بعد) یہ دعا پڑھتے: "**اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّأَجْرًا**" "یا الٰہی! تو اس بچے کو ہمارے لئے آگے چلنے والا اور میر منزل اور ذخیرہ اور ثواب بنادے"۔[مشکاۃ]

نوٹ: سلف اس مال کو کہتے ہیں، جو منفعت کے لئے آدمی آگے بھیجتا ہے. گویا بچہ بھی نفع کا مال ہے، جو آگے بھیجا ہے.

اور فرط اس شخص کو کہتے ہیں، جو لشکر سے آگے جا کر لشکر کے کھانے پینے کا انتظام کرتا ہے. تو بچہ بھی ایک طرح کا فرط ہے جو والدین کی راحت و نجات کا سامان پہلے جا کر کرتا ہے.

اور ذخیرہ وہ مال ہوتا ہے، جو آدمی ضرورت کے وقت کے لئے اسٹاک کرتا ہے. تو فوت شدہ بچہ ذخیرہ بھی ہوا، جو بوقت ضرورت قیامت کو کام آئے گا.

اور بچہ فوت شدہ اجر اس طرح ہوا کہ اس کے مرنے پر والدین صبر کر کے قیامت کو بڑا ثواب اور مرتبہ پائیں گے. جیسا کہ آپ اس کتاب میں پیچھے پڑھ آئے ہیں.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی کے جنازے کا حشر

عبداللہ بن ابی بن سلول بظاہر مسلمان تھا، نمازیں پڑھتا تھا، روزے رکھتا تھا. رسول اللہ ﷺ کا خطبۂ جمعہ سنتا تھا، رحمتِ عالم کے ساتھ جہاد میں بھی جاتا تھا، باقی سب کام مسلمانوں کی طرح کرتا تھا، لیکن منافق قسم کا مسلمان تھا. موت کا وقت آیا اور مر گیا. اس کے جنازے کا حال سنیں اور عبرت پکڑیں.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول مر گیا، تو رسول اللہ ﷺ بلائے گئے کہ اس پر نماز پڑھیں جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو میں (عمر) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ابن ابی پر نماز پڑھتے ہیں؛ حالانکہ اس نے فلاں دن ایسی ایسی باتیں کہی تھیں اور فلاں دن ایسی ایسی؟! میں اس کی باتیں (نفاق کی) شمار کرنے لگا.

رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا: "اے عمر! ذرا مجھ سے ہٹو تو!" پھر جب میں نے بہت کہا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اختیار دیا گیا ہے. (کہ نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں) پھر میں نے نماز پڑھنا اختیار کر لیا ہے".

﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ﴾ (آپ ان کے لئے مغفرت کی دعا کیجئے یا نہ کیجئے (برابر ہے)، اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی مغفرت کی دعا کریں گے، تب بھی اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا، اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کر دیا ہے، اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ہے). [توبہ: ۸۰]

"اور اگر میں جانوں کہ ستر بار سے زیادہ استغفار کروں تو اس کی بخشش ہو جائے گی، تو ستر بار سے زیادہ استغفار کروں". پھر نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن ابی پر نماز پڑھ دی. (اور جنازے کے ساتھ گئے اور اس کی قبر پر کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ اس کے دفن سے فراغت پائی اور واپس ہوئے). ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ یہ آیتیں نازل ہوئیں: ﴿وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾ "اور جو شخص منافقوں میں سے مر جائے تو تم اس پر نہ نماز پڑھو، اور نہ (بخشش کی دعا کرنے کے لئے) اس کی قبر پر کھڑے ہو".

[بخاری، نسائی] اس آیت کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ نے نہ کسی منافق کی نماز جنازہ پڑھی، نہ اس کے لئے استغفار کیا، اور نہ قبر پر کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی.

صحیح بخاری میں یہ بھی موجود ہے: "فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَمِيصَهُ" "نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو اپنے گھٹنوں پر رکھا، پھر اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اس کو اپنا قمیص پہنایا"۔

باایں ہمہ پھر ابن ابی جہنم میں:

باایں ہمہ کہ رحمت الأنبیاء ﷺ نے اپنا کرتہ بھی ابن ابی کو پہنا دیا، اپنا لعابِ دہن (جو دونوں جہانوں کی پاکیزگیوں سے بڑھ کر پاک ہے) اس کے منہ میں ڈالا اور جسم پر بھی ملا، اس کا جنازہ بھی پڑھ دیا۔ سوچیے! جناب سید المرسلین ﷺ نے اس کے ساتھ کتنی خیر خواہی اور ہمدردی کی۔ اس کی بخشش کے لئے کتنی آرزو کی اور جنازہ میں اس کی مغفرت کے لئے کیا کچھ نہ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے بڑی ہی عاجزی سے اس کے لئے دعائیں مانگیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ یہ ضرور ہی بخشا جائے، لیکن مختارِ کل ذات نے اپنی مرضی کی۔ اور اسے جہنم (۱) میں ڈال دیا:

نہ ہو طبیعت ہی جن کی قابل وہ تربیت سے نہیں سنورتے
ہوا نہ سرسبز رہ کے پانی میں عکس سروِ کنار جُو کا

مشرک کے لئے دعائے بخشش کی ممانعت

شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ مشرک پر اللہ اتنا غضبناک ہوتا ہے کہ اس نے فیصلہ کر دیا کہ وہ شرک کرنے والے کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ اور سب مسلمانوں کو مشرک مرنے والے کے لئے دعائے بخشش کرنے سے منع کر دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾ "نبی اور ایمان والوں کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ مشرکوں کے لئے یہ بات کھل کر سامنے آجانے کے بعد کہ وہ جہنمی ہیں، دعائے مغفرت کریں، چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں"۔ [التوبہ: ۱۱۳]

جنازہ میں بھی میت کے لئے بخشش کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ اس لئے مطلق بخشش کی دعا کے علاوہ مشرک کا جنازہ پڑھنے سے بھی اللہ نے اپنے رسول کو اور سب مسلمانوں کو منع کر دیا۔ پس منافق اور مشرک دونوں کے جنازوں سے ان کے لئے استغفار کرنے سے روک دیا۔

(۱) اللہ اکبر! جسے اللہ پکڑے اسے کون چھڑائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابن ابی کو چھڑانے کے لئے بڑی کوشش کی، لیکن اللہ نے نہ چھوڑا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بھائیو! اللہ سے ڈر جاؤ، اور نفاق اور شر کے ہر ہر کام سے بچتے رہو. اگر شرک اور نفاق پر موت ہوگئی تو پھر خواہ لوگوں نے جنازہ پڑھ بھی دیا، اللہ نہ بخشے گا.

دیکھئے اللہ کے قانون کی ضرب کتنی شدید ہے، ارشاد ہوتا ہے: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ "اے میرے پیارے رسول!) ان منافقوں کے لئے استغفار کر (یا جنازے میں بخشش مانگ). ﴿أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ "یا ان کے لئے استغفار نہ کر (برابر ہے). ﴿إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً﴾ اگر تو ان کے لئے ستر بار استغفار کرے (ان کے ستر بار جنازے پڑھے)". ﴿فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ﴾ "اللہ ان کو کبھی نہ بخشے گا".

اللہ! ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبروں کے سردار جناب رحمت للعالمین ﷺ منافق کا جنازہ ستر بار پڑھیں، پھر بھی تو اسے نہ بخشے. اللہ! ہماری ہزار بار توبہ نفاق سے، ہزار بار توبہ شرک سے. اے مقلب القلوب! ہمارے دلوں میں توحید اور اخلاص راسخ کردے، اپنی مرضی کا مسلمان بنالے اور اپنی پسند کے اعمال کی توفیق دے. آمین!

مسلمان بھائیوں کے لئے تازیانۂ عبرت

عبد اللہ بن ابی کے المیہ کے آئینہ میں اپنی زندگی کی تصویر دیکھیں کہ دیوارِ عمل میں کہیں پانی تو نہیں مر رہا ہے؟ "خون" میں نفاق کے جراثیم تو اپنا کام نہیں کر رہے ہیں؟ یعنی قول اور فعل میں تضاد تو نہیں. اللہ تعالیٰ کے ساتھ جن باتوں کا عہد و پیمان کر رکھا ہے، ان میں بے وفائی تو نہیں ہو رہی، بجائے خلوص کے عملوں میں نمود وریا تو بار نہیں پا رہا، فرائض کی بجا آوری میں کسل و کاہلی تو نہیں ہو رہی، جہاد سے جی تو نہیں چرا رہا. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ پاک ﷺ نے جو عالمِ برزخ اور عالمِ عقبیٰ کے بارے میں خبریں دی ہیں، ان کے ماننے میں کسی طرح کا شک و شبہ تو نہیں. جھوٹ بولنے، وعدہ خلافی کرنے، امانت میں خیانت کرنے کی عادت تو نہیں. بحث و تکرار کے وقت گالی گلوچ پر تو نہیں اتر پڑتے، عام طور پر عصر کی نماز غروبِ شمس کے قریب تو نہیں پڑھا کرتے، فجر اور عشا کی نماز کے لئے ہمیشہ مسجد میں آنے سے رکے ہوئے تو نہیں. نمازیں ٹوٹے دل، کاہلی اور سستی سے تو نہیں پڑھتے. قرآن مجید میں آتا ہے: ﴿وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاءُونَ النَّاسَ﴾ "اور جب نماز[1] کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہل بن کر کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں سے ریاکاری کرتے ہیں". [النساء: ۱۴۲]

(۱) معلوم ہوا کہ منافق نماز پڑھتے تھے. لیکن جو شخص بالکل تارک الصلاۃ ہے، اس کا اسلام کے ساتھ کیا تعلق واسطہ رہا، اور اس کے جنازے کا کیا حشر ہوگا.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا، نماز میں کسل وکاہلی اور اعمال میں ریاکاری منافقوں کی نشانی ہے۔عبداللہ بن ابی بھی ضرور نمازی تھا۔ روزہ رکھتا تھا، جمعہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے پڑھتا تھا، آپ ﷺ کا وعظ اور درس سنتا تھا، جہاد میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جاتا تھا، لیکن سب کچھ ریاکارانہ کرتا تھا، خلوص ویقین کا نام نہ تھا:۔

جگمگائے گا نہ جب تک زیست کے دل کا دیا
مہروماہ ومشتری سے تیرگی ہوگی نہ دور

متذکرۃ الصدر باتیں اگر آپ میں ہیں تو یہ نفاق کی نشانیاں ہیں۔ ان کو جلد از جلد دور کریں اور مخلص مومن پابندِ کتاب وسنت ہوں۔

حنظلہ رضی اللہ عنہ کو نفاق کا شبہ:

ایک دفعہ صحابیِ رسول حنظلہ رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: "نَافَقَ حَنْظَلَةُ" ”حنظلہ منافق ہوگیا“۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: بھائی کیسے؟ انہوں نے جواب دیا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوتے ہیں اور آپ ﷺ جنت اور اس کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہیں تو ہمارے ایمان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ بہشت کی نعمتیں ہمیں نظر آجاتی ہیں اور جب آپ جہنم اور اس کے عذابوں کو بیان کرتے ہیں تو جہنم کے شعلے ہم دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ پھر جب ہم آپ کی مجلس سے اٹھ کر چلے آتے ہیں اور بیوی بچوں اور کاروبار میں مشغول ہوجاتے ہیں تو وہ کیفیت نہیں رہتی۔ اس سے میں یہ سمجھا ہوں کہ میں منافق ہوگیا ہوں، کیونکہ ایمان کی کیفیت بدل جاتی ہے، ایمان کا وہ اونچا درجہ حاصل نہیں رہتا۔ یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حال تو میرا بھی یہی ہے۔ پھر دونوں رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور ماجرا عرض کر کے کہا کہ ہم منافق ہوگئے ہیں۔ رحمتِ عالم نے فرمایا: ”(غم نہ کرو) یہ نفاق نہیں ہے، میرے پاس بیٹھنے کی بھی ایک گھڑی ہے اور بیوی بچوں اور کاروبار میں مصروف ہونے کی بھی ایک گھڑی ہے۔ یعنی اگر ہر وقت تمہارے ایمان کی وہی کیفیت رہتی، جو میری مجلس میں حاصل ہوتی ہے۔ تو پھر دنیا کے کاروبار کیسے کرسکتے“۔ [مشکاۃ]

مسلمان بھائیو! غور کرو، صحابہ تو اتنی بات پر نفاق کا شبہ کرنے لگ جاتے تھے اور لرز جاتے تھے کہ وعظ سننے کے وقت جو دل کی کیفیت ہوتی ہے، وہ کاروبارِ دنیا میں لگ جانے کے وقت کیوں برقرار نہیں رہتی۔ اتنی بات پر وہ ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں۔ لیکن ہم ہیں کہ ایمان کی صف ہی لپیٹ کر رکھ دی ہے۔ فرائض ترک ہوئے جاتے ہیں اور ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ آخر مرنا ہے اور جنازہ اٹھنا ہے، پھر سوچیے کیا بنے گا:۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے ہے اپنے دامن میں لہو ارمان و حسرت کا!
یہ رنگینی جو زیبِ داستاں معلوم ہوتی ہے

میت کو دفن کرنا

جب نمازِ جنازہ سلام پھیرنے پر ختم ہو جائے تو پھر اس کو اٹھا کر دفن کرنا چاہئے. آج کل یہ رواج ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد سب لوگ بیٹھ جاتے ہیں، اور امام کہتا ہے: پڑھو الحمد شریف اور قل شریف اتنی اتنی بار، پھر وہ میت کو بخشتے اور دعا مانگتے ہیں. اور حیرت ہے کہ بعض جنازوں میں جنازہ پڑھ کر سونگی، میوہ، پتاشے، چنے بانٹتے ہیں. یہ رسمیں تو ہندوؤں کی ہیں، مسلمانوں کو یہ کام کرتے ہوئے ذرا حجاب نہیں آتا. شرم تک محسوس نہیں کرتے کہ اللہ نے تو مسلمانوں کے لئے اپنے پیارے رسول ﷺ کو اسوۂ حسنہ بنایا تھا. پھر یہ نبی کریم ﷺ کے طور طریقے کیوں نہیں اپناتے. جنازے پر سونگی میوہ!۔شرم ہم کو مگر نہیں آتی۔.

یاد رکھو! کہ رسول اللہ ﷺ دین مکمل کر گئے ہیں، دین کی کوئی بات بتانا نہ بھولے ہیں. سوال پیدا ہوتا ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے جنازے کا سلام پھیر کر کیوں نہ سب کو بٹھا کر الحمد اور اخلاص پڑھا کر دعا مانگی؟ نبی کریم ﷺ کا ایسا کرنا نہ حدیث سے ثابت ہے، نہ فقہ سے. پھر مسلمانوں کی حالت پر افسوس ہوتا ہے کہ وہ کیوں ایسے کام کرتے ہیں. جو نہ رسولِ اکرم ﷺ نے کئے، نہ کرنے کو کہا. اور آج بھی سوائے پاک و ہند کے، دنیا کے کسی ملک میں جنازہ پڑھنے کے بعد اس طرح نہ کوئی بیٹھتا ہے نہ الحمد اور قل پڑھتا ہے. اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے ہر دین کا کام رسولِ رحمت کی سنت کے مطابق چاہتا ہے. نہ اس میں کمی کی جائے، نہ زیادتی.

لوگوں سے دینی شعور اس قدر کم ہو گیا ہے کہ وہ سنت اور بدعات کو یکجا کئے ہوئے ہیں. میت کے لئے سب سے بڑھ کر اس کی خیر خواہی کا کام یہ ہے کہ خلوص سے جنازے کی دعائیں خوب خوب پڑھیں. افسوس کہ جنازے کا سلام تو دو منٹ میں پھر جاتا ہے، دعائیں پڑھنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی جو سنت ہے. ہاں، سلام پھیر کر بیٹھ کر کچھ پڑھ کر دعا مانگنے کو بڑی اہمیت دی ہے. اس کے مقابل اگر کوئی شخص سب دعائیں خلوص سے پڑھتا ہے، پندرہ بیس منٹ جنازے میں لگا دیتا ہے، پھر اگر وہ جنازے کے بعد بیٹھتا نہیں. کہتا ہے کہ چلو اٹھاؤ جنازہ اور دفن کرو. تو لوگ کہتے ہیں: دیکھو جی! دعا نہیں مانگی. اتنی چہ میگوئیاں ہوتی ہیں کہ گویا ان کے نزدیک جنازہ برائے نام ہوا ہے. جب تک ان کی مروج رسم نہ پوری کی جائے، جنازہ نامکمل ہے.

بھائیو! یاد رکھو، بے دلیل بحث اور جھگڑا فضول ہے. رحمتِ عالم ﷺ جنازے کا سلام پھیر کر میت کو اٹھا کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفن کر دیتے تھے. الحمد اور اخلاص نہیں پڑھواتے تھے؛ البتہ دفن کر کے پھر قبر پر کھڑے ہو کر ضرور میت کے لئے دعا فرماتے تھے. آپ کو بھی سنت کے مطابق ایسا ہی کرنا چاہئے اور رسولِ پاک ﷺ سے آگے نہیں بڑھنا چاہئے. یہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے: ﴿لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ ''اللہ اور اس کے رسول کے آگے نہ بڑھو''. [الحجرات:۱]

بدعت اسقاط:

دفن کے بعد پھر امام اور چند آدمی بیٹھ کر اسقاط کرتے ہیں، یعنی میت کے گناہ جھاڑتے ہیں. اس طرح کہ ایک قرآن اور ایک روپیہ میت کے وارث امام کی ملک کر دیتے ہیں. امام دس آدمیوں کا حلقہ بنا لیتا ہے اور وہ قرآن اور روپیہ دوسرے آدمی کی ملک کر دیتا ہے. وہ تیسرے کی؛ حتی کہ وہ قرآن اور روپیہ پھر امام کے پاس پہنچ جاتا ہے. گویا امام کے پاس دس آدمیوں کی مِلک در ملک کی وساطت سے دس قرآنوں، اور دس روپیوں کا ثواب پہنچ گیا ہے. اب امام دس فرضی قرآنوں اور دس روپیوں کو بدستور گردش دیتا ہے. پھر جب قرآن اور روپیہ امام کے پاس پہنچ جاتا ہے تو امام کہتا ہے کہ اب میری ملک میں ۱۰×۱۰ پورے سو قرآن اور سو روپیہ کا ثواب پہنچ گیا ہے. اب سو قرآنوں اور سو روپیوں کو پھر دس میں ضرب دینے کے لئے ایک چکر اور لگایا جاتا ہے. اس تیسرے چکر پر امام کی ملک میں ۱۰×۱۰۰=۱۰۰۰ (ایک ہزار) قرآن اور ایک ہزار روپیہ کا ذخیرہ آ گیا ہے. جب پانچ چکر پورے ہو جاتے ہیں تو امام یوں دعا کرتا ہے: یا اللہ! ایک لاکھ قرآن اور ایک لاکھ روپیہ کا ثواب میں نے میت کی روح کو بخشا، اور میت کے وارث اور دوسرے سادہ لوح آمین کہتے ہیں، پھر امام ایک روپیہ جیب میں ڈال لیتا ہے اور قرآن بازار جا کر بیچ آتا ہے:

﴿يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ ''اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکا دیتے ہیں''. [البقرہ:۹]

افسوس! دین میں ہم نے کیسی کیسی بدعتیں جاری کر رکھی ہیں اور کیسے حیلے نکال رکھے ہیں:

زنہار ازاں قوم نباشی کہ فریبند
حق را بسجودے و نبی ﷺ را بہ درودے [اقبال]

قبر پر اذان دینا بدعت ہے:

بعض جاہل میت کو دفن کر کے پھر قبر پر اذان دیتے ہیں. یہ لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے کہ دین میں خود مسئلے گھڑتے ہیں اور شریعت سازی کرتے ہیں. یاد رکھو! قبر پر اذان دینا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کو دفن کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ میت کو قبر میں داخل کرتے، تو یہ کہتے تھے:
"بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ" "میں اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد اور بخشش کے ساتھ اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقے کے مطابق (قبر پر) رکھتا ہوں". [ترمذی]

قبر پر پانی چھڑکیں:

پھر قبر پر آہستہ آہستہ مٹی ڈال کر پُر کریں اور لوگ تین تین لپیں مٹی ڈالیں، قبر کو بالشت برابر اونچی کریں، اور اونٹ کے کوہان کی طرح بنائیں، اور میت کو پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کریں، اور آخر میں قبر پر پانی چھڑکیں. چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ" "نبی کریم ﷺ کی قبر پر پانی چھڑکا گیا".
"وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى رِجْلَيْهِ" "اور جس شخص نے رسولِ اکرم ﷺ کی قبر پر پانی چھڑکا، وہ بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھے. مشک کے ساتھ سر مبارک کی طرف سے چھڑکنا شروع کیا، یہاں تک کہ پاؤں تک پہنچادیا". [مشکاۃ]

رسول اللہ ﷺ کی قبر پاک کا نقشہ:

قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:
"يَا أُمَّاهُ اكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِيَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ". [ابوداود]
"اے میری ماں! میرے لئے رسول اللہ ﷺ اور ان کے دونوں یاروں (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی قبر کھول دیں. پس انہوں نے تینوں قبریں کھول دیں جو نہ بہت بلند اور نہ زمین کے ساتھ متصل (بلکہ بالشت بالشت بھر اونچی) تھیں، (ان پر) سرخ میدان کی کنکریاں بچھی ہوئی تھیں".

ملاحظہ: یہ ہے رحمتِ عالم اور صاحبین رضی اللہ عنہما کی قبروں کا نقشہ کہ قبریں کچی ہیں اور آج تک اسی طرح ہیں، کہ کوہان نما ہیں اور ان پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں پڑی ہیں. چنانچہ سفیان تمار نے نبی کریم ﷺ کی قبر دیکھی "مُسَنَّمًا" "بطورِ کوہان اونٹ کے تھی". [بخاری]

نوٹ: رسول اکرم ﷺ کی قبر میں لحد بنائی گئی تھی.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر کے سر اور پاؤں کی طرف یہ پڑھیں (۱):

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے: "جب کوئی تم میں سے مر جائے تو اس کو بند نہ رکھو (یعنی تدفین میں تاخیر نہ کرو) اور جلدی اس کو قبر کی طرف لے جاؤ اور (اس کی قبر پر) سر کی طرف سورۂ بقرہ ابتدا سے "مُفْلِحُوْنَ" تک اور پاؤں کی طرف سورۂ بقرہ کا اخیر یعنی "آمَنَ الرَّسُوْلُ" سے آخر تک"۔ [مشکاۃ]

میت کو دفن کر کے ایک شخص قبر کے سر کے طرف کھڑا ہو جائے، اور ایک شخص پاؤں کی طرف سرہانے والا سورۂ بقرہ ﴿الم﴾ سے ﴿مُفْلِحُوْنَ﴾ تک پڑھے۔ اور پائینتی والا اسی سورت کا اخیر ﴿آمن الرسولُ﴾ سے ﴿فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ تک پڑھے۔ ہم دونوں جگہ کی آیتیں یہاں لکھ دیتے ہیں؛ تاکہ آپ کے لئے زبانی یاد کرنے میں آسانی ہو۔

قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر پڑھیں

﴿الم(١) ذَلِكَ الْكِتَابُ لاَ رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ (٢) الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ(٣)وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ(٤)أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

"الم، اس کتاب میں کوئی شک و شبہ نہیں، اللہ سے ڈرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے، جو غیبی امور پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور ہم نے ان کو جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر جو آپ پر اتاری گئی، اور ان کتابوں پر جو آپ سے پہلے اتاری گئیں اور جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں، یہی لوگ اپنے رب کی سیدھی راہ پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں"۔ [البقرہ:۱-۵]

قبر کی پائینتی کھڑے ہو کر پڑھیں:

﴿ءَامَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ ءَامَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ

(۱) قبر پر قرآنِ کریم پڑھنے کو علامہ محمد بن صالح العثیمین نے بدعت کہا ہے۔ دیکھئے: فتاویٰ ارکان الإسلام: ص ر ۳۱۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ(۲۸۵)لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلاَنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ "رسول اللہ (ﷺ) اس چیز پر ایمان لے آئے جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوئی، اور مومنین بھی، ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر (وہ کہتے ہیں کہ) ہم اس کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے، اور انہوں نے کہا کہ (اے اللہ!) ہم نے تیرا حکم سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے. اللہ کسی آدمی کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، جو نیکی کرے گا اس کا اجر اسے ملے گا، اور جو گناہ کرے گا اس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑے گا، اے ہمارے رب! بھول چوک اور غلطی پر ہمارا مواخذہ نہ کر، اے ہمارے رب! اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال، جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے کے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! اور ہم پر اس قدر بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہ ہو، اور ہمیں درگزر فرما، اور ہماری مغفرت فرما، اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا آقا اور مولیٰ ہے، پس کافروں کی قوم پر ہمیں غلبہ نصیب فرما". [البقرہ:۲۸۵-۲۸۶]

قبر پر کھڑے ہو کر دعا مانگیں:

پھر قبر پر کھڑے ہو کر خلوص سے میت کی ثبات قدمی کے لئے دعا مانگیں. یعنی منکر نکیر کے سوالوں میں ثابت رہنے کے لئے دعا کریں. چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ:"اسْتَغْفِرُوا لأَخِيكُمْ ثُمَّ سَلُوا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الآنَ يُسْأَلُ" "جب رسول اللہ ﷺ میت کے دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو قبر پر ٹھہرتے، پھر فرماتے: اپنے بھائی کے واسطے استغفار کرو، پھر اس کے لئے تثبیت مانگو، یعنی (سوالوں کے جواب میں) ثابت رہنے کے لئے کیونکہ وہ اس وقت سوال کیا جاتا ہے". [ابوداود]

نوٹ: دفن کے بعد نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق میت کے لئے استغفار کریں، اور ثابت قدمی کی دعا مانگیں: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ وَلاَ تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلاًّ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ "اے ہمارے رب! ہمیں معاف کر دے، اور ہمارے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائیوں کو بھی معاف کر دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ پیدا کر۔ اے ہمارے رب! تو بے شک بڑی شفقت والا، بے حد رحم کرنے والا ہے"۔[الحشر:١٠]

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ عَلَى الْقَوْلِ الثَّابِتِ جِئْنَاكَ شُفَعَآءَ فَاغْفِرْلَهُ.

"یاالٰہی! اس کے گناہ بخش دے! اور اس پر رحم کر، اور عافیت دے، اور اس کو معاف کر دے، اور اس کی اچھی مہمان نوازی کر۔ اور اس کی قبر کشادہ کر دے، اور اس کو (گناہوں سے بخشش کے) پانی اور برف اور اولوں سے پاک کر دے، اور اس کو قولِ ثابت (کلمہ طیبہ) پر ثابت رکھ۔ ہم تیرے پاس سفارشی آئے ہیں یعنی (اس کے لئے) دعا کرنے کے لئے، پس تو اس کو بخش دے"۔

ملک الموت مع خادم ملائکہ روح قبض کرنے آتے ہیں! جنت کی خوشبو اور کفن لے کر!

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِيْ انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِّنَ الآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُوْلُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِيْ إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ: فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَآءِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَأْخُذُوهَا فَيَجْعَلُوهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِي ذٰلِكَ الْحَنُوطِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ قَالَ: فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِي بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ إِلاَّ قَالُوا: مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانُ بْنُ فُلانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانُوا يُسَمُّوْنَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُوْلُ اللهُ عزَّ وَجلَّ: اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّينَ وَاعِيْدُوْهُ إِلَى الأَرْضِ فَإِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا أُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى. قَالَ: فَتُعَادُ رُوْحُهُ فِيْ جَسَدِهِ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُولُ: دِيْنِيَ الإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَيَقُولَانِ لَهُ: وَمَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ. فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَأَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ. قَالَ: فَيَأْتِيْهِ مِنْ رُوحِهَا وطِيْبِهَا فَيُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ.

قَالَ: وَيأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ: أَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هذَا يومُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ. فَيَقُوْلُ لَهُ: مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُوْلُ: أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ. [مشكاة]

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''بندۂ مومن جب دنیا سے کوچ کرتا ہے اور آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے، تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے نہایت روشن ہوتے ہیں. گویا کہ ان کے چہرے آفتاب ہیں. ان کے ساتھ جنت کے کفنوں میں سے ایک کفن ہوتا ہے. (یعنی جنت کے ریشمی کپڑوں سے) اور جنت کی خوشبوؤں میں سے خوشبو ہوتی ہے. یہاں تک کہ (وہ فرشتے) اس کے سامنے حد نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں، پھر حضرت ملک الموت علیہ السلام آتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں. پس کہتے ہیں: اے جانِ پاک! نکل اللہ کی بخشش اور رضا مندی کی طرف. پس جان (نرمی اور آسانی سے) بہتی ہوئی نکل جاتی ہے. جیسے پانی کا قطرہ مشک سے بہتا ہے. پھر اس کو ملک الموت علیہ السلام لیتے ہیں (یعنی روح قبض کر لیتے ہیں). جب ملک الموت روح کو لے لیتے ہیں تو پھر آنکھ کے پلکارے میں (دوسرے) فرشتے ان کے ہاتھ سے روح پکڑ لیتے ہیں اور اُس کو اس کفن اور اس خوشبو میں (جو جنت سے لے کر آتے ہیں) رکھ لیتے ہیں، اس روح سے کستوری کی بہترین خوشبوؤں کی مانند جو روئے زمین پر پائی جائیں، خوشبو پھوٹتی ہے.

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر فرشتے اس روح کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں، پس فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے (جو زمین اور آسمان کے درمیان ہیں) اس روح کو لے کر گزرتے ہیں، وہ فرشتے کہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں: کون ہے یہ پاک روح؟ (روح لے جانے والے) فرشتے کہتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں ہے (یعنی اس کی روح ہے)۔ اس بہترین ناموں (وصفوں اور لقبوں) کے ساتھ فرشتے ذکر کرتے ہیں، جن سے اہلِ دنیا ان کو یاد کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اس کو آسمانِ دنیا تک لے پہنچتے ہیں، پھر فرشتے اس کے لئے دروازہ کھلواتے ہیں، پس کھولا جاتا ہے۔ پھر پہلے آسمان کے اللہ کے مقرب فرشتے اس روح کے ساتھ ہو کر دوسرے آسمان تک پہنچاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کی رسائی ساتویں آسمان تک ہو جاتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا نامۂ اعمال علیین میں لکھو، اور اس روح کو زمین کی طرف لوٹاؤ[1] (جہاں وہ مدفون ہے)۔ بے شک میں نے ان کو زمین ہی سے پیدا کیا ہے اور اسی میں ان کو لوٹاؤں گا، اور اسی سے انہیں نکالوں گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر اس کے بدن میں روح ڈالی جاتی ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے (منکر اور نکیر) آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں، پھر کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ پھر کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر کہتے ہیں: وہ شخص کون ہے جو تم میں بھیجا گیا؟ وہ کہتا ہے: وہ رسول اللہ ﷺ ہیں! پھر کہتے ہیں: تم نے کیسے جانا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا، اور میں نے اس کی تصدیق کی؟ (پس اس سے محمد ﷺ کا رسول ہونا معلوم ہوا)۔ پھر آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ میرا یہ بندہ سچا ہے۔ پس اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھادو اور اس کو جنت کا لباس پہناؤ، اور جنت سے اس کی طرف دروازہ کھول دو۔ اور جہاں تک نظر پہنچتی ہے اس کی قبر کشادہ کی جاتی ہے۔

رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا: "پھر (قبر میں) اس کے پاس ایک شخص خوب رو، اچھے معطر لباس والا آتا ہے اور کہتا ہے: تمہارے لئے اس چیز کی خوشخبری ہے، جسے تو سن کر خوش ہو جائے۔ (یعنی وہ نعمتیں اور آرام جو تجھے ملا ہے۔ سن!) یہ وہ دن ہے جس کا تجھے (دنیا میں) وعدہ دیا گیا تھا۔ پھر (قبر میں آرام پانے والا) کہتا ہے: کون ہے تو؟ تیرا چہرہ حسن و جمال میں کامل ہے، جو بھلائی اور خوش خبری دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے: میں تیرا نیک عمل ہوں"۔

موسیٰ علیہ السلام کے جلال کے سامنے ملک الموت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف الخلائق بنایا ہے، اس خاک کے پتلے، بشر کے مقام کو نہ نوری پہنچ سکتے ہیں نہ

(۱) روح جب قبر میں لوٹائی جاتی ہے تو میت عالمِ برزخ میں ہوتا ہے، دنیا سے اس کا تعلق کٹ جاتا ہے، اور مُردے ہماری باتیں نہیں سنتے ہیں، کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ﴿وَمَا انتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُورِ﴾ "اے پیغمبر! آپ اہلِ قبور کو نہیں سنا سکتے یعنی مُردے نہیں سنتے ہیں"۔ اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ اموات نہیں سنتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناری. جب یہ اپنے اَنا کو بیدار کر کے اسے رضائے الٰہی کا لباس پہنا دیتا ہے تو اس کے انوارِ صفاتی سے جنوں اور فرشتوں کی نظر خیرہ ہو کر رہ جاتی ہے. اللہ کے برگزیدہ انسانوں نے اس ظلمت کدہ میں ایمان کی وہ شمعیں جلائی ہیں جن کی تاب کوئی نہیں لا سکا. اسی سلسلہ میں انسانی برادری کے ایک فرد، اللہ کے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ رسول اللہ ﷺ کی زبانی سنئے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے کہا: اپنے رب کا حکم قبول کرو، میں تیری جان لینے آیا ہوں. موسیٰ علیہ السلام نے اسے نہ پہچانا). چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا، پس آنکھ پھوڑ ڈالی. ملک الموت اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گیا اور کہا: (اے اللہ!) تو نے مجھے اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا، اور اس نے میری آنکھ پھوڑ ڈالی. اللہ تعالیٰ نے اس کو پھر آنکھ عطا کر دی اور فرمایا: پھر تو میرے بندے (موسیٰ) کے پاس جاؤ اور کہنا کہ کیا زندگی دراز چاہتا ہے؟ پس اگر زندگی دراز چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ، پھر جتنے بال تیرے ہاتھ کے نیچے آئیں گے، ان کی گنتی کے مطابق اتنے برس تو زندہ رہے گا. موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اتنی دراز زندگی کے بعد پھر کیا ہے؟ فرشتے نے کہا: "ثُمَّ تَمُوتُ" "پھر آپ کو مرنا ہے" "قَالَ: فَالآنَ" "موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تو پھر ابھی موت آ جائے". [بخاری]

عروسِ موت کو سینے سے لگا لیا:

ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کے پاس انسانی شکل میں آیا تھا. انہوں نے اسے نہ پہچانا کہ ملک الموت ہے. جب اس نے جان لینے کو کہا، تو موسیٰ علیہ السلام نے خیال کیا کہ شاید یہ آدمی مجھے قتل کرنا چاہتا ہے. طبیعت جلالی تھی. کوہِ طور سے واپس آئے تو لوگوں نے بچھڑے کی پوجا شروع کر رکھی تھی. اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو داڑھی سے پکڑ کر کھینچنے لگے کہ میرے بعد تم نے تبلیغ کیوں نہیں کی؟ امت کیوں بگڑ گئی ہے؟ اس سے قبل مصر میں دو آدمیوں کو لڑتے دیکھ کر چھڑانے لگے تو ظالم کی سختی دیکھ کر اسے ایک مکا مارا. (ارادہ قتل کا نہ تھا) چنانچہ وہ وہیں ڈھیر ہو گیا. غرض آپ بڑے جلال والے پیغمبر تھے. ملک الموت انسانی صورت میں شپا شپ اندر آ کر کہنے لگا کہ میں تمہاری جان لینے آیا ہوں. انہوں نے اسے دشمن خیال کر کے ایک طمانچہ مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی. (سبحان اللہ! کیا مقامِ بشر ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے آنکھ کیا پھوڑی، بلکہ اللہ نے آپ سے پھوڑوائی. عرشی کو فرشی کا جلال دکھلایا!!)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتا ہے کہ بعض مادہ پرست یہ خیال کریں کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا کیا معنی؟ اور فرشتۂ موت کو طمانچہ مارنا، کس کی طاقت ہے؟ اور اس سے موت سے کراہت اور لمبی عمر کی خواہش پائی جاتی ہے جو پیغمبر کی شان کے خلاف ہے۔

گزارش ہے کہ پیغمبر غیب نہیں جانتا، اگر موسیٰ علیہ السلام کو علم ہو تا کہ یہ ملک الموت ہے تو بطیبِ خاطر پیامِ یار کو قبول کرتے۔ دنیا کی زندگی میں "رَبِّ أَرِنِي" پکارتے تھے کہ اے اللہ! میں تیرے فراق میں مضطرب ہوں، یہاں ہی دیدار دے دے، ایک بار سامنے تو آ، ہائے میں تجھ کو ایک نظر دیکھ لوں۔ غور کریں کہ اپنے پیارے مولا کے فراق میں ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپنے والے کو جب یار کا پیام آئے، تو کیا وہ موت سے گریز کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور پھر جب دوسری بار فرشتے نے اتنی دراز عمر پیش کی تو فرمانے لگے کہ جب اتنی دراز عمر کے بعد موت ہی ہے تو پھر وہ موت ابھی ابھی آ جائے؛ چنانچہ چشمِ زدن میں آ گئی۔ عروسِ موت کو سینے سے لگا لیا اور اپنے اللہ سے جا ملے: ؎

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چو مرگ آید تبسم بر لبِ اوست

تو طمانچہ اسے ملک الموت سمجھ کر نہیں مارا تھا۔ ایک بیباک قتل کی دھمکی دینے والے انسان کو مارا تھا۔ لیکن اللہ کی شان اور حکمت ہے کہ اس نے فرشتے کی آنکھ خود پھوڑوائی (جس کی کیفیت ہم نہیں جانتے؛ بلکہ ایمان لاتے ہیں)۔ فرشتوں کو یہ جتانے کے لئے آنکھ پھوڑوائی کہ یہ وہی انسان ہے جسے حقارت سے تم نے کہا تھا: کیا بناتا ہے تو اسے جو زمین میں فساد کرے گا، اور خون بہائے گا؟ اور یہ بھی فرشتوں کو معلوم ہو جائے کہ انسان کی کیا حیثیت ہے۔ غالب نے کیا اچھا کہا ہے: ؎

ہیں آج کیوں ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند
گستاخیِ فرشتہ ہماری جناب میں!

آنکھ کے پھوڑنے پر کوئی تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ یہ بھی متشابہات میں سے ہے۔ قرآن میں آتا ہے: اللہ کا ہاتھ، اللہ کے دو ہاتھ، اللہ کی پنڈلی، اللہ کی آنکھیں، اللہ نے عرش پر قرار پکڑا، ان کی کہنہ اور کیفیت سے ہم واقف نہیں ہیں، لیکن ان پر ایمان ضرور ہے۔ ایسے ہی ملک الموت کی آنکھ کے پھوڑے جانے پر ایمان لاؤ، کیفیت کے پیچھے نہ پڑو، اللہ تعالیٰ نے انسان کا جاہ و جلال، اس کی عظمت و برتری اور جرأت و شہامت، فرشتوں کو دکھائی کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین و آسمان اور پہاڑ، جس امانت کے بوجھ کو نہ اٹھا سکے، اس بوجھ کے اٹھانے والا یہی انسان ہے :؎

میں گرچہ ناتواں ہوں لیکن بارِ کائنات!
میرے سوا کسی سے اٹھایا نہ جائے گا

محبوبِ حق کی محبت اور جدائی میں آہ و فغاں کرنے والے موت سے نہیں ڈرا کرتے. نزع کی سختی کو وہ مسکرا کر ٹال دیتے ہیں، ان کی روح جمالِ یار کے دیدار کے لئے بہ ہزار جان مشتاق ہوتی ہے :؎

عشرتِ قتل گہِ اہلِ تمنا مت پوچھ!
عیدِ نظارہ ہے شمشیر کا عریاں ہونا

کہتے ہیں کہ خضر نے مئے عمر دراز یعنی آبِ حیات پی کر عمرِ جاوداں پائی ہے تو اس سے کیا حاصل؟ یہی کہ محبوب سے دائمی جدائی مول لے رکھی ہے. موت آئے تو اللہ سے ملائے، نہ آئے تو بے تحاشا عمرِ دراز کے صحرا میں ایڑیاں رگڑتے رہو. برعکس موسیٰ کے، جس نے موت کا کڑوا گھونٹ پی کر اللہ سے ملاقات کرلی، اسے وصالِ یار نصیب ہو گیا. یہ شخص کامیاب ہے یا خضر؟ علامہ اقبال رحمہ اللہ نے خوب فرمایا ہے:؎

تلخابہ اجل میں جو عاشق کو مل گیا!
پایا نہ خضر نے مئے عمرِ دراز میں

یعنی عاشق کو موت کے کڑوے پانی سے جو ملا ہے، یعنی وصالِ یار ہوا ہے. خضر نے مئے عمر دراز میں وہ نہیں پایا، خضر کو یہ بات حاصل نہیں ہوئی. اگر خضر بھی تلخابہ اجل چکھ لیتے تو وصالِ یار پا لیتے. تو تلخابہ اجل کی قدر و قیمت آبِ حیات سے بڑھ کر ہوئی. پس موت ایک نعمتِ عظمیٰ ہے جس سے روح مستریح ہو کر واصل باللہ ہو جاتی ہے. دنیا میں وہ انسان بڑا خوش قسمت ہے جو بعافیت تمام عمر طبعی سے مرے اور اتنے عرصہ میں اللہ کو راضی کرنے کے لئے ذخیرہ عمل اکٹھا کر لے.

مومن کی روح آسانی سے نکلتی ہے:

اس حدیث میں آپ نے پڑھا ہے کہ مومن کی روح بڑی آسانی سے نکلتی ہے جیسے پانی کا قطرہ مشک سے. اور اس سے پہلے آپ پڑھ آئے ہیں کہ مومن پر بھی موت میں بڑی سختی ہوتی ہے. اس میں مطابقت کی یہ صورت ہے کہ مومن پر سختی روح نکلنے سے پہلے ہوتی ہے جس سے گناہ جھڑتے ہیں، اور روح نکلنے کے وقت بڑی نرمی اور سہولت ہوتی ہے. چشمِ زدن میں بہ کمالِ راحت و سکون نکل جاتی ہے. مومن کے لئے تو اب وصل کا پیام آیا ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی روح کے لئے اس سے بڑھ کر اور کون سا موقع خوشی کا ہو سکتا ہے؟ اس لئے بڑے آرام سے بدن کو چھوڑتی ہے۔ شہید جب میدانِ جنگ میں مارا جاتا ہے تو اس کی روح کو جسم سے نکلتے وقت بڑا حظ، بڑا چین، از حد خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔ پھر شہید جنت میں آرزو کرتا ہے کہ اللہ! مجھے پھر دنیا میں بھیج کہ تیری راہ میں گردن کٹا کر ایک بار پھر وہی لذت اور فرحت پاؤں۔ معلوم ہوا کہ نیکوں، پرہیز گاروں اور اللہ کے بندوں کو روح نکلتے وقت راحت ہوتی ہے، کوئی سختی محسوس نہیں ہوتی۔ بخلاف اس کے کافر کی روح بڑی سختی سے نکلتی ہے جس طرح گیلی صوف میں لوہے کی گرم سیخ ڈال کر زور سے کھینچیں۔

قبر میں امتحان ہوتا ہے

قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ جس پر یہ منزل آسان ہوگئی، اس پر اگلی منزلیں بھی آسان ہوں گی اور جس پر یہ پہلی منزل ہی دشوار ہوگئی، اس پر آنے والی منزلیں بھی دشوار ہوں گی۔ اس لئے زندگی میں وہ کام کرنے چاہئیں، جن پر اللہ راضی ہو اور قبر کی منزل سہل اور آسان ہو۔

قبر میں تین سوال:

قبر میں تین سوال ہوں گے: "**مَنْ رَبُّكَ**" "تیرا رب کون ہے؟" "**مَا دِيْنُكَ**" "تیرا دین کیا ہے؟" "**مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ**" "کون ہے یہ شخص جو تم میں بھیجا گیا؟"۔

جس شخص نے عقیدۂ توحید کو اپنایا، زندگی بھر شرک نہ کیا۔ اللہ کے سوا کسی کو رب نہ بنایا۔ قول، فعل، عمل، ذہن، خیال، تصور میں کسی کو مقامِ الٰہ نہ دیا۔ رب العالمین کی ذات، صفات، عبادات اور حکم میں کسی نبی، ولی، بزرگ، شہید، جن، فرشتہ وغیرہ کو شامل نہ کیا اور قرآنی توحید کے زیور سے عروسِ حیات کے حسن کو چار چاند لگائے۔ ایسے مردِ مومن سے جب نکیرین قبر میں پوچھیں گے۔ "**مَن رَّبُّكَ**" "تیرا رب کون ہے؟" تو یہ اللہ کی توفیق سے پکار اٹھے گا۔ "**رَبِّيَ اللّٰهُ**" "میرا رب اللہ ہے"۔

دوسرا سوال دین کے بارے میں ہوگا۔ یاد رکھیں کہ اللہ نے فرمایا ہے: ﴿**إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ**﴾ "اللہ کے نزدیک دین، اسلام ہے"۔ اور اسلام کتاب و سنت میں محصور ہے۔ اسلام نام ہے قال اللہ اور قال الرسول کا۔ پھر جس مسلمان نے زندگی بھر کتاب و سنت پر عمل کیا، صرف قرآن کو سنت کے مطابق اپنا امام بنایا: یعنی جس طرح رحمتِ عالم ﷺ نے قرآن پر عمل کیا؛ بعینہ اسی طرح اس نے بھی زندگی گزاری۔ عقیدہ اور عمل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا سا رکھا، اور فرقے بندی سے کوسوں دور رہا. اس مردِ مومن کو جب منکر نکیر سوال کریں. "مَا دِينُكَ" "تیرا دین کیا ہے؟" تو اللہ کی توفیق سے یہ جواب دے گا: "دِيْنِي الإِسلامُ" "میرا دین اسلام ہے".

تیسرا سوال فداہ امی وابی حضرت سید الکونین رحمت للعالمین محمد رسول اللہ ﷺ سے متعلق ہوگا. تو جس شخص نے زندگی سنت کے نور میں گزاری ہوگی، اتباعِ رسول جس کا شعار، شمعِ حدیث پر جس کا چلنا اور محبتِ ختمی مرتبت میں جس کا مرنا ہوگا. وہ نکرین کو جواب میں - بہ توفیق الٰہی کہہ دے گا "هُوَ رَسُوْلُ اللهِ" "وہ اللہ کے رسول ہیں". بس یہ شخص امتحان میں کامیابی ہے، اور اس کا بیڑا پار ہے، اور اس پر دخولِ جنت تک سب منزلیں آسان ہیں.

اللہ ثابت قدم رکھتا ہے:

براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے: "لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ" پس اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ ءَامَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ﴾ (اللہ پر ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں حق بات یعنی کلمہ طیبہ پر ثابت قدم رکھتا ہے،). [ابراہیم:۲۸] اور ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آیت ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ ءَامَنُوا﴾ آخر تک، عذاب قبر کے متعلق نازل ہوئی ہے: "يُقَالُ لَهُ" اس کو کہا جاتا ہے! تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں". [بخاری، مسلم]

اس آیت میں قولِ ثابت سے مراد یہی کلمہ شہادت ہے جو مسلمان قبر میں پوچھا جاتا ہے. تیرا رب کون ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ پس اس قولِ ثابت میں تینوں باتوں کا جواب ہے. اور دنیا میں اللہ مسلمانوں کو قولِ ثابت پر ثابت رکھتا ہے کہ ہر حال میں توحید نہیں چھوڑتے، اور قبر میں نکیرین کو جواب دینے میں ثابت رکھتا ہے.

رسول اللہ ﷺ قبر میں حاضر نہیں ہوتے:

نکرین کا تیسرا سوال: "مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟" کون ہے یہ شخص؟.. اس "هٰذَا" سے بعض اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ "هٰذا" قریب کے لئے آتا ہے. اس لئے رسول اللہ ﷺ قبر میں حاضر ہوتے ہیں اور فرشتہ پوچھتا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟" یعنی اس آدمی کے متعلق کیا کہتے ہو؟ تو کیا ایک وقت میں لاکھوں کی قبروں کے اندر آپ ﷺ موجود ہوتے ہیں؟ نہیں! یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے: ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ "اور اللہ تمہارے ساتھ ہے، جہاں بھی تم ہو"۔ اور نبی کریم ﷺ سے متعلق اللہ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾ "یعنی تو حاضر (ناظر) نہیں"۔ [القصص:۴۴]

پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ فرشتہ نبی کریم ﷺ کی تصویر دکھا کر پوچھتا ہے: بتاؤ یہ کون ہیں؟ سوچئے کہ یہ بات کتنی غلط ہے کہ جب تصویر ہی حرام ہے تو فرشتہ تصویر کیوں کر لاتا ہے۔

پھر اس طرح بھی یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے کہ جس شخص نے رسولِ اکرم ﷺ کو دیکھا ہی نہیں۔ اس کو تصویر دکھا کر کہنا کہ بتاؤ یہ کون ہیں؟ اور وہ کہے کہ میں نہیں جانتا، تو پھر اس کو عذاب شروع ہو جائے۔ یہ بے انصافی ہے اور اللہ بے انصافی نہیں کرتا۔

حق بات یہ ہے کہ نہ جنابِ رحمت للعالمین ﷺ قبر میں آتے ہیں، نہ ان کی تصویر دکھائی جاتی ہے۔ سوال کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ یہ شخص اتنا بتائے کہ اس کا نبی کون ہے؟ یہ کس کی امت ہے؟

"هٰذَا الرَّجُلُ" کی تفہیم:

رہا "هٰذا" تو یہ قریب کے لئے آتا ہے۔ لیکن جب "هٰذا" کے ساتھ موصول "الَّذِيْ" آئے تو پھر مراد حاضر اور موجود نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ نکرین کے سوال "مَا هٰذا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ" کا جواب حدیث میں "هُوَ رَسُوْلُ اللهِ" آیا ہے۔ یعنی وہ اللہ کے رسول ہیں تو "هُوَ" غائب کے لئے آتا ہے۔ اگر "هٰذا" سے مراد حاضر اور موجود ہوتی تو جواب ہوتا: "هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ" "یہ اللہ کے رسول ہیں"۔ جب یہ نص حدیث جواب میں "هُوَ" (غائب) ہے تو لامحالہ سوال میں "هٰذا" سے مراد بھی غائب ہے، حاضر اور موجود نہیں۔ پھر کلامِ عرب میں کسی مشہور غائب شخصیت کے لئے "هٰذا" آتا ہے۔ چنانچہ مکہ کے سوداگروں کو روم کے بادشاہ ہرقل نے سوال کیا: ؎

"اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ" "کون تم سے نسب میں اس شخص سے زیادہ قریب ہے، جو نبوت کا مدعی ہے"۔

غور کریں کہ رحمتِ عالم مدینہ میں ہیں اور بادشاہ ملک روم میں "هٰذَا الرَّجُلُ" کہہ کر اشارہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ مشہور غائب شخص کے لئے "ھذا" اشارہ قریب آتا ہے اور پھر یہاں بھی "ھذا" کے ساتھ اسم موصول "اَلَّذِيْ" آیا ہے. خوب سمجھ لیں.

اس کی مثال اردو میں یوں دی جاسکتی ہے: "اللہ اِس شخص کے گناہ معاف کرے اور اِسے جنت دے، جس نے انگریزوں اور ہندوؤں سے دلائل کی جنگ لڑ کر پاکستان بناڈالا جس میں شعائرِ اسلام اور مسلمانوں کی جانیں اور آبروئیں کفار کی یلغار سے محفوظ ہوگئیں". بانیٔ پاکستان کی مشہور شخصیت کے لئے یہاں اِس شخص لایا گیا ہے. آگے "جس نے" (اَلَّذِيْ) موصول آیا ہے، جس سے مراد یقیناً غائب ہے، حاضر نہیں.

کیا مُردے سنتے ہیں؟

عموم سماعِ موتی قرآن اور حدیث سے ثابت نہیں ہے. اور ائمۂ اربعہ رحمہم اللہ میں سے کوئی اس کا قائل نہیں. یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ نکرین مردہ کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں. اور اس سے سوال کرتے ہیں اور وہ جواب دیتا ہے تو یہ صرف مردہ کا امتحان لینے کے لئے وقتی طور پر اللہ اس میں زندگی کے آثار پیدا کردیتا ہے. چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث پیچھے گزر چکی ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ مردہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے ثبات قدمی مانگو. "فَإِنَّهُ الآنَ يُسْئَلُ" کیونکہ وہ اس وقت پوچھا جاتا ہے. لفظ الآنَ "اس وقت" ثابت کرتا ہے کہ مردوں کو یہ عارضی حیات صرف اتنے امتحانی وقت کے لئے بخشی جاتی ہے، اس کے بعد ختم کردی جاتی ہے. اور یہ بھی حدیث میں آتا ہے کہ جب مردہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے رخصت ہوتے ہیں. "وَإِنَّهُ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ" اور وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے. [بخاری] لوگوں کے جوتوں کی آواز سننا بھی صرف اتنے وقت تک کے لئے ہے کہ جب تک اس سے نکرین سوال کر رہے ہوتے ہیں، ہمیشہ کے لئے ہرگز نہیں.

جنگِ بدر میں جو کافر مارے گئے تھے، ان کو چاہِ بدر میں پھینک دیا گیا تھا. جب رسول اللہ ﷺ وہاں سے چلنے لگے تو اس کنوئیں میں جھانکا، جہاں بدر کے مشرکین مقتول پڑے تھے. آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم نے ٹھیک ٹھیک اس چیز کو (یعنی عذاب کو) پالیا ہے، جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا". آپ ﷺ سے کہا گیا: کیا آپ مردوں کو پکارتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو، لیکن وہ جواب نہیں دیتے ہیں". [بخاری]

بدر کے مردوں کو سنانا- یہ بھی نبی کریم ﷺ کا ایک معجزہ تھا کہ وقتی طور پر اللہ تعالیٰ نے ان مشرکوں کو سنوا دیا، تاکہ جو عذاب ان کو ہو رہا تھا، اس پر وہ اور ذلیل وخوار ہوں اور حسرت بڑھے. اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردے عام طور پر سنتے ہیں. کیا کافروں، ہندوؤں کے مردے بھی مرگھٹ میں سنتے ہیں؟ نہیں!

چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: "إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُوْنَ الآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُوْلُ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى". "بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: البتہ اَب وہ جان لیں گے کہ جو میں کہتا تھا، وہ حق ہے اور تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے (مردوں کے متعلق تو) فرمایا: یقیناً تم مردوں کو نہیں سنا سکتے، یعنی مردے نہیں سنتے ہیں". [بخاری]

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قبر میں مردوں کے سننے اور چاہِ بدر میں مشرک مردوں کے سننے کا مسئلہ حل کر دیا کہ قبر میں مردہ کے سننے کے متعلق بھی "الآن" آیا ہے. اور چاہِ بدر کے مردوں کے بارے میں بھی "الآن" ہے. مطلب صاف ہے کہ جوتیوں کی آواز کو قبر والے نے اور نبی کریم ﷺ کی آواز کو بدر کے کنویں والوں نے وقتی طور پر سنا. پھر عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے قرآن کی آیت پڑھ دی: ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى﴾ "اے پیغمبر! آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے". [النمل: ۸۰] اور ایک یہ آیت بھی ہے: ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾ "اور اے پیغمبر! آپ قبروں والوں کو سنانے والے نہیں ہیں". [فاطر: ۲۲]

یہاں تو قرآن نے صاف صاف، دوٹوک فیصلہ کر دیا کہ قبروں والے نہیں سنتے ہیں. اب یہ عقیدہ رکھنا کہ مردے سنتے ہیں؛ خواہ وہ اولیاء اللہ ہوں، قرآن کی آیت کا انکار ہے.

جہنم کا گڑھا:

اور جو شخص قبر میں نکرین کے سوالوں کے جواب نہ دے گا. "لَا أَدْرِيْ، لَا أَدْرِيْ" "میں نہیں جانتا، میں نہیں جانتا" کہے گا. تو اس کے لئے قبر جہنم کا ایک گڑھا بنادی جائے گی. [ترمذی]

قبر جنت کا باغیچہ بھی ہے اور جہنم کا گڑھا بھی:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "لوگو! اگر تم لذتوں کو مٹا دینے والی موت کو یاد رکھتے تو تم ہنستے نہیں. لذتوں کو مٹانے والی اور راحت گنوانے والی موت کو یاد کیا کرو. ہاں تم میں سے ہر ایک کی بننے والی قبر سے روز یہ صدا آتی ہے کہ میں غربت کی جگہ ہوں، مٹی کا مکان ہوں، سانپوں، بچھوؤں، کیڑوں مکوڑوں سے بھری اندھیری گور ہوں.

سنو! جب بندہ مومن دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے خوش آمدید کہتی ہے، مرحبا پکارتی ہے اور کہتی ہے کہ میرے اوپر جتنے لوگ چل رہے ہیں؛ ان سب سے تو ہی میرا زیادہ محبوب تھا. آج میں تیری والی بنی ہوں اور تو میرے بس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے. اب تو دیکھے گا کہ میں تجھ سے کتنا اچھا سلوک کرتی ہوں. پھر جہاں تک مسلمان میت کی نظر پہنچتی ہے، وہاں تک قبر فراخ کر دی جاتی ہے اور جنت کی طرف سے اس کے لئے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے.

اور جب فاجر یا کافر بندہ دفن کیا جاتا ہے، تو قبر اسے کہتی ہے: اے برے شخص! نہ میں تجھے خوش آمدید کہوں اور نہ مرحبا. سن! میرے اوپر جتنے لوگ چل رہے ہیں، ان سب میں، میں ہی تیری سب سے زیادہ دشمن تھی. آج تو میرے قابو میں آیا ہے، دیکھ کس طرح میں تجھ سے بدلے لیتی ہوں. پھر قبر چاروں طرف سے سکڑنے لگتی ہے اور خوب دبوچتی ہے، یہاں تک کہ اس کی داہنی پسلیاں بائیں پسلیوں میں اور بائیں پسلیاں داہنی پسلیوں میں داخل ہو جاتی ہے. مخبر صادق محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر بتایا کہ اس طرح!- پھر فرمایا: اس کی قبر میں ستر اژدہے متعین کر دیئے جاتے ہیں، جو اس درجہ زہریلے ہوتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک ہی زمین پر پھنکار دے تو زمین میں کوئی چیز نہ اُگے، رہتی دنیا تک زمین پر کوئی سبزہ نظر نہ آئے. یہ اژدہے اسے قیامت تک ڈستے رہیں گے. پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قبر یا تو جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے، یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے“. [ترمذی]

قبرستان سے باہر نکل کر دعا مانگنا:

میت کو دفن کر کے قبرستان کے باہر پھر لوگ کھڑے ہو کر دعا مانگتے ہیں. رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایسا نہیں کیا تھا. اس لئے مسلمانوں کو بھی رسولِ اکرم ﷺ سے بڑھ کر کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہئے. نبی کریم ﷺ میت کی خیر خواہی اور بخشش کے سب کام بتا گئے ہیں. آپ ان سے آگے نہ بڑھیں.

میت کے وارثوں کے پاس جا کر تعزیت کرنا:

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک میت کو دفن کیا. جب وہاں سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ لوٹے اور ہم بھی آپ کے ساتھ لوٹے، یہاں تک کہ ہم میت کے مکان تک پہنچے. وہاں نبی کریم ﷺ ٹھہر گئے. دیکھا تو ایک عورت سامنے سے چلی آتی ہے. راوی کہتا ہے: میں سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ نے اس عورت کو پہچان لیا. جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تھیں. رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ”تم اپنے گھر سے کس لئے نکلی؟“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس گھر میں آئی تھی، جہاں میت ہو گئی تھی؛ تاکہ ان لوگوں کو تسلی دوں اور تعزیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں. رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ”شاید تم ان لوگوں کے ساتھ قبرستان تک گئی؟“ انہوں نے کہا: معاذ اللہ! میں تو آپ سے اس کا بیان سن چکی ہوں (کہ عورتوں کو آپ نے قبرستان سے منع فرمایا ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو ان کے ساتھ قبرستان تک جاتی تو میں ایسا کرتا“. سختی سے آپ نے ارشاد فرمایا. [ابوداود]

عورتوں کو قبرستان جانے کی سخت ممانعت:

فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سختی کی صراحت ابوداود میں نہیں ہے، لیکن نسائی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو ان کے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکھ سکتی، یہاں تک کہ تیرے باپ کا دادا اس کو دیکھے“. یعنی عبدالمطلب جنت میں جائے. اور ان کا جنت میں جانا مشکل ہے، کیونکہ مشرک مرے تھے. اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا قبرستان میں جانا سخت منع ہے.

ملاحظہ: مذکورہ حدیث سے تین مسئلے معلوم ہوئے؛ پہلا یہ کہ میت کو دفن کر کے اہلِ میت کے مکان تک تعزیت کے لئے جائیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے، دوسرا مسئلہ یہ کہ عورتیں بھی اہلِ میت کے مکان پر تعزیت کے لئے جاسکتی ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گئیں، تیسرا مسئلہ یہ کہ عورتیں ہرگز قبرستان میں نہ جائیں.

عورتیں مسجد میں جنازہ پڑھ سکتی ہیں:

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ جنازہ مسجد کے اندر لاؤ، میں اس پر نماز پڑھوں گی. لوگوں کو یہ بات (یعنی مسجد میں جنازہ پڑھنا) خلاف معلوم ہوئی. امّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضا کے دونوں بیٹوں سہل اور اس کے بھائی (سہیل) کے جنازوں کی نماز مسجد کے اندر پڑھی تھی. [مسلم]

نوٹ: عورتیں قبرستان میں ہرگز نہیں جاسکتیں اور نہ وہاں جا کر جنازہ میں شریک ہوسکتی ہیں؛ البتہ مسجد میں جنازہ پڑھ سکتی ہیں.

سوگ تین دن تک ہے:

امّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے. ہاں خاوند کے مر جانے پر چار ماہ دس دن سوگ کرنا چاہئے“. [بخاری، مسلم]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ : تین دن کے بعد سوگ ختم کر کے کاروبار میں لگ جانا چاہئے.

بھاتی یا حاضری:

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ کے مرنے کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جعفر کے لوگوں کے لئے کھانا تیار کرو، کیونکہ ان پر وہ چیز (مصیبت) آئی ہے جو ان کو مشغول رکھے گی''. [ترمذی، ابن ماجہ]

ملاحظہ : قرابتیوں یا ہمسایوں کو چاہئے کہ ایام تعزیت میں میت کے گھر والوں کو کھانا پکا کر بھیجیں کہ وہ پیٹ بھر کر کھائیں بلکہ خود ان کو کھلائیں اور تسلی دیں. یہ کھانا صرف اہلِ میت کے لئے ہونا چاہئے، برادری کے لئے نہیں، اور برادری کو خود چاہئے کہ میت کے گھر والوں سے ایسا کھانا نہ کھائیں. انہوں نے تو موت کی وجہ سے کھانا گھر نہیں پکایا اور کسی بھائی کے بھیجے ہوئے کھانے سے وقت گزارا ہے. برادری کیوں اہلِ میت کے گھر سے کھائے.

تعزیت کا طریقہ:

جو شخص اہلِ میت کے پاس تعزیت کے لئے جائے تو وہ یوں تعزیت کرے: "إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْيَصْبِرْ وَلْيَحْتَسِبْ" ''بلا شبہ اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ اس نے لے لیا اور اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ کہ دیا اور اس کے نزدیک ہر چیز وقت مقرر کے ساتھ ہے. پس چاہئے کہ صبر کرے، اور ثواب طلب کرے''. [حصن حصین]

اہلِ میت کے پاس جا کر انہیں تسلی دینی چاہئے اور صبر کی تلقین کرنی چاہئے لیکن آج کل لوگ صف ماتم پر بیٹھ کر حقہ پیتے اور ادھر ادھر کی باتوں میں مشغول ہوتے ہیں. انہیں چاہئے کہ جس غرض کے لئے آئے ہیں وہ کام کریں. جتنی دیر بیٹھیں، گھر والوں سے اظہارِ ہمدردی کریں. ان سے افسوس کریں، انہیں حوصلہ اور تسلی دیں اور صبر کرنے کو کہیں. موقع محل کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سنائیں. مصیبتوں میں صبر کرنے پر جو اجر و ثواب کے وعدے دیئے گئے ہیں، وہ بیان کریں. صفِ ماتم پر کوئی کام سنت کے خلاف نہ کریں، کسی رسم و رواج کو کارِ ثواب قرار دے کر عمل میں نہ لائیں. آپ تعزیت کے لئے آئے ہیں اور تعزیت دین کی چیز ہے، پھر اسے سنت کی روشنی میں پورا کریں. دیکھئے! معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی وفات پر رسول اللہ ﷺ نے ان کو کتنا صبر آموز اور ہدایت بردوش خط لکھا ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا تعزیتی خط معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے نام

"مِنْ محمدٍ رسولِ اللهِ إلى مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ سَلامٌ عليكَ فَإِنِّي أحمدُ إليكَ اللهَ الَّذِي لاَ إله إلاَّ هوَ، أمَّا بعدُ! فَأعظَمَ اللهُ لكَ الأجرَ وَأَلْهَمَكَ الصَّبْرَ ورَزَقَنَا وَإِيَّاكَ الشُّكْرَ، فَإِنَّ أَنْفُسَنَا وَأَمْوَالَنَا وَأَهْلِيْنَا وَأَوْلاَدَنَا مِن مَواهبِ اللهِ عَزَّوَجلَّ الْهَنِيَّةِ وَعَوارِيهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ نُمَتَّعُ بِهَا إِلَى أَجَلٍ مَعْدُوْدٍ ويَقْبِضُهَا لِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ، ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أَعْطَى وَالصَّبْرَ إِذَا ابْتَلَى فَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَواهِبِ اللهِ الهَنِيَّةِ وَعَوارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ، متَّعكَ بِهِ فِيْ غِبْطَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَّقَبَضَهُ مِنْكَ بِأَجْرٍ كَبِيْرٍ الصَّلاَةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدَى إِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلاَ يَحْبِطْ جَزَعُكَ أَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ أَنَّ الْجَزَعَ لاَ يَرُدُّ شَيْئاً وَّلاَ يَدْفَعُ حُزْناً وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ قَدْ وَالسَّلامُ"(۱). [حصن حصین]

"میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے معاذ ابن جبل کو کہ تجھ پر سلام ہو۔ میں تعریف پہنچاتا ہوں تیرے پاس اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ بعد حمد کے میں تیرے حق میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو اس مصیبت پر بہت ثواب دے، اور تیرے دل میں صبر ڈالے، اور ہم کو اور تجھ کو شکر نصیب کرے، کیونکہ ہماری جانیں اور ہمارے مال اور ہمارے اہل اور اولاد اللہ بزرگ و برتر کی عمدہ بخششوں میں سے ہیں اور عاریت (Borrowed) میں رکھی ہوئی چیزوں سے ہیں۔ (یعنی مالِ مستعار ہے، جب چاہے لے لے)۔ ہم ان سے ایک مدت معین تک بہرہ مند ہوتے ہیں اور وہ ان کو وقت مقرر پر لے لیتا ہے۔ پھر اس نے ہم پر شکر فرض کیا ہے جب دیتا ہے اور صبر فرض کیا ہے جب مبتلا کرتا ہے۔ تو تیرا بیٹا اللہ کی عمدہ بخششوں اور اس کی سونپی ہوئی امانتوں میں سے تھا۔ تجھ کو اس سے اچھے حال میں فائدہ مند کیا اور خوشی میں لوگ اس پر رشک کرتے تھے، اور اس نے اس کو تمہارے پاس سے بڑے اجر کے بدلے میں اٹھا لیا، جو دعا ہے اور رحمت ہے اور ہدایت ہے۔ اگر تم ثواب چاہتے ہو تو صبر کرو اور تمہاری بے صبری، تمہارا ثواب ضائع نہ کردے، پھر تم پشیمان ہو۔ اور جان لو کہ بے صبری کسی چیز (فوت شدہ عزیز وغیرہ) کو نہیں پھیر دیتی اور نہ غم کو دور کرتی ہے۔ اور جو ہونے والا تھا وہ ہوگیا۔ تم سلامت رہو"۔

(۱) حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ یہ تعزیتی نامہ مجاشع بن عمرو کا گھڑا ہوا ہے جو اس جعلی خط کا راوی ہے۔ [مستدرک حاکم: ۳/۲۷۳]۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کے لئے ایصالِ ثواب (۱):

میت پر جنازہ پڑھ کر اسے دفن کرنے کے بعد اگر ریا و نمود اور رسم و رواج اور بدعات سے کنارہ کش ہو کر اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے صدقات و خیرات کئے جائیں اور نیت ایصالِ ثواب کی ہو، تو ثواب میت کو پہنچتا ہے. دلیل یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "إِنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ" "ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ کلام کر سکتی تو صدقہ دیتی، اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو کیا اس کو ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں!". [بخاری، مسلم]

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صدقات و خیرات کا ثواب میت کو پہنچتا ہے. تو کسی کو کپڑے بنا دیں، یا کسی کا قرض اتروا دیں، یا کسی غریب عیال دار کو آٹھ دس بوریاں گندم دے دیں. بہت سے سفید پوش بڑے تنگ دست ہوتے ہیں، سوال نہیں کر سکتے، ان کی مدد کر دیں. الحاصل فقیروں، مسکینوں، غریبوں، یتیموں، بے آسرا، بیواؤں پر بہ نیت ایصال ثواب خرچ کریں. مسجد کی تعمیر پر، اشاعتِ دین پر روپیہ صرف کریں، کسی شرعی مدّ پر انفاق ہو، تو میت کو ثواب پہنچتا ہے اور اس کی سختیاں دور ہوتی ہیں، اس کے درجے بلند ہوتے ہیں. لیکن نمود و ریا اور بدعات سے بچنا شرط ہے؛ ورنہ نیکی برباد گناہ لازم آئے گا.

اس کے علاوہ اولاد کے تمام نیک کاموں اور عبادتوں کا ثواب والدین کو خود بخود پہنچتا رہتا ہے. اولاد نماز پڑھے، روزہ رکھے، حج کرے، زکاۃ دے، صدقات خیرات کرے، اذان دے، قرآن پڑھے، وظائف پڑھے. غرض جو نیک کام کرے، اللہ سب چیزوں کا ثواب بغیر اس کے کہے، والدین کو پہنچاتا رہتا ہے. کیونکہ اولاد، والدین کی سعی ہے اور صدقہ جاریہ ہے. پھر اولاد کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی. ان کو ہر عبادت اور نیکی کا پورا ثواب ملتا ہے. اللہ اپنے فضل سے اتنا ہی والدین کو پہنچا دیتا ہے. اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ اولاد ان عبادات اور

(۱) اعمالِ صالحہ کے ایصالِ ثواب کے بارے میں ائمہ سلف کا محقق قول یہی ہے کہ جن اعمال کے میت کی طرف سے کرنے کی رسول اللہ ﷺ نے بصراحت اجازت دی ہے وہی اعمال میت کی نیت سے کئے جائیں گے، جیسا کہ دار قطنی کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے. چونکہ میت کے لئے قرآنِ کریم پڑھ کر ایصالِ ثواب کا نبی کریم ﷺ سے کوئی ثبوت نہیں ملتا اس لئے مصنف کا یہ قول محل نظر ہے. (ناشر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکیوں کو بجالا کر پھر بخشے بھی۔ ہاں اپنی عبادتوں وغیرہ کے سوا اگر ایصالِ ثواب کرنا چاہے تو نیت کرے، مثلاً اپنا حج کر چکنے کے بعد ایصالِ ثواب کے لئے حج کر سکتا ہے۔ ایصالِ ثواب کی نیت سے قربانی دے سکتا ہے، نماز پڑھ سکتا ہے، روزہ رکھ سکتا ہے، صدقات خیرات کر سکتا ہے۔

دار قطنی میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میں والدین کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرتا تھا۔ اب ان کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ کیوں کر نیکی کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی نماز کے ساتھ (یعنی اپنی نماز کے علاوہ) والدین کے (ایصالِ ثواب کے) لئے نماز پڑھو، اور اپنے روزہ کے ساتھ (یعنی فرضِ روزوں کے علاوہ) والدین کے (ایصالِ ثواب کے) لئے روزہ رکھو“۔

معلوم ہوا کہ میت کو نماز روزے کا ثواب پہنچتا ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی، لیکن بغیر حج کئے وہ فوت ہو گئی، کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، اس کی طرف سے حج کرو“۔

معلوم ہوا کہ میت کو حج کا ثواب بھی پہنچتا ہے۔

کیا قرآن پڑھ کر میت کو ثواب بخشنے سے پہنچتا ہے یا نہیں؟ گزارش ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں قرآن پڑھ کر میت کو ثواب بخشنے کا ثبوت صحیح حدیث سے نہیں ملتا۔ اس لئے اس مسئلہ میں ائمہ دین کے اندر اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ تو قرآن کے ثواب پہنچنے کے قائل ہیں امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ وغیرہ کہتے ہیں کہ نہیں پہنچتا۔ لیکن اجرت دے کر قرآن پڑھوانا کسی امام کے نزدیک درست نہیں ہے۔ دیکھئے: شامی، اور دیگر کتب فقہ۔ پھر جو لوگ حافظوں اور ائمہ مساجد کو اکٹھا کر کے اجرت پر قرآن پڑھواتے ہیں، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ کے نزدیک درست نہیں۔ اور میت کو دفن کر کے تین دن قبر پر حافظوں کو بٹھا کر جو قرآن ختم کراتے ہیں، یہ بھی قطعاً جائز نہیں، بدعت ہے۔ مسلمان بھائیو! وہ کام دین کے اندر نہ کرو، جو رسول اللہ ﷺ نے نہ کئے، نہ فرمائے ہیں۔ کیا آپ ﷺ کی اور صحابہ کی زندگی میں بھی کسی قبر پر قرآن پڑھایا گیا تھا؟ ہرگز نہیں!

البتہ ایک بات قابل التفات ہے کہ قرآن پڑھ کر اللہ کے آگے دعا کرے: ”یا اللہ! جو کچھ میں نے پڑھا ہے، اس کا ثواب فلاں کی روح کو پہنچا دے“۔ اب اگر دعا قبول ہو گئی، تو ثواب پہنچ جائے گا۔ اگر دعا قبول نہ ہوئی تو نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچے گا. قاری تک ہی رہے گا یعنی پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں تو لکھا ہی جائے گا.

موتیٰ کے لئے بخشش کی دعا:

میت کے لئے (بدعات کی شکلوں، مجلسوں، رسموں، رواجوں سے بچ کر) کسی وقت بھی بخشش کی دعا کرنا یقیناً مغفرت اور نجات کا بڑا ذریعہ ہے. حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "**إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيُدْخِلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الاسْتِغْفَارُ لَهُمْ**" "تحقیق اللہ مردوں کو زندوں کی دعا کے سبب پہاڑوں کے مانند ثواب پہنچاتا ہے، اور بے شک زندوں کا مردوں کے لئے تحفہ ان کے لئے استغفار کرنا ہے". [مشکاۃ، باب الاستغفار]

جس طرح زندوں کا اپنے لئے استغفار کرنا گناہوں کے پہاڑوں کو مٹا دیتا ہے، پاپوں کے جہنم کو سرد کر دیتا ہے، اسی طرح مردوں کے لئے زندوں کا استغفار کرنا ان کے گناہوں کی بخشش کا بڑا بھاری ذریعہ ہے. رسول اللہ ﷺ کے الفاظ کتنے قابلِ غور ہیں کہ "اہلِ زمین اہلِ قبور کے لئے بخشش کی دعا مانگیں تو اللہ قبروں والوں کو پہاڑوں کے مانند ثواب پہنچاتا ہے اور زندوں کا تحفہ مردوں کو ان کے لئے دعائے بخشش ہے".

معلوم ہوا کہ موتیٰ کے لئے سب سے بڑھ کر فائدہ پہنچانے والی چیز دعائے بخشش ہے. صدقات خیرات کا ثانوی درجہ ہے. پھر جس اہلِ قبر کے لئے صدقات و خیرات بھی کئے جائیں اور دعائے بخشش بھی کی جائے، اس کی مغفرت کا بڑا سامان ہو گیا.

رسمِ قل، دسواں، چالیسواں، برسی:

میت کے متعلق جو کچھ ہم نے اوپر بیان کیا ہے، یہاں تک تو سنت سے ثابت ہے. لیکن افسوس مسلمانوں نے غیر اسلامی رسموں کو اپنا کر انہیں دین کے نام سے رواج دے رکھا ہے. رسمِ قل (تیجا) دسواں، چالیسواں، برسی، روح ملانے کا ختم وغیرہ.

کوئی غریب مرے، امیر مرے، فقیر مرے، وزیر مرے، کوئی مرے، سب کی رسمِ قل ہوتی ہے. ہم اپنے بھائیوں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں کسی کی رسمِ قل کی؟ واللہ نہیں! آپ ﷺ کی وفات پر رسمِ قل ہوئی؟ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت فاطمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم، ایک لاکھ سے زائد صحابہ ہوئے ہیں، کسی کی رسمِ قل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی؟ واللہ باللہ نہیں! امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کی رسمِ قل کا کہیں پتہ چلتا ہے؟ اللہ کی قسم! نہیں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی رسم قل؟ سلف صالحین میں سے کسی کی رسم قل؟ لا واللہ! قرآن وحدیث، سنت یا کسی فقہ کی کتاب میں رسم قل، تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ کرنے کا نام ونشان ملتا ہے؟ رب ذوالجلال گواہ ہے، ہرگز نہیں! رسول اللہ ﷺ کے وقت سے لے کر آج تک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کسی کی رسمِ قل ہوئی ہو؟ دسواں چالیسواں ہوا ہو؟ نہیں! کسی نے سرزمینِ عرب میں رسمِ قل کا نام سنا ہو؟ دسویں، چالیسویں کا لفظ کسی کی زبان سے نکلا ہو؟ نہیں! - میرے بھائیو! پھر آپ بحیثیت مسلمان اللہ کو کیا جواب دیں گے؟ جو آپ نے اِن غیر اسلامی رسموں کو دین میں داخل کر رکھا ہے اور اس پر سختی سے کاربند ہیں!!

ہندو مرتے ہیں تو ان کا چوتھا کرتے ہیں، کریا کرم کرتے ہیں، تیرہواں، پھر چالیسواں، اور برسی بھی کرتے ہیں. ان مواقع پر سب قسم کے کھانے، پھل، کپڑے اور برتن وغیرہ مجلس میں لائے جاتے ہیں. پھر پنڈت ان پر اشلوک پڑھ کر سب کچھ گھر لے جاتا ہے. یہی حال ہمارا ہے کہ ہم اِن غیر اسلامی رسموں کو مناتے ہیں، ان ہی کی طرح رسمِ قل اور دسویں، چالیسویں پر کھانے، پھل، کپڑے وغیرہ ایک مجلس میں رکھتے ہیں. اور پھر ہمارے امام مسجد صاحب ان پر ختم کہہ کر سب چیزیں گھر لے جاتے ہیں.

قل، دسواں، چالیسواں، غیر اسلامی رسمیں ہیں:

یہ ہیں غیر اسلامی رسمیں، جن کو ہم نے مذہب میں داخل کر لیا ہوا ہے. اب ان کو بدعات کہا جائے گا کہ بدعت کی تعریف ہے: "مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ"[بخاری] رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”جس شخص نے ہمارے امر یعنی شریعت میں کوئی نیا مسئلہ نکالا، جس کا ہم نے کوئی حکم نہ دیا ہو، پس وہ نیا مسئلہ مردود ہے“.

یہ رسمیں شریعت میں نیا مسئلہ ہی تو ہیں کہ ان کو کارِ ثواب سمجھ کر عمل میں لایا جاتا ہے. اس لئے یقیناً بدعت ہیں اور بدعت ہو کر قابل استرداد ہیں. اور بدعت پر عمل کرنے والے کے متعلق ارشادِ نبوی ﷺ ہوتا ہے: ”اللہ تعالیٰ بدعتی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے، نہ نماز، نہ زکاۃ وخیرات، اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد“. [ابن ماجہ]

اب آپ غور کریں کہ نیا مسئلہ دین میں نکالنا کتنا خطرناک اور زبون ہے، کہ وہ مسئلہ بھی مردود اور مسئلہ نکالنے والا بھی مردود، اس کا کوئی عمل ہی قبول نہیں.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتبِ فقہ میں یہ رسوم بدعت ہیں:

برادرانِ احناف آگاہ ہوں کہ حنفی مذہب میں بھی ان رسموں کو بدعت لکھا ہوا ہے. اس لئے احنافِ کرام کو اپنے حنفی اماموں اور بزرگوں کے فتوؤں کی قدر کرنی چاہئے اور ان پر عمل کرنا چاہئے، کیونکہ یہ فتوے سنت کی روشنی میں حق ہیں.

فتاویٰ بزازیہ میں ہے: "يُكْرَهُ اتِّخَاذُ الطَّعَامِ فِي الْيَوْمِ الأَوَّلِ وَالثَّالِثِ وَبَعْدَ الأُسْبُوعِ وَنَقْلُ الطَّعَامِ إِلَى الْقَبْرِ فِي الْمَوَاسِمِ وَاتِّخَاذُ الدَّعْوَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَجَمْعِ الصُّلَحَاءِ وَالْفُقَرَاءِ لِلْخَتْمِ أَوْ لِقِرَاءَةِ سُوْرَةِ الأَنْعَامِ أَوِ الإِخْلاَصِ" ”کھانا تیار کرنا (میت کا) پہلے دن (قبر پر لے جانے کے لئے) اور تیسرے دن (رسمِ قل پر) اور ہفتہ کے بعد (یعنی ہر جمعرات کو) اور (بعض دوسرے موقعوں پر کھانا قبر پر لے جانا، اور (میت کے لئے) قرآن پڑھنے کی دعوت کرنا اور ختم کے لئے یا سورۂ انعام یا اخلاص پڑھنے کے لئے صلحاء اور فقراء کو اکٹھا کرنا، اللہ اور رسول ﷺ کے نزدیک مکروہ (ناپسندیدہ) ہے“. [فتاویٰ بزازیہ]

شرح المنہاج میں ہے: "وَالطَّعَامُ فِي الأَيَّامِ الْمَخْصُوْصَةِ كَالثَّالِثِ وَالْخَامِسِ وَالسَّابِعِ وَالْعَاشِرِ وَالْعِشْرِيْنَ وَالأَرْبَعِيْنَ وَالشَّهْرِ السَّادِسِ وَالسَّنَةِ بِدْعَةٌ مَمْنُوْعَةٌ". ”اور (میت کے لئے) مخصوص دنوں میں کھانا پکانا، جیسے تیجہ، پانچواں، ساتواں، دسواں، بیسواں، چالیسواں، ششماہی اور برسی (کا ختم درود وغیرہ) بدعت ہے، منع ہے“. [شرح المنہاج]

فتح القدیر میں ہے: "يُكْرَهُ اتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ مِنْ أَهْلِ الْمَيِّتِ لأَنَّهُ شُرِعَ فِي السُّرُوْرِ لاَ فِي الشُّرُوْرِ وَهِيَ بِدْعَةٌ مُسْتَقْبَحَةٌ" ”میت کے گھر والوں کی طرف سے دعوت کرنا مکروہ ہے، کیونکہ دعوت خوشی کے موقعہ پر ہوتی ہے، نہ کہ غم کے موقعہ پر، پس یہ دعوتیں کرنا نہایت ہی بری بدعت ہے“ [فتح القدیر]

معلوم ہوا کہ اہلِ میت کا دعوتیں کرنا، تیجے، دسویں، چالیسویں پر برادری اور احباب کو بلا کر کھانا کھلانا بہت بری بدعت ہے. یہ حنفی مذہب کا فتویٰ ہے. حنفی مذہب کا دعویٰ کرنے والے امام مسجدوں اور عالموں کو چاہئے کہ ایسے فتوے لوگوں کو بتائیں اور انہیں رسم قل، دسویں، چالیسویں اور برسیوں سے منع کریں کہ یہ سب بدعات ہیں اور بدعت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ وَكُلُّ ضَلاَلَةٍ فِي النَّارِ". ”ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے“.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کے گھر کا کھانا:

میت کے گھر جمع ہو کر کھانا کھانے کے متعلق ایک حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں. صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں:
"كُنَّا نَعُدُّ الاِجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ المَيِّتِ وَصَنْعَةَ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهِ مِنَ النِّيَاحَةِ" "ہم صحابہ اہل میت کے گھر جمع ہونا اور ان کا کھانا کھانا نوحہ میں شمار کرتے تھے. یعنی نوحہ کی مانند اسے حرام جانتے تھے".
[مسند احمد]

پھر برادری اور احباب جو دسویں، چالیسویں پر میت والوں کے گھر جمع ہو کر کھانا کھاتے ہیں. صحابۂ کرام کے مذکورہ ارشاد کے مطابق یہ کھانا حرام نہیں ہے؟ اور فقہاء کے فتووں کی رو سے مکروہ اور بدعت نہیں ہے؟ پھر کھانے سے باز کیوں نہیں آتے؟!

بوڑھے آدمی کی موت پر روٹی:

پھر کسی بوڑھے آدمی کے مرنے پر جو اہلِ میت زردہ پلاؤ پکا کر برادری اور دوستوں کی دعوت کرتے ہیں اور یہ سب لوگ جا کر بالکل بیاہ شادی کے کھانے کی طرح ضیافت اڑاتے ہیں. یہ کھانا ان کے لئے کس طرح جائز ہوا؟ کھانا میت کا- کھائے برادری- استغفر اللہ! اور پھر نمود وریا کا کھانا، ثم استغفر اللہ! خوب ایصالِ ثواب ہو رہا ہے میت کے لئے:

چمن میں لاکھ نشیمن سہی، یقین ہے مگر
گرے گی برق ہمارے ہی آشیانے پر [نسیم]

ایصالِ ثواب تو اس طرح تھا کہ بغیر دکھلاوے اور ریا کے فقیروں، مسکینوں اور بھوکوں، ننگوں کے پیٹ میں کھانا ڈالا جاتا اور ثواب ثابت ہوتا، پھر میت کو پہنچتا. یہاں تو واہ واہ کے ڈونگرے گھر والوں پر برس کر رہ گئے، نیکی برباد گناہ لازم آیا.

دو میّتوں کی ضیافتیں:

ایک سچا واقعہ عبرت کے لئے ملاحظہ فرمائیں کہ ایک بڑے امیر کبیر آدمی کا بوڑھا باپ فوت ہو گیا. اس نے اپنے باپ کی روٹی کی- اس طرح کہ تین دن دیگیں پکتی رہیں اور رات دن لوگ کھانا کھاتے رہے، چوتھے دن اس نے کہا کہ میں نے اپنی اس کرنی کو تالا لگا دیا ہے. دیکھوں گا کون اس تالے کو کھولے گا؟ (یعنی میرے مقابلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی بھی اتنا بڑھ چڑھ کر کھانا نہیں کھلا سکے گا)۔

چھ ماہ کے بعد ایک اور بڑے مالدار شخص کی ماں مر گئی۔ اس کے ہاں چار دن دیگیں پکتی رہیں اور لوگ کھاتے رہے، اس نے کہا: دیکھ لو، میں نے جوتی سے تالا کھولا ہے۔ ایک نیک پرہیز گار بوڑھے آدمی نے اپنی برادری کا یہ پرانا واقعہ ہمیں سنایا، اب آپ ہی بتائیں کہ مسلمان کدھر جا رہے ہیں؟!

یہ تو پرانی اور بڑی جہالت کی بات ہے۔ آج تہذیب، شعور اور عقل و سائنس کے دور میں بھی پڑھے لکھے گھرانوں میں رسمِ قل تو ضرور ہوتی ہے اور اخباروں میں رسمِ قل کی تاریخ کا اعلان ہوتا ہے۔ دسویں اور چالیسویں سے بھی کسی کو چھٹکارا نہیں۔ اللہ جزائے خیر دے، علامہ اقبال رحمہ اللہ کو، وہ ٹھیک کہہ گئے ہیں:ؔ

مسلم از سرّ نبی بے گانہ شد
باز ایں بیت الحرم بت خانہ شد

مسلمان اپنے پیغمبر کی تعلیم سے بے گانہ ہو گئے ہیں، اسوۂ خیر الوریٰ سے انہیں کوئی تعلق نہیں رہا ہے۔ یہ بیت الحرم پھر بت خانہ بن گیا ہے۔ یعنی مسلمانوں نے لات و منات کو پھر سینے سے لگا لیا ہے:ؔ

نُرَقِّعُ دُنْيَانَا بِتَمْزِيْقِ دِيْنِنَا؛
فَلَا دِيْنُنَا يَبْقَى وَلَا مَا نُرَقِّعُ

"ہم نے دین کی چادر پھاڑ کر دنیا کی چادر کو پیوند لگائے، مگر افسوس کہ نہ دین رہا اور نہ وہ جسے پیوند لگایا، یعنی نہ دنیا رہی"۔

کھانے پر ختم پڑھنا:

یہ جو کھانا سامنے رکھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں، جسے ختم دنیا یا ختم پڑھنا کہتے ہیں۔ یہ نہ تو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، نہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے، نہ تابعین سے، نہ تبع تابعین، نہ ائمہ اربعہ سے۔ پس یہ بھی گھریلو مسئلہ ہے، چند کھانے پینے کی چیزیں اور کپڑے وغیرہ لینے کے لئے یہ ختم ایک قسم کی مہر ہے۔ جب تک امام مسجد صاحب کے ہاتھ سے یہ مُہر ان کھانوں پر نہ لگے گی، کھانوں کا ثواب میت تک نہیں جائے گا۔ پھر یہ ختم دینا حنفی فقہ میں بھی کہیں نہیں ہے چند روز کی زندگی ہے، اللہ سے ڈر جاؤ اور ایسے خانہ ساز مسئلے جاری کر کے دین اسلام پر حرف نہ لاؤ، کہ اسلام نامکمل تھا؟ آپ نے اسے مکمل کیا ہے!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعرات کو ختم دلاؤ:

پھر کہا جاتا ہے کہ ہر جمعرات کو روحیں آتی ہیں، اس لئے اچھے اچھے کھانے پکا کر ختم دلاؤ. چنانچہ گوشت، حلوا، پلاؤ وغیرہ پکا کر مسجد میں ختم کے لئے بھیجتے ہیں. آپ اپنے زندہ ضمیر یا ایمان سے پوچھ کر جواب دیں کہ جمعرات رسول اللہ ﷺ کے وقت بھی آتی تھی، یا نہیں؟ جمعہ تو آپ پڑھاتے ہی تھے. معلوم ہوا کہ جمعرات ضرور آتی تھی، کیا آپ ﷺ نے بھی کسی جمعرات کو ختم دیا تھا، یا کہا تھا کہ روحیں آتی ہیں، ختم دلاؤ؟ کیا کسی صحابی نے بھی جمعرات کو ختم دیا، یاد لایا تھا؟ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے بھی جمعرات کے ختم کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایا ہے؟ جب ان نیک پاک لوگوں نے یہ کام نہیں کیا تھا تو آپ ان سے کیوں آگے بڑھ کر یہ کام کر رہے ہیں. صرف آٹھویں روز اچھے اچھے کھانوں کی خاطر جمعرات کا ختم نکالا ہوا ہے؟

روحیں دنیا میں نہیں آتیں:

حقیقت یہ ہے کہ ہرگز روحیں دنیا میں نہیں آتیں. روحوں کے آنے کے متعلق یا اللہ قرآن میں خبر دے، یا اس کا سچا رسول حدیث میں فرمائے، تب صحیح ہے. لیکن یہاں تو اللہ اس کے برعکس ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمِنْ وَرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلَى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ﴾ "اور وہ لوگ اپنی موت کے بعد قیامت کے دن تک عالم برزخ میں رہیں گے" [المومنون: ۱۰۰] یعنی جو اس جہان سے گیا، وہ قیامت تک برزخ میں رہے گا، یہاں لوٹ کر نہیں آئے گا. اب آپ فیصلہ کر لیں کہ اللہ کی بات سچی ہے یا ان لوگوں کی جو جمعرات کی روٹی کے لئے کہتے ہیں کہ روحیں لوٹ کر آتی ہیں، کھانے پکاؤ، ختم دلاؤ. ہر مسلمان کا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ نیک لوگوں کی روحیں علیّین میں ہیں. پھر وہ اس آرام کو چھوڑ کر اس دنیائے دوں میں کیا کرنے آئیں گی؟ اور جو برے لوگ ہیں، ان کی روحیں سجّین میں ہے، کون ان کو اس جیل سے نکلنے دیتا ہے کہ دنیا کی سیر کو آئیں.

بزرگوں کی روحیں حاضر ناظر نہیں:

بعض کہتے ہیں کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ناظر ہوتی ہیں، مدد کرتی ہیں. یہ عقیدہ تو سخت گندہ بلکہ کفریہ اور شرکیہ ہے. فقہ حنفی میں اس عقیدہ کو شرک سے تعبیر کیا گیا ہے. ملاحظہ فرمائیں: "مَنْ قَالَ اَرواحُ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يُكَفَّرُ" "جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر، ناظر ہیں (اور حالات) جانتی ہیں، وہ کافر ہو جاتا ہے". [فتاوی بزازیہ]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رُوْحَهُ يَجِيءُ وَحَاضِرٌ فَزَعْمُهُمْ بَاطِلٌ بَلْ هذَا الاعْتِقَادُ شِرْكٌ وَقَدْ مَنَعَ الأَئِمَّةُ الأَرْبَعَةُ عَنْ مِثْلِ هذَا" "بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی روح حاضر ناظر ہے۔ (سنو!) ان کا یہ عقیدہ باطل ہے؛ بلکہ شرک ہے۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے اس سے منع کیا ہے"۔ [تحفۃ القضاۃ]

یہ ہے فتویٰ حنفی مذہب کا! لیکن حنفی کہلانے والے نبی کریم ﷺ کو حاضر ناظر سمجھتے ہیں، ان کی روح کے لئے قیام کرتے ہیں، کھانے پکاتے اور ختم دلاتے ہیں۔ بھولے بھالے سادہ لوح مسلمان ہتے چڑھے ہوئے ہیں، یہ مولوی لوگ ان کے ایمانوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ جس کھڈ، کھوہ، غار اور تاریک وادی میں چاہتے ہیں، انہیں لئے پھرتے ہیں اور مرضی کی حجامت کرتے ہیں: ؎

یہی شیخِ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذر و دلقِ اویس و چادرِ زہرا [اقبال]

ہم پھر آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ایصالِ ثواب کا کوئی منکر نہیں۔ انکار تو اِن کفریہ شرکیہ عقیدوں سے ہے اور ان بدعتوں اور غیر اسلامی رسموں سے۔ ایصالِ ثواب کی نیت سے ہزاروں روپے آپ خیرات کریں، مسجدوں پر لگائیں، غرباء اور مساکین پر خرچ کریں، رفاہِ عامہ کے کاموں، مذہبی مدرسوں، دینی لٹریچر کی اشاعت اور تبلیغ دین پر خرچ کریں، ثواب پہنچے گا۔ "وَآتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا" "آؤ گھروں میں ان کے دروازوں سے"۔

روح ملانے کا ختم:

ننگِ اسلام مسلمانوں میں یہ غیر اسلامی عقیدہ بھی پایا جاتا ہے کہ جو شخص شب برات سے قبل مر جاتا ہے، اس کی روح روحوں میں نہیں ملتی، آوارہ بھٹکتی رہتی ہے۔ پھر جب شب برات آتی ہے تو روح کو روحوں میں ملانے کا ختم دلایا جاتا ہے۔ ہر قسم کے کھانے، میوے، پھل، کپڑے وغیرہ مجلس میں رکھ کر امامِ مسجد صاحب ختم پڑھتے ہیں اور روح کو روحوں میں ملا دیتے ہیں۔ اور کھانے، میوے، پھل، کپڑے وغیرہ اٹھا کر گھر لے جاتے ہیں۔ میت کے گھر والے شکر کرتے ہیں کہ ان کے مرنے والے عزیز کی روح روحوں میں شامل ہو گئی ہے۔ اگر نہ ہوتی تو اس کی بد دعا سے گھر والوں پر تباہی آنی تھی: ؎

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں ہنود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح ملانے کا ایک واقعہ:

ایک گاؤں میں روح کو روحوں میں ملانے کا ختم دلایا گیا. اس کا حال سنئے اور مسلمانوں کی سادہ لوحی اور دین ناآشنائی پر روئیے. اس گاؤں کا ایک بڑا مالدار چوہدری فوت ہوگیا. جب شب برات آئی تو بڑی دھوم دھام سے چوہدری کی اولاد نے روح ملانے کے ختم کا اہتمام کیا. کپڑوں کے دس بارہ جوڑے، پاپوش کے بھی اتنے ہی، انواع واقسام کے کھانے، بہت سے برتن، وغیرہ ختم میں رکھے گئے اور برادری اکٹھی ہوئی. امام مسجد صاحب نے ختم کہنا شروع کیا. جب ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی تو ہاتھوں کو منہ پر پھیرنے کی بجائے انہیں یونہی چھوڑ دیا اور ایک لمبا سانس لے کر کہا: آہ! روح روحوں میں ملنا نہیں چاہتی. یہ سن کر چوہدری کے سب گھر والے گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ اب کیا بنے گا. اگر روح روحوں میں نہ ملی تو ہم پر کوئی وبال آجائے گا. میاں جی! جس طرح ہو سکتا ہے، روح کو روحوں سے ملا دو. میاں جی نے پھر بہت کچھ پڑھا اور ہاتھ اٹھا کر منہ پر نہ پھیرے. یونہی چھوڑ دیئے. روح روحوں میں نہیں ملنا چاہتی، میاں جی نے کہا. گھر والے سب پریشان ہوگئے اور رو کر کہنے لگنے: میاں جی! اللہ کے واسطے روح ملانے کی کوشش کرو. پھر میاں جی نے کچھ پڑھا اور آسمان کی طرف دیکھا، اور کہا کہ چوہدری صاحب کی روح کہتی ہے کہ اس ختم میں جب تک بھینس لا کر نہ رکھو گے، میں روحوں میں نہیں ملوں گی. گھر والے بھینس بھی کھول کر لے آئے اور اسے ختم کی دوسری چیزوں میں شامل کر دیا. اس مرتبہ میاں جی نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور جلد ہی خوشی سے منہ پر پھیر کر کہا: مبارک ہو، روح روحوں میں مل گئی ہے. گھر والے بڑے خوش ہوئے اور ختم کی سب چیزیں اٹھا کر مع بھینس میاں جی کے گھر چھوڑ آئے. قرآن نے سچ کہا ہے: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾ "بہت سے علماء اور گرجوں کے پجاری لوگوں کا مال ناجائز کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں".

[التوبہ: ۳۴]

عیسائیوں کی پاپائیت، ہندوؤں کی برہمنیت اور مسلمانوں کی ملائیت، تینوں کا ایک ہی مزاج ہے. عوام جاہل ہیں، انہیں ہانکے جاؤ، اور عوام ہیں کہ روشنیِ علم کے اس دور میں بھی آنکھ موندے ہوئے ہیں. دنیا کے سب کاموں میں بڑے کایاں ہیں، لیکن دین کے امور میں لکیر کے فقیر ہیں، ملائیت کے شکنجے میں کسے ہوئے ہیں. کراہتے تک نہیں!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس یہ رسمِ قل، دسواں، چالیسواں، برسی، روح ملانے کا ختم وغیرہ غیر اسلامی رسمیں ہیں اور بدعت ہیں. مسلمان بھائیو! ان سے بال بال بچو. ایصالِ ثواب سے آپ کو کوئی منع نہیں کرتا، بلا تعیین زمان و مکان آپ صدقات و خیرات کر سکتے ہیں. ان شاء اللہ تعالیٰ ثواب پہنچے گا.

جنازہ غائبانہ

مسلمان بھائی کی آخری خیر خواہی اور ہمدردی یہ ہے کہ اس کی میت پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور اس میں اس کی بخشش اور مغفرت کے لئے خلوص سے دعائیں کی جائیں. حدیث پیچھے گزر چکی کہ زندوں کی دعا کے سبب اللہ مرنے والے کو پہاڑوں کے برابر ثواب پہنچاتا ہے، اور یہ دعائے بخشش زندوں کی طرف سے مردوں کو تحفہ ہے.

پھر اگر کوئی شخص اپنے شہر سے باہر فوت ہو جائے اور اس کا جنازہ پڑھنے کا موقع نہ مل سکے تو اس کا جنازہ غائبانہ پڑھ سکتے ہیں. یعنی میت موجود نہیں تو صفیں بنا کر امام، میتِ موجود کی طرح نمازِ جنازہ پڑھا دے. گویا جنازہ غائبانہ جائز اور مشروع ہے.

نجاشی مسلمان ہو گیا:

جب کافروں نے مسلمانوں کو مکہ میں سخت ایذا دی تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ نجاشی رحمہ اللہ کے ملک حبشہ میں چلے جائیں؛ چنانچہ مسلمان وہاں چلے گئے. نجاشی رحمہ اللہ نے ان کی خوب آؤ بھگت کی، بلکہ خود بھی مسلمان ہو گیا. ابو داود میں ہے کہ نجاشی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں. اور محمد ﷺ وہ شخص ہیں، جن کی بشارت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے دی تھی. پھر کہا: "**وَلَوْلاَ مَا اَنَا فِيْهِ مِنَ الْمُلْكِ لأَتَيْتُهُ حَتّٰى اَحْمِلَ نَعْلَيْهِ**" "اگر میں سلطنت کے کاموں میں مشغول نہ ہوتا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور ان کی جوتیاں اٹھاتا".

رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تھے اور نجاشی حبشہ میں فوت ہو گئے، جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو نجاشی کے مرنے کی خبر کر دی. چنانچہ رجب ۹ھ میں جس دن نجاشی فوت ہوئے، آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور نجاشی کی نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھی.

نجاشی کا جنازہ غائبانہ:

بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: "**اِنَّ رسولَ اللّٰہ ﷺ نَعٰی**

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ" "رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی موت کی خبر سنائی، جس دن نجاشی کا انتقال ہوا، اور لوگوں کو عیدگاہ کی طرف لے گئے، ان کی صفیں قائم کیں اور اس پر چار تکبیریں کیں"۔ [بخاری]

صحیح مسلم میں بھی کئی روایتیں ہیں، جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "آج اللہ کا نیک بندہ اصحمہ (۱) مر گیا ہے"۔ پھر آپ ﷺ نے ہم کو نجاشی کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ [مسلم]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس روز نجاشی شاہِ حبش کا انتقال ہوا، اسی روز رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اطلاع دی اور فرمایا: "اپنے بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو"۔ اور (پھر دعائے مغفرت کے لئے) عیدگاہ میں تشریف لے جاکر صف بندی کر کے لوگوں کو (جنازہ کی غائبانہ) نماز پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔ [مسلم]

ابن ماجہ میں ہے: "صَلُّوا عَلَى أَخٍ لَّكُمْ مَاتَ بِغَيْرِ أَرْضِكُمْ" "اپنے بھائی (نجاشی) پر نمازِ جنازہ پڑھو، جو دوسرے ملک میں فوت ہو گیا ہے"۔

نجاشی کے غائبانہ جنازہ کی حدیث بخاری، مسلم، ابوداود، ابن ماجہ، ترمذی، نسائی، امام مالک، امام محمد اور بیہقی نے روایت کی ہے۔ اور ابن حزم رحمہ اللہ محلی میں، اور امام شافعی رحمہ اللہ کتاب الأم میں لائے ہیں، اور بالاتفاق صحیح ہے۔ کسی نے اس پر جرح نہیں کی، کسی کو کلام نہیں۔ گویا حدیث پاک کی صحت کا آفتاب نصف النہار پر ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ شارح صحیح مسلم فرماتے ہیں: "فِيْهِ دَلِيْلٌ لِلشَّافِعِيِّ وَمُوَافِقِيْهِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ الْغَائِبِ" "یہ حدیث امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے ہم خیالوں کے لئے دلیل ہے کہ نمازِ جنازہ غائبانہ جائز ہے"۔ [شرح مسلم]

علامہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "وَصَحَّ عَنْهُ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ" "رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے نجاشی رضی اللہ عنہ پر بالکل اسی طرح نماز پڑھی، جس طرح میت پر پڑھتے ہیں"۔ [زاد المعاد]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وَاسْتُدِلَّ بِهِ عَلَى مَشْرُوْعِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ الْغَائِبِ عَنِ الْبَلَدِ وَبِذَالِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَجُمْهُورُ السَّلَفِ حَتّٰى قَالَ ابْنُ حَزْمٍ: لَمْ يَأْتِ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ مَنْعُهُ" "اس حدیث سے شہر سے غائب میت پر نماز جنازہ پڑھنے پر

(۱) اصحمہ شاہِ حبشہ کا نام ہے، اور نجاشی لقب تھا۔ جس طرح عزیز مصر، قیصر روم، کسریٰ فارس، خاقانِ چین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استدلال کیا گیا ہے. اور امام شافعی، امام احمد اور جمہور سلف کا یہی قول ہے، اور امام حزم رحمہ اللہ نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ کسی ایک صحابی سے بھی ممانعت نہیں آئی ہے". [فتح الباری]

جب ثابت ہوا کہ نجاشی کا جنازہ غائبانہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا، تو امت کے لئے غائبانہ جنازہ کا جواز ثابت ہو گیا اور اسی حدیث کی دلیل سے امام شافعی اور امام احمد بن حنبل جیسے عظیم مجتہد اور جمہور ائمہ سلف، اور تمام محدثین جنازہ غائبانہ کی مشروعیت کے قائل ہیں.

نجاشی کا جنازہ پڑھنا نبی کریم ﷺ کے خصائص سے نہ تھا:

جو لوگ غائبانہ جنازہ کے قائل نہیں، وہ کہتے ہیں کہ نجاشی کا جنازہ پڑھنا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھا، کوئی دوسرا نہیں پڑھ سکتا.

گزارش ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود کیوں نہ فرمادیا کہ یہ جنازہ میرے ساتھ خاص ہے، کوئی دوسرا نہ پڑھے. جب کہ بعض خاص امر آپ ﷺ نے بتا بھی دیئے تھے. جیسا کہ خود لگاتار روزہ رکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہ کو منع فرمادیا. بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لگاتار روزہ رکھنے سے منع کیا. ایک شخص نے کہا: "إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ" "اے اللہ کے رسول! آپ لگاتار روزہ رکھتے ہیں". آپ نے فرمایا: "تم میں میرے مانند (لگاتار روزہ رکھنے میں) کون ہے، کہ میرا رب مجھے (روحانی غذا) کھلاتا اور پلاتا ہے". معلوم ہوا وصال فی الصوم آپ ﷺ کے ساتھ خاص تھا، دوسرا نہیں رکھ سکتا. پھر بیک وقت چار سے زیادہ بیویاں نکاح میں رکھنا نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص تھا، کسی دوسرے کے لئے نہیں.

پھر ایک اور امر آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے. قرآن میں آتا ہے: ﴿وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ "اور اس مسلمان عورت کو بھی جو اپنے آپ کو نبی کے لئے ہبہ کردے، اگر نبی اس سے شادی کرنی چاہیں، یہ حکم آپ کے لئے خاص ہے عام مسلمانوں کے لئے نہیں ہے". [الأحزاب: ٥٠]

غور کیا آپ نے - اس طرح کا نکاح رسولِ اکرم ﷺ کے ساتھ خاص ہے اور مسلمانوں کو اس سے منع کردیا ہے، خصوصیت کی دلیل آگئی. اسی لئے اہل وصول نے تصریح کردی ہے: "الْخُصُوْصِيَّةُ لَا تَثْبُتُ إِلاَّ بِدَلِيْلٍ" "خصوصیت بغیر دلیل کے ثابت نہیں ہوتی". وصال فی الصوم، چار عورتوں سے زائد عورتیں نکاح میں رکھنا، نکاح بلا مہر، ہم نے آپ ﷺ کے خصائص سے مان لیا ہے. لیکن دلائل سے مانا ہے. اس بات پر کیا دلیل ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ نجاشی کا جنازہ پڑھنا صرف نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص تھا؟

پس اگر نجاشی کا جنازہ غائبانہ آپ کے ساتھ خاص ہوتا تو آپ خود فرمادیتے کہ میرے ساتھ خاص نہ رہا، دوسرے پڑھ سکتے ہیں.

پھر اگر نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہوتا تو صحابہ کو شریکِ جنازہ نہ کرتے، کیونکہ کسی دوسری خصوصیت میں صحابہ شریک نہیں ہوئے، جنازہ میں شریک ہوئے، لہٰذا یہ جنازہ آپ کے خصائص سے نہ ہوا. پھر مانعینِ جنازہ غائبانہ یہ بھی کہتے ہیں: ہو سکتا ہے کہ حجاب اٹھ گیا ہو اور رسول اللہ ﷺ نجاشی کی نعش کو دیکھ رہے ہوں.

قارئین کرام! یاد رکھیں کہ شک، ظن، تخمین اور وہم سے دینی امر ثابت نہیں ہو سکتا. بلکہ دلیل محکم سے امر دین ثابت ہوتا ہے محض یہ کہہ دینا کہ ہو سکتا ہے: جنازہ آپ ﷺ کے سامنے لاکر رکھ دیا ہو، کوئی دلیل نہیں ہے. اگر خصوصیت ہے تو خصوصیت کے لئے بھی دلیل ہونی چاہیے. باقی رہا ہو سکنا، سو عرض ہے کہ اللہ سے کیا نہیں ہو سکتا. لیکن سوال یہ ہے کہ ایسا ہونا دلیل سے ثابت تو ہو. نہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ میرے سامنے لاکر رکھا گیا، نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ہم نے نجاشی کا جنازہ دیکھا. پھر کیسے مان لیں کہ جنازہ حاضر کر دیا گیا تھا؟!. اور اگر جنازہ حبش سے مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کے سامنے لاکر رکھ دیا جاتا تو یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہوتا. اور اس امر کو حدیث کی تمام کتابوں کے اندر باب المعجزات میں بیان کیا جاتا.

ایسے ہی یہ کہنا کہ ہو سکتا ہے: نجاشی کی روح حاضر کر دی گئی ہو، یا حجاب اٹھ گیا ہو. یہ سب توجیہاتِ باردہ اور عذرِ لنگ ہیں. رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ جنازہ میرے سامنے لایا گیا، نہیں فرمایا کہ روح حاضر کی گئی، نہیں فرمایا کہ حجاب اٹھا دیا گیا، پھر آپ نے یہ باتیں کیوں بنالی ہیں؟!

باتیں نہیں بنانی چاہئیں:

رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ سن کر باتیں نہیں بنائی چاہئیں، بلکہ عمل کرنا چاہئے. نسائی شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے“. ایک شخص اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا حج ہر سال فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں ہاں کہتا، تو (ہر سال) فرض ہو جاتا، (سنو!) حج (عمر میں) ایک ہی بار فرض ہے“.

اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کا پوچھنا بھی نامناسب تھا، کیونکہ اگر حج ہر سال فرض ہوتا تو آپ ہی ہر سال کا لفظ فرمادیتے، لیکن نہیں فرمایا. جب نہیں فرمایا تو حج ہر سال فرض نہیں ہے. ایسے ہی نجاشی کے جنازہ میں اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصیت ہوتی، اگر جنازہ حاضر ہوتا، روح آئی ہوتی، یا حجاب اٹھ گیا ہوتا تو فرمادیتے کہ یہ جنازہ پڑھنا میرے ساتھ خاص ہے، تم نہ پڑھنا. جب نہیں فرمایا تو غائبانہ جنازہ جائز ہوا. امت کے لوگوں کو فرقے کی حمایت میں قیل قال نہیں کرنی چاہئے، رسولِ اکرم ﷺ اسوۂ حسنہ ہیں. ایک کام آپ نے کیا، دوسروں کو منع نہیں کیا، پس امت وہ کام بخوشی کرے، مشروع ہے.

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا بھائی نجاشی مرگیا، کھڑے ہو اور اس پر نماز پڑھو:" **فَقُمْنَا** "''پھر ہم صحابہ کھڑے ہوئے'' "**فَصَفَفْنَا عَلَيهِ كما يُصَفُّ على الميِّتِ**" ''پس ہم نے صفیں باندھیں، جیسے میت پر باندھتے ہیں'' "**وَصَلَّينَا عليهِ كَمَا نُصَلِّيْ عَلَى الْمَيِّتِ**" ''اور ہم نے نماز پڑھی اس پر جیسے میت پر پڑھتے ہیں''. [نسائی، ترمذی]

اس حدیث سے صاف واضح ہوگیا کہ نجاشی کی میت غائب تھی، حاضر نہ تھی. کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ہم نے نجاشی کی نماز کے لئے اس طرح صفیں بنائی، جس طرح حاضر میت کے لئے بنائی جاتی ہیں. معلوم ہوا نجاشی کی میت موجود نہ تھی. اگر میت موجود ہوتی تو یہ بات کہنے کی کیا ضرورت تھی، کہ حاضر میت کی طرح صفیں بنائیں. پھر صحابہ نے کہا: ہم نے نجاشی پر اس طرح نماز پڑھی، جس طرح حاضر میت کا پڑھتے ہیں. اگر نجاشی کی میت موجود ہوتی تو یہ بات کہنی بڑی غیر معقول تھی. کہ ہم نے نجاشی پر اس طرح نماز پڑھی. جس طرح میت پر پڑھتے ہیں. یعنی میت موجود نہ تھی. پھر بھی ہم نے حاضر میت کی طرح نماز پڑھی. آپ ہی فرمائیں کہ اگر میت موجود ہو. اور آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں. پھر کہیں ہم نے اس میت پر اس طرح نماز پڑھی ہے. جس طرح میت پر پڑھتے ہیں. فرمایئے! یہ کیا Sense سینس ہے؟ تو حدیثِ بالا سے ثابت ہوا کہ نجاشی کی میت غائب تھی. جب ہی تو صحابہ نے کہا: ہم نے نجاشی کا جنازہ اس طرح پڑھا. جس طرح حاضر میت کا پڑھتے ہیں. پھر نجاشی رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور اصحاب پر بھی نبی کریم ﷺ کے نماز جنازہ غائبانہ پڑھنے کی روایات ملتی ہیں. معجم، طبرانی، استیعاب ابن عبد البر اور اصابہ ابن حجر ملاحظہ ہو.

رسولِ اکرم ﷺ تبوک میں جلوہ فرما تھے، ان ایام میں معاویہ لیثی مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے نبی کریم ﷺ کو اطلاع ملی، تو آپ نے صحابہ کے ساتھ ان کی نماز جنازہ غائبانہ ادا کی. یہ وہی صحابی ہیں جن کی سورۂ اخلاص کے ساتھ بڑی محبت تھی اور کثرت سے پڑھا کرتے تھے.

معاویہ بن مقرن اور معاویہ مزنی کا جنازہ غائبانہ پڑھنے کی روایات بھی موجود ہیں، ایسے ہی زید بن حارثہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جعفر طیار پر بھی آپ ﷺ نے نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھی. اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ روایات اسناد کے لحاظ سے متکلم فیہ اور ضعیف ہیں. ان میں کلام کیا گیا ہے، لیکن حدیث نجاشی کی تائید ضرور کرتی ہیں. احنافِ کرام یہ بھی کہتے ہیں کہ جو مسلمان غیر مسلموں کے ملک میں مر جائے اور گمان غالب یہ ہو کہ اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی گئی ہو گی، تو ایسے متوفی کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی.

نجاشی کا جنازہ یقیناً ملک میں پڑھا گیا:

غور کریں کہ نجاشی رضی اللہ عنہ ایک تو بادشاہ تھے اور مسلمان ہو گئے تھے، پھر ان کے ملک کے بہت سے عیسائی علماء بھی مسلمان ہو گئے تھے، جن کے اسلام کی گواہی قرآن دیتا ہے: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا ءَامَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾ ”اور جب وہ لوگ رسول اللہ (ﷺ) پر نازل شدہ قرآن سنتے ہیں، تو آپ دیکھتے ہیں کہ حق کے عرفان کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، اس لئے تو ہمارا نام حق کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے“. [المائدۃ: ۸۳]

جعفر بن ابی طالب اور دوسرے مسلمان جو ہجرت کر کے ملک حبشہ گئے تھے. جب واپس مکہ مکرمہ آئے، تو نجاشی بادشاہِ حبشہ نے علماء اور زہاد کا ایک گروہ ان کے ساتھ بھیجا اور انہیں کہا کہ جا کر اس رسول کا کلام سنو، اور اس کے اوصاف انجیل کی بشارت کے ساتھ ملاؤ. پھر جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو قرآن مجید سنایا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ سب مسلمان ہو گئے. پھر یہ واپس وطن آئے تو نبی کریم ﷺ کی نبوت کی صداقت کی خبر دی اور کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور مسلمان ہو گئے ہیں. قرآن برحق ہے، حضرت محمد ﷺ انجیل کی بشارت کے مطابق سچے رسول ہیں. پھر نجاشی رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہو گئے.

اب آپ غور کریں کہ جب بادشاہ مسلمان، اس ملک کے علماء اور مشائخ مسلمان ہوں، بادشاہ کے درباری مسلمان ہوں اور ان سب کو قرآن مجید جنتی کہے. ﴿فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ﴾ (تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کلمۂ حق کے بدلے جنتیں دیں) [المائدہ: ۸۵] بتایئے! کہ جب یہ مسلمان بادشاہ فوت ہو جائے گا، تو کیا اس بادشاہ کا جنازہ نہ پڑھا جائے گا؟ اور کیا اسے بغیر جنازہ پڑھنے کے ہی دفن کر دیا جائے گا؟ ہرگز نہیں. یقیناً نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھا گیا. پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی مدینہ میں ان کا غائبانہ جنازہ پڑھا. تو برادرانِ احناف کی یہ بات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست نہ رہی کہ غائبانہ جنازہ پڑھنا، اس کا جائز ہے. جس کا جنازہ اس کے شہر میں نہ پڑھا گیا ہو، وہ بے جنازہ دفن ہو گیا ہو. نجاشی رضی اللہ عنہ کا جنازہ یقیناً ملک میں بھی پڑھا گیا اور مدینہ میں غائبانہ بھی.

حاضر جنازہ میں غائب کے لئے بھی دعا ہے:

پھر جو نمازِ جنازہ میں دعا پڑھی جاتی ہے: "**اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا**" - تا آخر - اس کے الفاظ اور معانی پر غور کریں: "اے اللہ! ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو، اور ہمارے حاضروں کو، اور ہمارے غائبوں کو، اور ہمارے چھوٹوں کو اور بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو بخش دے. اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے، تو اسے اسلام پر زندہ رکھ، اور ہم میں سے جس کو تو موت دے تو اسے ایمان پر موت دے. اے اللہ! ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال".

دیکھئے! اس دعا میں صرف حاضر میت کے لئے ہی دعائے بخشش نہیں ہے، بلکہ غائب کے لئے بھی ہے. "**وَغَائِبِنَا**" اور صغیروں اور عورتوں کے لئے بھی ہے جبکہ یہ جنازہ میں موجود نہیں ہوتے، پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ حاضر میت کے لئے تو جنازہ میں دعائے بخشش کی جائے اور جو غائب ہو، اس کے لئے غائبانہ (جنازہ میں) دعا نہ کی جائے. وہ لوگ جو جنازہ غائبانہ نہیں پڑھتے. وہ نہ تو گنہگار ہیں اور نہ کسی طرح کے موردالزام ہیں کہ یہ جنازہ نہ فرض ہے، نہ واجب، خوشی کا سودا ہے. اور جو جنازہ غائبانہ پڑھتے ہیں ان کو روکنے یا منع کرنے کا کسی کو حق نہیں پہنچتا، کیونکہ یہ لوگ اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں جنازہ پڑھتے ہیں. پھر اگر برادرانِ احناف بھی غائبانہ جنازہ پڑھ لیا کریں تو کوئی حرج نہیں ہے. دیکھئے! نظام الدین اولیاء حنفی ہوتے ہوئے سورۂ فاتحہ خلف الامام پڑھتے اور جنازہ غائبانہ بھی ادا فرماتے تھے. ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

"**نِظَامُ الدِّيْنِ اَوْلِيَاء رَحْمَةُ اللهِ كَانَ يُجَوِّزُ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الإِمَامِ وَيَقْرَأُهَا فِيْ نَفْسِهِ وَكَانَ يُجَوِّزُ صَلَاةَ الْجَنَازَةِ عَلَى الْغَائِبِ**" [نزہۃ الخواطر]

زیارتِ قبور اور متعلقہ مسائل

قبروں کی زیارت کرنی مستحب ہے. اس سے دل نرم ہوتا ہے، موت یاد آتی ہے اور دنیا کا فانی ہونا نظر کے سامنے آجاتا ہے، تو قبروں کی زیارت بہت سے فوائد پر مشتمل ہے. رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان بقیع میں تشریف لے جاتے تھے اور اہلِ قبور پر سلام بھیجتے اور ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے تھے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب قبروں کی زیارت کو جائیں تو ان پر سنت کے مطابق سلام کریں. (سلام کرنے کی دعا آگے آتی ہے) اور یاد رکھیں کہ قبر کو نہ ہاتھ لگائیں، نہ چومیں، نہ خاک منہ پر ملیں اور نہ جھکیں، نہ سجدہ کریں، نہ قیام، نہ اعتکاف، نہ طواف کریں، نہ وہاں نماز پڑھیں، نہ چراغ جلائیں، نہ تاریخ معین پر قبر پر میلہ لگائیں، نہ اجتماع، نہ عرس کریں، نہ غلاف چڑھائیں، نہ قبہ، نہ قبر پر اصل مٹی ڈالنے کے علاوہ اور مٹی ڈال کر اونچی کریں، بلکہ جتنی مٹی قبر کھودنے سے نکلی ہو، وہی ڈال کر اونٹ کے کوہان کی طرح کر دیں، نہ قبر پر نذر نیاز چڑھاوا چڑھائیں؛ نقدی کی صورت میں ہو، کھانے پینے یا پہننے کی شکل میں ہو، یا جانور ہوں، مثل اونٹ، گائے، بکرا، مرغ وغیرہ. نہ قبر پر مجاور بن کر بیٹھیں. نہ کسی حاجت، مصیبت اور مشکل کے لئے صاحب قبر کو کچھ کہیں؛ خواہ قبر کسی ولی، بزرگ اور شہید کی ہو، یا عامی کی ہو. حتیٰ کہ کسی پیغمبر کی قبر پر بھی یہ کام نہ کریں. یہ تمام باتیں ناجائز، حرام اور بدعت ہیں. قبروں کی زیارت کے سلسلہ میں ان امور کا خاص طور پر خیال رکھیں، مبادا آپ ان باتوں میں سے کوئی بات کر بیٹھیں اور گنہگار ہو جائیں. رسول اللہ ﷺ اور آپ کے سوا لاکھ صحابہ میں سے کسی نے یہ کام نہیں کئے تھے. اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین خود اپنی زندگی میں ان امور سے لوگوں کو منع کرتے تھے.

فتنۂ قبر:

"وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ يُفْتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً". "اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے، پھر آپ نے فتنۂ قبر کا تذکرہ کیا جس میں آدمی آزمایا جاتا ہے، اس ذکر پر مسلمان (مارے دہشت کے) چلائے". [بخاری] اور نسائی میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ الْقُبُوْرِ" "تحقیق میرے پاس وحی کی گئی ہے کہ تم (اے مسلمانو!) قبروں میں آزمائے جاؤ گے".

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ جو قعدۂ نماز کے اخیر میں دعا مانگتے تھے، اس کے شروع میں کہتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ" "یا الٰہی! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں". پس سب مسلمانوں کو عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے کہ فتنۂ قبر برحق ہے.

قبروں کی زیارت، موت یاد دلاتی ہے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ اُمِّهِ فَبَكَى وَاَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اسْتَأْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤذَنْ لِيْ وَاسْتَاذَنْتُهُ فِيْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِيْ فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ". [صحیح مسلم]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اور خود روئے، اور ان کو بھی رلایا جو آپ کے گرد تھے. پھر آپ نے فرمایا: "میں نے اپنے پروردگار سے اس بات کی اجازت مانگی کہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں تو مجھے اجازت نہ ملی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ میں اس کی قبر کی زیارت کروں؛ چنانچہ مجھے اجازت دی گئی. (میری امت!) تم قبروں کی زیارت کرو، کیونکہ زیارت موت کو یاد دلاتی ہے".

نبی کریم ﷺ والدہ کی قبر دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے:

رسول اللہ ﷺ کی والدہ کا اسمِ گرامی آمنہ تھا. جب آپ ﷺ چھ سال کے تھے تو والدہ محترمہ ان کو لے کر مکہ سے مدینہ ننہال میں گئیں. جب وہاں سے لوٹ کر مکہ کو آئیں تو راستہ میں ابوا (ایک جگہ کا نام ہے) میں ان کا انتقال ہو گیا اور وہیں وہ دفن ہوئیں. نبی رحمت للعالمین ﷺ ایک دفعہ راستہ میں گزرتے ہوئے والدہ کی قبر پر پہنچے تو ان کی جدائی میں بڑے روئے. جو لوگ آپ کے ہمراہ تھے، وہ بھی آپ ﷺ کو روتے دیکھ کر رونے لگے. آپ ﷺ کی آنکھوں نے بہت برکھا برسائی کہ آخر وہ والدہ تھیں. ابھی آپ چھ ہی برس کے تھے کہ وہ چل بسیں، ان کی محبت اور جدائی یاد آئی. بجائے اس کے کہ والدہ کی ملاقات ہوتی، ان کی قبر پر نظر پڑی، اس دردناک منظر سے دُرِّ یتیم کی آنکھوں میں سیلاب امڈ آیا. قبر نے دل ہلا دیا. اس پر حضرت ختمی مرتبت نے امت کو ارشاد فرمایا: "فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ" "قبروں کو (گاہے بگاہے) دیکھا کرو" "فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ" "کیونکہ قبروں کو دیکھنے سے موت یاد پڑتی ہے". مرنے کا سماں بندھ جاتا ہے: ؎

جا گورِ غریباں پہ نظر ڈال بہ عبرت — کھل جائے گی تجھ پر تری دنیا کی حقیقت
عبرت کے لئے ڈھونڈ کسی شاہ کی تربت — اور پوچھ کدھر ہے وہ تری شانِ حکومت
کل تجھ میں بھرا تھا جو غرور آج کہاں ہے — اے کاسۂ سر بول! ترا تاج کہاں ہے [جوش]

قبرستان وہ ھُو کا مقام ہے کہ جہاں سلاطین ہفت اقلیم، فرمارْوایانِ عالم، کشور کشایانِ گیتی، سکّانِ ایوان ہائے عالی اور شمس و قمر سے خراج لینے والے حسین، اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین علماء اور مجتہدین، ذریتِ آدم کا ہر کِہہ اور مِہ، سب کے سب کس مپرسی کے عالم میں گم صم ہیں. سب پر ہُو کا عالم چھایا ہے، موت کا سناٹا طاری ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلہم مقامِ نابود، اور منزلِ فنا میں ہیں، ہوں-و-ہاں کچھ بھی نہیں:

نسیم صبح ٹھنڈی سانس بھرتی ہے مزاروں پر
اداسی منہ اندھیرے دیکھئے گورِ غریباں کی [جوش]

کون ہے جو قبرستان میں خرابی، بربادی اور ویرانی کا یہ عالم دیکھ کر رو نہ دے گا؟ اس کا دل پسیج نہ جائے گا؟ پتھر کا دل ہو تو وہ بھی آنسو بہائے گا! چھاجوں پانی برسائے گا:

سیرِ مہتاب و کواکب سے تبسم تا بکے! رو رہی ہے وہ کسی کی شمعِ تربت دیکھئے!
اپنے سامانِ تعیش سے اگر فرصت ملے! بیکسوں کا بھی کبھی طرزِ معیشت دیکھئے
آپ کو لایا ہوں ویرانوں میں عبرت کے لئے حضرتِ دل دیکھئے اپنی حقیقت دیکھئے
صرف اتنے کے لئے آنکھیں ہمیں بخشی گئیں دیکھئے دنیا کے منظر اور بہ عبرت دیکھئے
پھوٹ نکلے گا جبیں سے ایک چشمہ حسن کا صبح اٹھ کر خندۂ سامانِ قدرت دیکھئے
اس سے بڑھ کر اور عبرت کا سبق ممکن نہیں جو نشاطِ زندگی تھے ان کی تربت دیکھئے [جوش]

قبروں کی زیارت کا مقصدِ وحید صرف یہ تھا کہ گاہے گاہے اس ویرانے میں آکر چشمِ عبرت سے قبروں کو دیکھ کر اپنی تاریک قبر کے لئے روشنی کا سامان پیدا کرو۔ آخرت کو بھلا کر، دنیائے دنی کے مشغلوں اور جھمیلوں میں تا بہ گلو ڈوب گئے ہو، ہوش کے ناخن لو، اور یہاں آنے کی تیاری کرو:

سونے والوں پہ نہ چمکا کبھی نورِ سحری!
رونے والوں ہی کے چہروں پہ صباحت دیکھی

ماں باپ کی قبر کی زیارت کرنے والا بخشا جاتا ہے:

محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمْعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا" "جو کوئی ہر جمعہ کو اپنے والدین کی قبر کی زیارت کرے یا دونوں میں سے ایک کی تو وہ بخش دیا جاتا ہے، اور (دیوانِ عمل میں) ماں باپ کے نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے"(۱) [مشکاۃ]

(۱) یہ موضوع حدیث ہے۔ دیکھئے تخریج المشکاۃ للألبانی (۱۷۶۸)، والضعیفہ (۴۹)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت منع ہے. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ" "رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی".

عورتوں کی جسارت:

کجا یہ بات کہ خویش واقارب کی ٹوٹی پھوٹی کچی قبریں عورتیں نہیں دیکھ سکتیں کہ ان زائرات پر لعنت کی وعید آئی ہے، اور کہاں یہ جسارت کہ عورتیں قبروں کے عرسوں پر جاکر حاضری دیتی ہیں. اور یہ قبریں پختہ، سنگِ مرمر کی بنی ہوتی ہیں اور ان پر بجلی کے قمقمے جل رہے ہوتے ہیں. عرس پورا ایک میلہ ہوتا ہے اور عورتوں اور مردوں کا اختلاط دیگر قباحتوں پر سوا ہے. رحمتِ عالم کی مذکورہ حدیث کی روشنی میں یہ عورتیں بڑی گنہگار، نافرمان اور اللہ کی رحمت سے دور ہیں.

قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت آئی ہے:

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ". "ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور ان پر چراغاں کرنے پر لعنت فرمائی". [ابوداود، ترمذی، نسائی]

اس حدیث میں بھی حضرت رسالت مآب ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو پھٹکارا ہے، ان پر لعنت بھیجی ہے. پس جو عورتیں عرس پر جاتی ہیں، وہ جب گھر سے نکلتی ہیں تو ان پر اللہ کی لعنت برسنا شروع ہو جاتی ہے اور واپس آنے تک موردِ لعنت رہتی ہیں. یہ بات ہم رسول اللہ ﷺ کی زبانی لکھ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زائراتِ قبور پر لعنت بھیجی ہے. گزشتہ صفحات میں تعزیت کے بیان میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تعزیت کے لئے ایک گھر کی طرف جارہے تھے تو راستے میں فاطمہ رضی اللہ عنہا ملیں. آپ ﷺ نے فرمایا: "تم کہاں سے آئی ہو؟" انہوں نے عرض کیا کہ میں میت والے گھر سے ان لوگوں کو تسلی دے کر آئی ہوں. آپ ﷺ نے فرمایا: "شاید تم ان لوگوں کے ساتھ قبرستان تک گئی تھیں؟" وہ بولیں: معاذ اللہ! (میں نہیں گئی) آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم قبرستان تک جاتیں، تو جنت نہ دیکھتیں".

معلوم ہوا، عورتوں کا قبروں کو دیکھنا بڑا گناہ ہے، جو مانع دخولِ جنت ہے. پھر کیوں نہ ملعون ہوں وہ عورتیں جو قبروں کے عرسوں پر جاتی ہیں. یہ تو صرف قبر کو دیکھنے کا گناہ ہے اور پھر قبر پر چڑھاوا چڑھانا، وہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدے کرنا، صاحبِ قبر کو حاجت روائیوں کے لئے کہنا اور قبر پر نذریں منتیں ماننا، یہ شرک کے کام ہیں. ان سے اللہ تعالیٰ سخت غضبناک ہوتا ہے.

قبروں پر مسجدیں نہ بناؤ:

قبروں پر مسجدیں بنانا بھی منع ہے. جیسا کہ رواج چلا آتا ہے کہ بزرگ یا صالح آدمی کی قبر کے پاس مسجد بناتے ہیں اور ویسے قبرستان میں مسجد بنانی بھی منع ہے. کیونکہ قبرستان میں نماز پڑھنی جائز نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: "الأرضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إلاَّ الْمَقْبُرَةَ وَالْحَمَّامَ" "ساری زمین مسجد ہے، (یعنی ہر جگہ نماز پڑھنی جائز ہے) سوائے قبرستان اور حمام کے". پس قبرستان میں نہ نماز پڑھنی جائز، نہ مسجد بنانی جائز".

پھر مسجد کے معنی ہیں: سجدے کی جگہ، عبادت کی جگہ، تو اگر قبر پر سجدے ہوں، رکوع اور طواف ہوں، وہاں نذر و نیاز (جو کہ عبادت ہے) مانی جائے، بیت اللہ کی طرح دور دراز سے سفر کر کے تاریخ معین پر قبر پر اجتماع کیا جائے تو اس طرح قبر مسجد بن جاتی ہے. جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "الاَ وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ اَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ فَلاَ تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ" [مسلم]

"(میری امت) خبردار ہو کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے، وہ اپنے نبیوں اور صالح لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بناتے تھے. خبردار! (میری امت!) تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا. میں تم کو اس سے سختی سے منع کرتا ہوں".

یہود و نصاریٰ کے کام:

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلے لوگوں یعنی یہود و نصاریٰ نے اپنے نبیوں اور بزرگوں کی قبروں کو مسجدیں بنایا تھا. یعنی وہ لوگ قبروں پر سجدے کرتے تھے، قبروں کی طرف نماز پڑھتے تھے، قبروں پر میلے لگاتے، وہاں اعتکاف کرتے، چلے کاٹتے اور نذریں نیازیں مانتے تھے اور قبروں والوں کو حاجت روائیوں کے لئے پکارتے تھے. یہ سب کام عبادت کے ہیں. جب یہ کام قبروں پر کئے جائیں تو قبریں مسجد بن جاتی ہیں. رحمتِ عالم ﷺ نے اپنی امت کو فرمایا: "اَلاَ فَلاَ تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ" "خبردار! تم (یہود و نصاریٰ کی طرح) قبروں کو مسجدیں نہ بنانا، میں تم کو اس کام سے سختی کے ساتھ منع کرتا ہوں".

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی عبادت کے جو کام مسجد میں کئے جاتے ہیں، وہ کام قبروں پر نہ کرنا. یعنی نہ سجدہ کرنا، نہ رکوع، نہ طواف، نہ اعتکاف کرنا، نہ قبر پر نذر و نیاز ماننا، نہ چڑھاوا چڑھانا، نہ میلہ لگانا، نہ صاحبِ قبر کو مشکل کشائیوں اور حاجت روائیوں کے لئے پکارنا، تم یہود و نصاریٰ کی طرح کام نہ کرنا.

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس بیماری میں فرمایا کہ جس سے صحت نہ پائی، یعنی مرض الموت میں فرمایا: "لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَىٰ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ". "اللہ یہودیوں اور عیسائیوں کو لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد بنالیا". [بخاری، مسلم] مساجد بنالیا، یعنی قبروں پر سجدے اور دوسری عبادت کے کام کرنے لگ گئے جس کی تشریح اوپر ہو چکی ہے.

آپ غور کریں کہ قبروں پر جن کاموں کے کرنے کے سبب رسول اللہ ﷺ یہود و نصاریٰ پر لعنت بھیجا اور انہیں اللہ کے غضب کا مورد ٹھہرایا. وہی کام دھڑلے سے اگر آپ کی امت کے لوگ خواجہ معین الدین اجمیری، خواجہ نظام الدین اولیاء، علی ہجویری، میاں میر، سلطان باہو، اور دوسرے سیکڑوں، ہزاروں بزرگوں کی قبروں پر کریں تو یہ "لَعَنَ اللّٰهُ" اور "اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ" کی وعید سے کیوں کر بچ سکتے ہیں؟ قارئین کرام! اللہ کا خوف کر کے دلائل دیکھ کر، عدل و انصاف سے فیصلہ کریں کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: "اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ" میں قبروں پر ان کاموں کے کرنے سے تم کو سختی سے منع کرتا ہوں". کیا مسلمان منع ہو گئے ہیں؟ بزرگوں کی قبروں پر ہزاروں اور لاکھوں آدمیوں کے ہجوم آخر کیا کرتے ہیں؟ زندہ ضمیر سے پوچھ کر جواب دیں کہ کیا سو فیصد وہی کچھ تو نہیں کرتے، جس سے حضرت خیر الرسل نے مرض الموت میں منع فرمایا تھا. جب سے پاکستان بنا ہے، (اللہ اسے تا نورنیرین قائم دائم اور کفار پر غالب اور فاتح رکھے) قبروں پر عرسوں کا زور ہے اور عرسوں میں وہ سب کچھ ہو رہا ہے، جس سے نبی کریم ﷺ نے سختی سے منع فرمایا تھا. اب تو محکمہ اوقاف باقاعدہ قبروں کی مجاوری کر رہا ہے اور یہ تمام ممنوعہ امور قبروں کے عرسوں پر اس کے اہتمام سے انجام پا رہے ہیں. ہم بڑے درد و خلوص سے محکمہ اوقاف کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے متذکرۃ الصدر احکام وارشادات کو عملی جامہ پہنا کر قبروں کے اس کاروبار کو بند کر دے. بزرگوں کی قبروں پر پولیس کا پہرہ لگا دیا جائے. زائرین آئیں، مسنون دعا پڑھیں، بزرگوں کے لئے اللہ سے بخشش اور رحمت کی دعا کریں اور چلتے بنیں.

قبروں پر چراغ جلانا:

مذکورہ حدیث میں تین کاموں پر لعنت آئی ہے. زائراتِ قبور پر، قبروں کو سجدہ گاہیں بنانے والوں پر، اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا کام ہے۔ "وَالسُّرُجَ" قبروں پر چراغ جلانا۔

یاد رہے کہ یہ کام بھی قطعاً حرام ہے، ہرگز قبر پر دیا نہ جلائیں۔ قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ "رسول اللہ جس کام سے منع کریں، باز آجاؤ، رک جاؤ" ﴿إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ "اللہ (مخالفِ رسول کو) سخت عذاب کرنے والا ہے"۔[الحشر:۷] یہ جو قبروں پر چراغ جلائے جاتے ہیں، بزرگوں کے مزاروں پر بجلی کے قمقمے روشن ہوتے ہیں، کیا اس سے رسول اللہ ﷺ نے منع نہیں کیا ہے، اسے لعنت کا کام نہیں کہا ہے؟ پھر آپ ڈرتے کیوں نہیں؟ بس رک جائیے!

الٰہی میری قبر پوجی نہ جائے:

عطاء ابن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَومٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ"[رواه مالك مرسلاً] "یا الٰہی میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے۔ اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہوا، جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا"۔

قبر پرستی سے اللہ کا غضب اترتا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں اللہ سے دعا کی کہ الٰہی! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے، قبر، بت اس طرح بنتی ہے کہ اس کی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے مانند تعظیم کی جائے، قبر پر عبادت کے کام کئے جائیں۔ مثلاً: قیام، رکوع، طواف، سجدہ، اعتکاف، نذر و نیاز ماننا، دور دراز مقامات سے بغرض زیارت سفر کر کے آنا، میلہ لگانا، حاجت روائیوں، مشکل کشائیوں کے لئے صاحبِ قبر کو پکارنا، رونا، گڑگڑانا وغیرہ۔ ان عبادت کے کاموں کے کرنے سے قبر بت بنتی ہے اور اس طرح قبر کو بت بنا کر، اس کی پوجا کرنے والے شرک کے راستہ پر چلتے ہیں۔

رحمتِ عالم نے مزید فرمایا کہ اس قوم پر اللہ کا سخت غضب آیا۔ یعنی یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ یعنی وہ قبروں پر عبادت کے کام کرنے لگ گئے اور موردِ غضبِ الٰہی ہوئے۔ اس سے رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو متنبہ کر رہے ہیں کہ وہ ہرگز قبر پرستی نہ کریں، قبروں کو بت نہ بنائیں۔ یعنی قبروں پر میلے عرس نہ کریں، نذریں نہ چڑھائیں، سجدے نہ کریں، ان سے حاجتیں نہ مانگیں۔ جو کچھ آج کل قبروں پر ہو رہا ہے، عرسوں میں جس طرح قبریں پوجی جا رہی ہیں، ان ہی باتوں سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا تھا۔

آپ ﷺ کی دعا اللہ نے قبول کر لی؛ چنانچہ آپ ﷺ کی قبر پر سوا چودہ سو سال سے ایک سجدہ نہیں ہوا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک پیسہ چڑھاوا نہیں چڑھا، کبھی عرس نہیں ہوا، کبھی قبر پاک کا طواف نہیں ہوا. غرض قبر پوجی گئی ہے اور نہ بت بنی ہے. آہ! ہم جو کچھ قبروں پر کر رہے ہیں ہمارے لئے شرم کا مقام ہے کہ قبروں کو پوج رہے ہیں، شرک کر رہے ہیں، اسلاف کے مدفن بیچ کر کھا رہے ہیں. علامہ اقبال رحمہ اللہ ٹھیک کہہ گئے ہیں:ـ

جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئی فن تم ہو　　نہیں جس قوم کو پروائے نشیمن تم ہو
بجلیاں جس میں ہوں آسودہ وہ خرمن تم ہو　　بیچ کھاتے ہو جو اسلاف کے مدفن تم ہو
ہو نکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

رحمتِ عالم کی قبر پر کبھی عرس نہیں ہوا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "لَا تَجْعَلُوا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ" "میری قبر کو عید گاہ (میلہ گاہ) نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو، بے شک تمہارا درود مجھ کو پہنچ جاتا ہے، جہاں بھی تم ہو". [نسائی]

جنابِ رحمتِ عالم نے اپنی پاک قبر پر میلہ لگانے سے امت کو منع کر دیا کہ تاریخ معین پر میری قبر پر ہرگز اجتماع نہ کرنا، عرس نہ کرنا، دور دراز مقامات سے آکر میری قبر کو عید گاہ، میلہ (۱) گاہ نہ بنانا. اور فرمایا: "مجھ پر درود بھیج دیا کرو، وہ مجھ کو پہنچ جاتا ہے، جہاں بھی تم ہو". مطلب یہ کہ میری قبر پر میلہ نہ لگانا؛ بلکہ جہاں تم رہتے ہو، وہیں سے مجھ پر بھیج دیا کرو، اللہ کے فرشتے مجھے پہنچا دیتے ہیں.

قبروں کے سفر کی ممانعت:

وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا" ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہ سفر کیا جائے (بطورِ تقرب اور عبادت کے) سوائے تین

(۱) واضح رہے کہ حجاج جو مدینہ منورہ جا کر نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کرتے ہیں. یہ نہ عرس ہے، نہ اس طرح قبر میلہ گاہ بنتی ہے. ایک قافلہ آتا ہے اور ہفتہ عشرہ ٹھہر کر چلا جاتا ہے. پھر اور آتا ہے اور چلا جاتا ہے. تاریخ معین پر کوئی اجتماع، کوئی میلہ، کوئی عرس آج تک نہیں ہوا. نہ چادریں چڑھتی ہیں، نہ چڑھاوا، نہ نذر، نہ نیاز، کوئی کام ایسا نہیں ہوتا. حاجیوں سے پوچھ لیں اور پھر بتائیں کہ ہمارے ہاں عرسوں کا کیوں زور ہے اور کیوں قبروں کی پوجا ہو رہی ہے؟!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجدوں کے: مسجد الحرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد"۔

ملاحظہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے سوائے تین مسجدوں کے کسی اور جگہ تقرب، عبادت اور تعظیم کے لئے سفر کرنا منع کر دیا۔ بیت اللہ جاؤ، مسجد اقصیٰ جاؤ، مدینہ منورہ مسجد نبوی میں جاؤ۔ خبردار! کسی اور جگہ قصد کر کے نہ جاؤ۔ نہ اجمیر خواجہ معین الدین چشتی کی قبر پر جاؤ، نہ دہلی نظام الدین اولیاء کی قبر پر جاؤ، اور ایسے ہی دنیا میں کسی قبر یا متبرک مقام پر مت جاؤ۔ اس سے عرسوں پر جانے کی بھی ممانعت ہوگئی اور بغیر عرس کے بھی قبروں یا متبرک مقامات کا سفر منع ہو گیا۔ اگر جاؤ گے تو گنہگار ہو گے، کیونکہ اس طرح غیر شعار کی شعائر اللہ کے برابر تعظیم پائی جاتی ہے۔

قبروں کو پختہ، اونچی اور ان پر قبے بنانا حرام ہے

رسول اللہ ﷺ کی محبت، عزت، ادب اور جذبہ اطاعت دل میں رکھنے والے آپ ﷺ کا یہ فرمان محبت اور توجہ سے سنیں: **عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ** "جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ بنانے اور اس پر عمارت کھڑی کرنے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا"۔ [صحیح مسلم]

اس حدیث کی رو سے قبر کو پختہ کرنا اور اس پر قبہ، گنبد، برج، کلس، کسی طرح کی عمارت وغیرہ بنانا حرام ہو گیا اور قبر پر بیٹھنا بھی منع ہوا۔ قبر پر بیٹھنے سے اس پر مجاور بن کر بیٹھنا بھی مراد ہے، اور ویسے بھی قبر پر بیٹھنا منع ہے۔ مطلب یہ کہ قبر کو کچی ہی رہنے دیا جائے، جتنی مٹی اس سے کھودنے پر نکلی ہو، وہی ڈال کر اونٹ کے کوہان کی مانند کر دیں اور فالتو مٹی ڈال کر اونچی نہ کریں۔ رسولِ اکرم ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں بالکل کچی تھیں اور آج تک حجرۂ عائشہ کے اندر کچی ہی ہیں اور بالشت بھر اونچی کوہان نما ہیں۔

پختہ قبروں کو برابر کر دینے کا حکم:

عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الأَسَدِيِّ قَالَ: "قَالَ لِي عَلِيٌّ: أَلاَ أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ لاَّ تَدَعَ تِمْثَالاً إِلاَّ طَمَسْتَهُ وَلاَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلاَّ سَوَّيْتَهُ" "ابو الہیاج اسدی (تابعی) کہتے ہیں کہ مجھے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا نہ بھیجوں میں تجھے اس کام پر جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا، وہ کام یہ ہے کہ (جاؤ، اور) جہاں کہیں کوئی تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور جہاں کوئی قبر نظر آئے، اسے (ڈھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر) برابر کردو". [مسلم]

علی رضی اللہ عنہ رحمتِ عالم کے حکم سے تصویروں کو مٹانے اور اونچی قبروں کو زمین کے برابر کرنے کا کام کر چکے تھے. اپنے دورِ خلافت میں اسی کام پر ابو ہیاج اسدی کو علی رضی اللہ عنہ نے مامور فرمایا کہ تصویروں کو مٹادو اور اونچی، پختہ قبروں، قبوں، گنبدوں کو ڈھا کر برابر کردو. یعنی پست کردو کہ زمین کے قریب ہوجائیں اور بالشت بھر ان کی نمود رہ جائے.

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا فتویٰ:

"قَالَ لاَ يُجَصَّصُ الْقَبْرُ وَلاَ يُطَيَّنُ وَيُرْفَعُ عَلَيْهِ بِنَاءٌ وَسَفْطٌ" "امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبر نہ پختہ بنائی جائے اور نہ مٹی سے لیپی جائے اور نہ قبر پر کوئی عمارت (مثل قبہ، گنبد وغیرہ) بنائی جائے اور نہ خیمہ نصب کیا جائے" [فتاویٰ قاضی خاں]. اب تو حنفی مذہب میں بھی قبروں کا پختہ بنانا ناجائز ثابت ہوگیا.

قبریں پختہ نہ بنانے کی حکمت:

رسول اللہ ﷺ نے جو قبروں کو پختہ بنانے سے منع کیا اور جو پختہ بن چکی ہوں، ان کو گرا دینے کا حکم دیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ قبوں، گنبدوں والی پختہ قبریں صدیوں تک شرک کے اڈے بن جاتی ہیں. پوجی جاتی ہیں اور خلقِ الٰہی گمراہ ہوتی ہے. بعض سنت سے بے خبر بادشاہوں نے غلط قسم کی عقیدت کی بنا پر بزرگوں کی قبریں سنگِ مرمر وغیرہ سے پختہ بنائیں اور ان پر عالی شان عمارتیں کھڑی کردیں کہ وہ قبریں چھ چھ، سات سات سو سال سے پوجی جارہی ہیں. شب و روز وہاں سجدے ہوتے ہیں اور نذریں چڑھتی ہیں. عرسوں پر لاکھوں آدمیوں کا اجتماع ہوتا ہے، جو طواف کرتے، سجدے کرتے، روتے، چلاتے، حاجتیں مانگتے اور نذریں چڑھاتے ہیں اور شرک کرکے اپنی عاقبت برباد کرتے ہیں.

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے پیارے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ہرگز کسی کی قبر پختہ نہ بنائیں اور خاص کر ولی بزرگ کی قبر تو ضرور ضرور کچی رکھیں.

زیارتِ قبور کی دو قسمیں

زیارتِ شرعیہ اور زیارتِ بدعیہ:

یاد رکھیں کہ زیارتِ قبور کی دو قسمیں ہیں؛ ایک زیارتِ شرعیہ، دوسری زیارت غیر شرعیہ یا زیارتِ بدعیہ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیارتِ شرعیہ کا ذکر آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ جو زیارتِ اہل قبور کی بخشش، دعا اور یادِ آخرت و موت کی نیت سے ہو، وہ شرعیہ زیارت ہے۔ اس کا ثواب ملتا ہے، اپنے آپ کو بھی اور مردہ کو بھی نفع ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو اس طرح کہ قبر کو دیکھ کر موت اور آخرت یاد آئے گی، دل نرم ہو گا، اللہ سے ڈرے گا اور اللہ کی رضامندی کے کاموں کی طرف رغبت کرے گا۔ نماز، روزہ، صدقات و خیرات وغیرہ نیک اعمال کے کسب کی کوشش کرے گا۔ جھوٹ، دھوکا، فریب، غیبت، بہتان ظلم اور بندگانِ الٰہی کی حق تلفی چھوڑ دے گا کہ آخر مرنا ہے اور قبر میں سمانا ہے۔ اور اہلِ قبور کے لئے بخشش کی دعا کرے گا، اللہ اس خیر خواہی کے بدلے اس کو اجر دے گا اور اس کی دعائے بخشش کے سبب مردوں کو بے حد ثواب عطا کرے گا، تو زیارتِ قبور شرعیہ سے زائر اور اہلِ قبور دونوں کو ثواب ملا۔

اور زیارتِ بدعیہ یا غیر شرعیہ وہ ہوتی ہے کہ زائر اس نیت سے قبر کی زیارت کرے کہ اہلِ قبر سے قضائے حاجات یا سفارش یا وسیلہ قبولیت دعا کی درخواست کرے۔ اس کا یہ عقیدہ ہو کہ یہ اہلِ قبر، بزرگ، ولی، یا شہید وغیرہ میری مشکل حل کر دے گا، میری حاجت پوری کرے گا، یا اللہ سے کرا دے گا، یا میری دعا اللہ کے پاس پہنچا دے گا، جسے اللہ ضرور قبول کرلے گا۔ یہ قبر والا میری دعا، التجا اور پکار سنتا ہے اور اللہ سے پوری کرا سکتا ہے۔ یا اس کو کہے کہ اگر میری یہ مشکل حل ہو گی، یا حاجت بر آئے گی تو میں آپ کی قبر کو پختہ بنا دوں گا، یا آپ کی نذر بکرا، یا دیگ پکا کر لاؤں گا، یا آپ کی قبر پر اچھاڑ چڑھاؤں گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھیں کہ اس نیت سے زیارتِ قبور حرام، ممنوع اور شرک ہے۔

توحید کے شجرۂ طیبہ کی آبیاری اپنے خون سے کرنے والے جناب خاتم الأنبیاء، حبیب اللہ، اشرفِ انبیاء، والیِ بطحاء، شافعِ روزِ جزا، محمد مصطفیٰ ﷺ نے قبروں کی زیارت کے بارے میں ایسی تعلیم ہرگز ہرگز نہیں دی۔ اور نہ ہی رسولِ اکرم ﷺ کے سوا لاکھ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فعل سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی نے کبھی دکھ، درد، مصیبت، مرض، کرب، مشکل اور تنگی کے وقت مزار رحمت للعالمین ﷺ پر حاضر ہو کر کہا ہو، کہ یا رسول اللہ! یہ دکھ درد یا مشکل دور کر دو، یا اللہ سے کروا دو، یا ہماری دعا اللہ کی جناب میں پہنچا دو، یا سفارش کرو۔ حالانکہ صحابہ پر جس قدر مصائب اور تکالیف آئی ہیں، غموں کے پہاڑ گرے ہیں، ہم ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بایں ہمہ کسی ایک صحابی سے بھی یہ ثابت نہیں کہ اس نے آپ کی قبر اطہر پر حاضر ہو کر مشکل کشائی کے لئے عرض کی ہو، کسی نے قبر پاک پر چادر چڑھائی ہو، اچھاڑ چڑھایا ہو، چراغ جلایا ہو، نذر و نیاز، منت، چڑھاوا پیش کیا ہو، نذر مانی ہو، قبر مقدس کو سجدہ کیا ہو، یا طواف یا اعتکاف بجا لایا ہو۔ یا کسی نے یہ کہا ہو: ؎

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا رَسُولَ اللهِ أُنظُرْ حَالَنَا   يَا حَبِيْبَ اللهِ اسْمَعْ قَالَنَا
اے اللہ کے رسول! ہمارا حال دیکھو   اے اللہ کے حبیب! ہماری عرضیں سنو
إِنَّنَا فِي بَحْرِ غَمٍّ مُغْرَقٌ   خُذْ بِيَدِيْ وَسَهِّلْ لَنَا أَشْكَالَنَا
ہم غم کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں   ہمارا ہاتھ پکڑو اور ہماری مشکلیں آسان کرو

صحابہ رضی اللہ عنہم نے قبر اطہر پر حاضر ہو کر کبھی اس طرح نبی کریم ﷺ کو نہ پکارا، نہ اُن ذاتِ اقدس سے حاجت چاہی اور نہ حلِ مشکل کے لئے عرض کی. افسوس ہم دور دراز مقامات سے نبی کریم ﷺ کو اس طرح پکارنے لگ گئے ہیں؛ حالانکہ یہ پکار اور ندا صرف اللہ ہی کے لئے ثابت اور روا ہے، غیر اللہ کے لئے یہ ندا قصرِ توحید میں رخنہ اندازی ہے. قرآن کہتا ہے: ﴿فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾ ”پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو“. [الجن: ۱۸] تو قبروں کی زیارت کے لئے متذکرۃ الصدر اغراض کے لئے جانا، زیارتِ غیر شرعیہ، یا زیارتِ بدعیہ ہے جو حرام اور شرک ہے.

قومِ نوح کی قبر پرستی:

نوح علیہ السلام کی قوم کے پانچ اولیاء اللہ فوت ہو گئے تو ان کے بدبخت مریدوں نے ان کی قبروں پر اعتکاف شروع کر دیا اور ان کے نام کی نذریں، نیازیں دینے لگ گئے. ان کے پانچ دربار بنا لئے اور ان پر میلے لگانے اور عرس کرنے شروع کر دیئے. ان کو حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کے لئے پکارنے لگ گئے، یہاں تک کہ یہ اولیاء پرستی، اعتکافِ قبور، سجدے سجود اور استمداد از اہلِ قبور کے طور طریقے سینہ بسینہ، جہلائے عرب میں آ گئے. نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو سال تک ان لوگوں کو بت پرستی سے روکتے رہے، لیکن وہ لوگ باز نہ آئے. قرآن کہتا ہے: ﴿وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا﴾ ”اور کہا (نوح علیہ السلام کی قوم نے) کہ لوگو! تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑو، اور تم ”وڈ“ کو نہ چھوڑو، اور نہ ”سواع“ کو، اور نہ ”یغوث“ اور ”یعوق“ اور ”نسر“ کو“. [نوح: ۲۳]

تو قومِ نوح ان پانچ اولیاء اللہ کی قبروں کو پوج پوج کر، بالآخر طوفان میں غرق کر دی گئی. اللہ نے فرمایا: ﴿مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا﴾ ”چنانچہ وہ تمام کے تمام اپنے گناہوں کے سبب ڈبو دیئے گئے، پھر آگ میں داخل کر دیئے گئے“. [نوح: ۲۵]

ان لوگوں کی خطائیں اور گناہ کیا تھے؟ یہی کہ پانچ پیروں کی قبروں کی پرستش کرتے تھے، ان کے درباروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حاضر ہوکر نذر و نیاز پیش کرتے اور ان سے حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کے لئے عرضیں کرتے اور ان کو پکارتے تھے تو مسلمان بھائیوں کو چاہئے کہ وہ قبروں کی زیارت ضرور ضرور کیا کریں. لیکن زیارت مسنون ہو، شرعی ہو، غیر شرعی یا بدعیہ، یا شرکیہ نہ ہو.

زیارتِ غیر شرعیہ کے اجارہ داروں نے ایک جھوٹی حدیث بنا رکھی ہے، جو یہ ہے: "إِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الأُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوا مِنْ أَهْلِ الْقُبُوْرِ" "جب تم کاموں میں حیران ہو جاؤ تو اہلِ قبور سے مدد مانگو". یعنی جب تمہیں ایسی مشکل آجائے کہ تم حیران ہو جاؤ اور تمہاری کوئی پیش نہ جائے، کوئی بس نہ چلے تو ایسے مایوسی کے وقت اہلِ قبور، اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین کی قبروں پر حاضر ہو کر مدد مانگو.

جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ". "جو دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھے، وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے". [بخاری] یعنی اپنی بات، اپنی عبارت، اپنی عربی بنا کر نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرنے والا جہنم میں جائے گا.

ناظرین! غور فرمائیں کہ مذکورہ جھوٹی حدیث، عربی عبارت بنانے والا، کتنا بڑا دجال، کذاب اور گنہگار ہے. جو کہتا ہے کہ جب تم مشکلات میں حیران ہو جاؤ تو اہلِ قبور سے مدد مانگو، اور بعض علماء بھی اس کو حدیث کہہ کر بیان کرتے ہیں. اس چند روزہ دنیاوی زندگی میں عوام کو جھوٹی حدیثیں بنا بنا کر، سنا سنا کر، قبروں پر جھکا جھکا کر، سجدے کرا کرا کر، مردار دنیا اکٹھی کرنے والوں کو قبر کی تاریکی کا تصور کرنا چاہئے، اور اللہ سے ڈرنا چاہئے کہ وہ اللہ واحد القہار کو کیا جواب دیں گے؟!.

مسلمان بھائیو! قبروں کا فتنہ بڑا خطرناک فتنہ ہے. قبروں پر سرکش جنات اور شیاطین بھی حاضر رہتے ہیں جو مسلمان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں. کبھی قبر دکھائی دیتی ہے کہ پھٹ گئی ہے اور اندر بزرگ بیٹھا ہوا ہے اور زائر سے مصافحہ کرتا ہے. کبھی قبر سے بزرگ باہر نکل آتا ہے اور زائر سے باتیں کرتا ہے. کبھی بزرگ مختلف شکلوں اور بھیسوں میں دکھائی دیتا ہے اور حیران کن عجائبات کا مشاہدہ ہوتا ہے، جس کو عوام بزرگوں کی کرامات قرار دیتے اور خوش ہوتے ہیں اور پھر ان سے استمداد کرتے ہیں. یاد رکھیں کہ یہ سب باتیں شیطان کے داؤ، فریب، اغوا اور ہتھکنڈے ہیں. اولیاء اللہ اور بزرگوں کی روحیں علیین میں ہیں، ان کو ان باتوں سے کوئی سروکار نہیں. یہ سب اس ازلی دشمن کے مکر اور فریب ہیں، ان سے بال بال بچنا چاہئے اور ہر وقت سنت کے نور میں گام فرسا رہنا چاہئے.

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسنون زیارت کی توفیق عطا فرمادے.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیارتِ قبور کی دعائیں:

رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں قبرستان سے گزرے، تو قبروں کی طرف منہ کر کے فرمایا: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالأَثَرِ" "اے اہلِ قبور! اللہ تم پر سلامتی اتارے، اللہ ہم کو بھی بخشے اور تم کو بھی بخشے. تم ہم سے پہلے چلے آئے اور ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں". [ترمذی]

زیارتِ قبور کی یہ دعا بھی رحمتِ عالم کی فرمودہ ہے:

"السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ للاَحِقُوْنَ" "مسلمانوں اور مومنوں کے گھر والوں پر سلام ہو اور اللہ ہم سے پہل کرنے والوں پر اور پیچھے رہنے والوں پر رحمت نازل فرمائے، ان شاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں". [صحیح مسلم]

جب آپ قبرستان میں جائیں تو بڑی توجہ سے قبر کے پاس کھڑے ہو کر مذکورہ دعائیں ایک ہی، یا دونوں پڑھیں. یہ دعائیں دراصل اپنے اور مرے ہوئے بھائیوں کے لئے اللہ سے بخشش مانگنے کے لئے ہیں، اور آخری جملہ دعا کا -"اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں"- اپنے لئے تازیانۂ عبرت ہے، کہ زائرو! قبریں دیکھ چلے ہو، تم بھی یہاں آنے کی تیاری کرو اور جو ولیوں، بزرگوں، شہیدوں کی قبروں پر اتفاقاً جاؤ تو پھر بھی یہی دعائیں پڑھو، ان کے لئے بھی بخشش مانگو اور اپنے لئے بھی معافی. خبر دار! کبھی یہ خواہش لے کر کسی بزرگ کی قبر پر نہ جاؤ کہ اس سے کوئی حاجت مانگی جائے، یا مشکل کشائی کی درخواست کی جائے، یا اس کے ذریعے اپنی دعا اللہ کے پاس پہنچائی جائے. یاد رکھو! تمام مردے بخشش کی دعاؤں کے لئے زندوں کے محتاج ہیں اور اللہ زندوں کی دعاؤں کے سبب مردوں کو پہاڑوں کے برابر ثواب پہنچاتا ہے، اور زندوں کا تحفہ مردوں کے لئے ان کے لئے دعائے بخشش ہے.

مسلمان بھائیو! یہ عالمِ ناؤنوش دراصل ماتم خانہ برناؤ پیر ہے. یہ حقیقت آپ کے سامنے ہے کہ بچپن جوانی میں قدم رکھتا ہے. اور جوانی برق رفتاری سے بڑھاپے کی آغوش میں پہنچتی ہے اور بڑھاپے سے قبر دو قدم ہے. پھر اے طلسمِ دوش فردا کے اسیرو! اِمروز کا فکر کرلو، جو کچھ کرنا ہے، آج ہی کرلو، کہ زندگی کی جوئے شیر بہہ رہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے:۔

چراغِ راہ بنالو، چراغِ فاراں کو!!

اندھیری رات کو پھر ضوفشاں بنانا ہے

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ.

QURAN LEARNING & RESEARCH FOUNDATION • HYD. INDIA •

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

خطبہ رحمۃ للعالمین..........۵
آغاز سخن..........٦
خاتم الأنبیاء ﷺ کے اتباع کا حکم..........۱۰
رسول اللہ کی مخالفت سے ڈریں..........۱۰
رحمتِ عالم کا خلاف کرنے والا جہنم میں..........۱۱
سید الرسل کے آگے کسی کو یارائے گفتار نہیں..........۱۱
ارشاد خیر الوریٰ کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا حکم..........۱۲
رسول اللہ ﷺ سے مت پھرو..........۱۲
سید الرسل سے منہ پھیرنا کفار کی شان ہے..........۱۲
اطاعتِ رسول اور سنتوں سے محروم لوگوں کا حشر..........۱۳
موت آئے گی!! جنازہ اٹھے گا!! اس سے پہلے تعمیر حیات کر لیں..........۱۴
مرو تو مسلمان مرو!..........۱٦
شرک اور بدعت سے بال بال بچیں..........۱٦
شرک سے تمام اعمال مٹ جاتے ہیں..........۱۷
شرک کے بغیر دنیا بھر کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں..........۱۸
پروازِ روح سے قبل..........۱۸
عقائد اور اعمال کی اصلاح..........۱۸
یہ جنبشِ مژگان بھی بار ہے..........۲۰
بدعت سے بھی حذر لازم ہے..........۲۱
اہلِ بدعت آبِ کوثر سے محروم..........۲۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا............ ۲۲
مر کے بھی چین نہ پایا تو............ ۲۳
آخرت کے عذابوں سے کیسے بچ سکتے ہیں؟............ ۲۴
یہ جنازہ مستریح ہے، یا مستراح منہ؟............ ۲۵
مستریح اور مستراح منہ............ ۲۵
بندۂ مؤمن مرکر رہائی پاتا ہے............ ۲۶
دنیا مؤمن کا قید خانہ............ ۲۶
دنیائے دنی............ ۲۷
خوشی کا راز مال ودولت کی فراوانی میں نہیں............ ۲۸
دنیا کرب وبلا کی جگہ............ ۳۰
مؤمن مستریح کی بشارت............ ۳۰
حضرت آسیہ مستریحہ رضی اللہ عنہا............ ۳۱
مستراح منہ............ ۳۲
جہنم بدوش دنیا آگ برسا رہی ہے............ ۳۳
قدسیوں کا ہم کلام آیا............ ۳۷
دنیا میں خیر الوریٰ آگئے ہیں............ ۳۸
حضرتِ خیر البشر............ ۳۸
رہ نوردِ جادۂ اسریٰ (ﷺ)............ ۳۸
سفرِ آخرت............ ۳۹
مسلمانوں کی خیر خواہی............ ۳۹
احترام مسلم، حجۃ الوداع میں رحمتِ دوعالم کا خطبہ............ ۴۰
مسلمان کے ساتھ زندگی بھر نیک سلوک کرو............ ۴۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی بھائی بن جاؤ........................ ۴۲
مریضوں کی عیادت کرو........................ ۴۲
مسلمان کے مسلمان پر حق........................ ۴۳
سات چیزیں جائز اور سات ناجائز ہیں........................ ۴۴
مریضوں کی عیادت کرنا، بھوکے کو کھلانا اور پیاسے کو پلانا! ان نیکیوں کا اللہ کے نزدیک بڑا مقام ہے........... ۴۶
بیمار پر داہنا ہاتھ پھیر کر دعا کریں........................ ۴۷
معوذات کا دم کرنا........................ ۴۷
قرآنی آیات سے دم کرنا سنت ہے........................ ۴۷
درد کے دفعیہ کے لئے دم........................ ۴۸
حضرت جبریل کا دم........................ ۴۸
امام حسن اور امام حسین کے لئے استعاذۃ........................ ۴۹
مریض کی شفایابی کا عمل........................ ۴۹
تپ اور دردوں کی دعا........................ ۵۰
شفائے مرض کی دعا........................ ۵۰
بیماری کی دعائیں اور دم کیوں کر آ گئے........................ ۵۰
بیمار ہوں تو کیا کرنا چاہئے........................ ۵۱
موت کے قریب ناخن کاٹنا اور زیرِ ناف کے بال لینا........................ ۵۳
مصیبت موجب بھلائی بھی ہوتی ہے........................ ۵۴
مسلمان کا ہر رنج و غم گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے........................ ۵۴
مسلمان ہر طرح فائدے میں ہیں........................ ۵۴
رسولِ رحمت کی بیماری سخت تر تھی........................ ۵۵
نبی کریم ﷺ کی آزمائش حیثیت کے مطابق آتی تھی........................ ۵۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولِ اکرم ﷺ کا بخار دو آدمیوں کے برابر ہوتا ۵۶

سید المرسلین کی حالتِ وفات ۵۶

موت کی سختی بری علامت نہیں ہے ۵۶

نجاتِ آخرت اعمالِ صالحہ پر موقوف ہے ۵۷

مؤمن کی مثال کھیتی کے مانند ہے ۵۸

کھیتی پر کیا گزرتی ہے ۵۸

مؤمن کی مبارک زندگی ۵۸

منافق جہنم کا ایندھن ۵۹

حکمی شہید کسے کہتے ہیں ۶۰

حکمی شہداء ۶۰

مصائب وبلیات گناہوں کے باعث آتی ہیں ۶۳

شامتِ اعمال ۶۳

بیماری میں نیکیوں کا اجر ملتا ہے ۶۳

نبیوں پر سخت ترین بلا آتی ہے ۶۴

یا اللہ! ہمارے گناہ معاف کردے ۶۶

دنیا میں تکلیف پہنچنے کی وجہ ۶۶

رہے جو ہوش تو وہ جانِ جاں نہیں ملتا ۶۷

مرض سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسے ماں نے جنا ۶۷

غم سے بھی گناہ جھڑتے ہیں ۶۸

تپ کو برا نہ کہیں ۶۸

بیماری اور رزق کی تنگی کفارۂ گناہ ہیں ۶۹

ناگہانی موت کیسی ہے ۶۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری سے مرنا، اچانک موت سے بہتر ہے............ ۶۹
جیبِ ایمان دیناروں سے پُر رہے............ ۷۰
مصیبت میں صبر کرنے کے ارشادات............ ۷۰
صبر کے نتیجہ میں رسول اللہ ﷺ مل گئے............ ۷۱
قندیل صبر کی روشنی............ ۷۲
میری مصیبت سے اپنی مصیبتیں ہلکی کر لو............ ۷۳
رحمتِ عالم کی موت کی مصیبت سے بڑی کوئی مصیبت نہیں!............ ۷۳
کرامت کا لباس............ ۷۴
بچوں کی فوتیدگی پر صبر کرنے کا اجر............ ۷۴
دو یا ایک فرزند کی موت پر............ ۷۵
رحمتِ عالم بھی فرطِ امت ہوں گے............ ۷۵
جب اللہ کسی کے پیارے کو قبض کرتا ہے............ ۷۵
مؤمن کا عجب حال ہے............ ۷۶
میرے بندے کے لئے بیت الحمد بناؤ............ ۷۶
مرے ہوئے چھوٹے بچے والدین کو جہنم سے نکالیں گے............ ۷۶
موت کی آرزو کی ممانعت............ ۷۷
ہر سانس انمول ہے............ ۷۷
مرنے کی تمنا دل میں بھی نہ ہو............ ۷۷
مصائب سے تنگ آکر موت کی دعا نہ کرو............ ۷۸
زندگی اور صحت غنیمت ہیں............ ۷۸
مسافر کو منزل کی طرف دھیان چاہئے............ ۷۹
اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھیں............ ۷۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے حیا کرو...۷۹
جان کنی کا ہول سخت ہے...۸۱
ٹکٹی بندھ گئی ہے...۸۱
درازِ عمر کتنے کام کی نکلی...۸۲
اے کاش میں مر جاتا..۸۲
کیوں موت کی تمنا کرتے ہو...۸۳
رسول اللہ ﷺ کا چہرہ نقد جنت ہے..................................۸۳
موت لذتوں کو مٹانے والی ہے.......................................۸۳
دنیا میں عیش کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں...........................۸۴
خوابِ گراں سے جاگو...۸۴
قریب المرگ آدمی کی تلقین کے احکام...............................۸۵
عالمِ نزع کا منظر...۸۵
رحمتِ عالم کے سامنے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال..................۸۷
قریب المرگ پر سورۂ یسٓ پڑھیں.....................................۸۸
یسٓ سننے کا اہل ہونا چاہئے...۸۸
عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات پر رسول اللہ کے آنسو..........۹۰
تجہیز وتکفین میں جلدی کرو..۹۰
میت پر آنسو بہانا اور رونا...۹۰
یہ رونا رحمت ہے..۹۱
رحمتِ عالم کے سامنے آپ کا بیٹا فوت ہو گیا.........................۹۱
عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمٰن کی وفات......................۹۲
بھائی کی جدائی کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو غم...................۹۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متمم بن نویرہ کے اشعار کا مطلب ۹۴
ایک رات بھی اکٹھے نہیں رہے ۹۴
میت کا مکانِ موت پر دفنانا افضل ہے ۹۴
عمرو بن عاص کی عالمِ نزع میں وصیت ۹۵
کیا گھر والوں کے رونے سے مردے کو عذاب ہوتا ہے؟ ۹۶
رونے سے کافر میت کو عذاب ہوتا ہے ۹۷
عائشہ رضی اللہ عنہا کا فتویٰ ۹۸
بین اور نوحہ کافروں کی رسم ہے ۹۸
بین پر رضامند شخص عذاب پائے گا ۹۸
بری الذمہ آدمی امن میں ہے ۹۹
نوحہ کرنے والی عورت پر لعنت ۹۹
جو چلا کر روئے اور کپڑے پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں ۱۰۰
رسولِ رحمت نے عورتوں سے عہد لیا ۱۰۱
قیامت کے روز نوحہ گر عورت کی سزا ۱۰۱
نوحہ گر عورت ۱۰۲
جاہلیت کا فعل بندر اور سور بنا دینے کے لائق ہے ۱۰۲
میت کو غسل دینے کا بیان ۱۰۳
رحمتِ عالم کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کا غسل ۱۰۳
زینب رضی اللہ عنہا کے بالوں کی تین چوٹیاں کیں ۱۰۴
محمد بن سیرین نے امّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے غسلِ میت سیکھا ۱۰۴
غسلِ میت داہنی طرف سے شروع کریں ۱۰۴
غسلِ میت تین سے سات مرتبہ تک ہے ۱۰۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی خاوند کو اور خاوند بیوی کو غسل دے سکتا ہے ۱۰۵
میت کو غسل دینے کا مکمل طریقہ ۱۰۵
غسلِ رسالت مآب ﷺ ۱۰۶
سرورِ کائنات ﷺ کو مع کپڑوں کے غسل دیا گیا ۱۰۷
رسول اللہ ﷺ کو تین مرتبہ غسل دیا گیا ۱۰۸
خوشبو ہے دو عالم میں تیری ۱۰۸
جنابِ رحمت للعالمین کی نمازِ جنازہ ۱۰۸
کفنِ میت ۱۱۰
میت کو اچھا کفن دو ۱۱۰
کفن میں مہنگا کپڑا نہ لگاؤ ۱۱۱
میرے یہی کپڑے دھو کر کفن دے دینا ۱۱۱
کفن لہو اور پیپ کے لئے ہے ۱۱۱
تجہیز و تکفین میں اسراف ۱۱۲
قیمتی کفن اور چوبی صندوق ۱۱۲
رحمت للعالمین تین کپڑوں میں کفن دیئے گئے ۱۱۲
کفن سفید بہتر ہے ۱۱۳
مسنون کفن ۱۱۳
ایک کپڑے کا کفن ۱۱۳
مصعب اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کا کفن ۱۱۴
عورت کا کفن ۱۱۴
میت کو مشک لگانا ۱۱۵
میت کو دوسری جگہ لے جانے کی ممانعت ۱۱۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میت کو رات میں دفن کرنا جائز ہے..........۱۱۵
جنازہ جلدی لے کر چلنا چاہیے..........۱۱۵
جب جنازہ پاس سے گزرے تو کیا کھڑے ہوں؟..........۱۱۶
جنازہ کے ساتھ کیسے چلیں..........۱۱۶
عورتیں جنازے کے ساتھ نہ جائیں..........۱۱۷
کچے بچے کا جنازہ..........۱۱۷
خودکشی کرنے والے پر امام نمازِ جنازہ نہ پڑھے..........۱۷
خودکشی کرنے والا جہنم میں جائے گا..........۱۱۸
مسجد کے اندر نماز جنازہ پڑھنا..........۱۸
تین وقتوں میں نہ نماز پڑھیں نہ دفن کریں..........۱۱۸
قرض دار میت پر نمازِ جنازہ نہ پڑھنا..........۱۱۹
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو جنازوں پر ایک ساتھ نماز پڑھی..........۱۱۹
مالِ غنیمت میں چوری کرنے والے پر نمازِ جنازہ نہ پڑھنا..........۱۱۹
مردوں کو برا نہ کہو..........۱۲۰
مردے کے ساتھ ایک ہی چیز جاتی ہے..........۱۲۰
کئی آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا..........۱۲۰
شہدائے احد کو بغیر غسل اور بغیر جنازہ پڑھے دفن کر دیا..........۱۲۰
جنازہ پڑھنے کا ثواب..........۱۲۱
حالتِ احرام میں مرنے والا..........۱۲۱
جنازہ میں صفوں کی تعداد..........۱۲۱
جس میت پر چالیس آدمی نماز پڑھیں..........۱۲۲
جس کے جنازے پر سو آدمی ہوں..........۱۲۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام جنازہ پڑھاتے وقت کہاں کھڑا ہو............ ۱۲۳
رحمتِ عالم نے قبر پر نماز جنازہ پڑھی............ ۱۲۳
نمازِ جنازہ............ ۱۲۴
نمازِ جنازہ میں نیت سنانا............ ۱۲۴
نمازِ جنازہ کی کیفیت............ ۱۲۵
نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا لازمی ہے............ ۱۲۶
سورۂ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی............ ۱۲۶
جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کی احادیث............ ۱۲۷
رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں سر آنکھوں پر............ ۱۲۸
جنازہ میں امام سورۂ فاتحہ کیوں نہیں پڑھتا............ ۱۲۹
قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی وصیت............ ۱۲۹
شیخ عبدالقادر جیلانی کا نعرہ حق............ ۱۳۰
نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ............ ۱۳۰
درود شریف............ ۱۳۱
نمازِ جنازہ کی دعائیں............ ۱۳۱
جنازے کی پہلی دعا............ ۱۳۲
جنازے کی دوسری دعا............ ۱۳۲
جنازے کی تیسری دعا............ ۱۳۳
جنازے کی چوتھی دعا............ ۱۳۴
اللہ کے ذمہ میں آجاؤ............ ۱۳۴
جنازے کی پانچویں دعا............ ۱۳۵
چار سے زائد تکبیریں............ ۱۳۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچے کے جنازے کی دعا..۱۳۶
عبد اللہ بن اُبی کے جنازے کا حشر..۱۳۷
بااین ہمہ پھر ابن ابی جہنم میں..۱۳۸
مشرک کے لئے دعائے بخشش کی ممانعت....................................۱۳۸
مسلمان بھائیوں کے لئے تازیانۂ عبرت.......................................۱۳۹
حنظلہ رضی اللہ عنہ کو نفاق کا شبہ..۱۴۰
میت کو دفن کرنا...۱۴۱
بدعت اسقاط..۱۴۲
قبر پر اذان دینا بدعت ہے...۱۴۲
میت کو دفن کرتے وقت یہ دعا پڑھیں..۱۴۳
قبر پر پانی چھڑکیں...۱۴۳
رسول اللہ ﷺ کی قبر پاک کا نقشہ..۱۴۳
قبر کے سر اور پاؤں کی طرف یہ پڑھیں..۱۴۴
قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر پڑھیں...۱۴۴
قبر کی پائینتی کھڑے ہو کر پڑھیں...۱۴۴
قبر پر کھڑے ہو کر دعا مانگیں..۱۴۵
ملک الموت مع خادم ملائکہ روح قبض کرنے آتے ہیں! جنت کی خوشبو اور کفن لے کر.........۱۴۶
موسیٰ علیہ السلام کے جلال کے سامنے ملک الموت...................................۱۴۸
عروسِ موت کو سینے سے لگالیا...۱۴۹
مومن کی روح آسانی سے نکلتی ہے..۱۵۱
قبر میں امتحان ہوتا ہے..۱۵۲
قبر میں تین سوال..۱۵۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ثابت قدم رکھتا ہے............ ۱۵۳
رسول اللہ ﷺ قبر میں حاضر نہیں ہوتے............ ۱۵۳
"ھذا الرَّجُل" کی تفہیم............ ۱۵۴
کیا مردے سنتے ہیں............ ۱۵۵
جہنم کا گڑھا............ ۱۵۶
قبر جنت کا باغیچہ بھی ہے اور جہنم کا گڑھا بھی............ ۱۵۶
قبرستان سے باہر نکل کر دعا مانگنا............ ۱۵۷
میت کے وارثوں کے پاس جا کر تعزیت کرنا............ ۱۵۷
عورتوں کو قبرستان جانے کی سخت ممانعت............ ۱۵۸
عورتیں مسجد میں جنازہ پڑھ سکتی ہیں............ ۱۵۸
سوگ تین دن تک ہے............ ۱۵۸
بھاتی یا حاضری............ ۱۵۹
تعزیت کا طریقہ............ ۱۵۹
رسول اللہ ﷺ کا تعزیتی خط معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے نام............ ۱۶۰
میت کے لئے ایصالِ ثواب............ ۱۶۱
موتی کے لئے بخشش کی دعا............ ۱۶۳
رسم قل، دسواں، چالیسواں، برسی............ ۱۶۳
قل، دسواں، چالیسواں، غیر اسلامی رسمیں............ ۱۶۴
کتبِ فقہ میں یہ رسوم بدعت ہیں............ ۱۶۵
میت کا گھر کھانا............ ۱۶۶
بوڑھے آدمی کی موت پر روٹی............ ۱۶۶
دو میتوں کی ضیافتیں............ ۱۶۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے پر ختم پڑھنا ۱۶۷

جمعرات کو ختم دلاؤ ۱۶۸

روحیں دنیا میں نہیں آتیں ۱۶۸

بزرگوں کی روحیں حاضر ناظر نہیں ۱۶۸

روح ملانے کا ختم ۱۶۹

روح ملانے کا ایک واقعہ ۱۷۰

جنازہ غائبانہ ۱۷۱

نجاشی مسلمان ہو گیا ۱۷۱

نجاشی کا جنازہ غائبانہ ۱۷۱

نجاشی کا جنازہ پڑھنا نبی کریم ﷺ کے خصائص سے نہ تھا ۱۷۳

باتیں نہیں بنانی چاہئیں ۱۷۴

نجاشی کا جنازہ یقیناً ملک میں پڑھا گیا ۱۷۶

حاضر جنازہ میں غائب کے لئے بھی دعا ہے ۱۷۷

زیارتِ قبور اور متعلقہ مسائل ۱۷۷

فتنۂ قبر ۱۷۸

قبروں کی زیارت، موت یاد دلاتی ہے ۱۷۸

نبی کریم ﷺ والدہ کی قبر دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے ۱۷۹

ماں باپ کی قبر کی زیارت کرنے والا بخشا جاتا ہے ۱۸۰

عورتوں کی جسارت ۱۸۱

قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت آئی ہے ۱۸۱

قبروں پر مسجدیں نہ بناؤ ۱۸۲

یہود و نصاریٰ کے کام ۱۸۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں پر چراغ جلانا ۱۸۳
الٰہی میری قبر پوجی نہ جائے ۱۸۴
قبر پرستی سے اللہ کا غضب اترتا ہے ۱۸۴
رحمتِ عالم کی قبر پر کبھی عرس نہیں ہوا ۱۸۵
قبروں کے سفر کی ممانعت ۱۸۵
قبروں کو پختہ، اونچی اور ان پر قبے بنانا حرام ہے ۱۸۶
پختہ قبروں کو برابر کر دینے کا حکم ۱۸۶
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فتویٰ ۱۸۷
قبریں پختہ نہ بنانے کی حکمت ۱۸۷
زیارتِ قبور کی دو قسمیں ۱۸۸
زیارتِ شرعیہ اور زیارتِ بدعیہ ۱۸۸
قومِ نوح کی قبر پرستی ۱۸۹
زیارتِ قبور کی دعائیں ۹۱
زیارتِ قبور کی یہ دعا بھی رحمتِ عالم کی فرمودہ ہے ۱۹۱
فہرستِ مضامین ۱۹۳

مطابع الحميضي هاتف: ٤٥٨١٠٠٠ فاكس: ٤٥٩٢٢١٧

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ کتاب

1. اس کتاب میں ”موت“ کی یاد، اور موت کے بعد آنے والی دائمی زندگی میں سعادت و نیک بختی کے حصول کے لئے اعمالِ صالحہ کی ترغیب دلائی گئی ہے۔
2. صحیح اسلامی عقیدہ اور اتباعِ قرآن وسنت کی نہایت ہی مؤثر انداز میں دعوت دی گئی ہے، شرک وبدعات سے ڈرایا گیا ہے، اور وضاحت کی گئی ہے کہ مشرک کے تمام اَعمالِ صالحہ رائگاں جاتے ہیں۔
3. جس کی موت قریب ہو اُسے کیا کرنا چاہئے، اس کے قریب بیٹھے ہوئے خویش واقارب کو اُسے کن باتوں کی تلقین کرنی چاہئے، موت کی قریبی علامتیں کیا ہیں، وفات پاجانے کی کیا علامتیں ہیں، اور وفات کا یقین ہو جانے کے بعد میت کے رشتہ داروں کو کیا کرنا چاہئے۔ مسلمان کے اچھے خاتمہ کی کیا علامتیں ہیں، اور برے خاتمہ کی کیا نشانیاں ہیں۔ ان تمام باتوں کو اس کتاب میں شرح وبسط کے ساتھ قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔
4. جدید ترتیب وتنسیق، زبان کی اصلاح، فوائد، استدراکات وتنبیہات اور دیگر بے شمار صوری ومعنوی خوبیاں پیدا کرنے کے بعد یہ کتاب فی الواقع ایک نئی اور مفید ترین کتاب بن گئی ہے۔
5. تمام قرآنی آیتوں کا سلیس ترجمہ تفسیر ”تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن“ سے لیا گیا ہے۔ بہت سی ضعیف احادیث کی نشاندہی کردی گئی ہے۔ اور کتابت وطباعت کی سابقہ بے شمار غلطیوں کی تصحیح کرکے اعلیٰ ترین معیاری طباعت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

ناشر

ردمك: ٩٩٦٠-٩٦٣٢-٦-٨

مطابع الحميضي [illegible]